e-paper www.avadhnama.com
Postal Registration No. GPOLW/MP-50/2012-14 • RNI No. UPURD/2001/6110
LUCKNOW
روزنامہ
اودھ نامہ
avadhnama
Rs.3/- Vol- 24 , Issue, 49 Tuesday , November 19 2024 Pages -8
قیمت ۳/روپیہ جلد نمبر(۲۴) شمارہ نمبر(۴۹) لکھنؤ، بروز منگل ۱۹-نومبر ۲۰۲۴ء، مطابق ۱۶/جمادی الاول -۱۴۴۶ھ صفحات-۸

## راگھویندر شوکین دہلی کابینہ میں شامل

نئی دہلی، 18 نومبر (یو این آئی) دہلی میں جاٹ برادری کے مقبول لیڈر راگھویندر شوقین وزیر اعلیٰ آتشی کی کابینہ میں نئے وزیر ہوں گے۔ دہلی کے سابق نائب وزیر اعلیٰ اور عام آدمی پارٹی کے سینئر لیڈر منیش سسودیا نے پیر کو نامہ نگاروں سے کہا کہ دہلی کو ایک نیا کابینہ وزیر مل رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ "پارٹی کے قومی کنوینر اروند کیجریوال نے فیصلہ کیا ہے کہ راگھویندر شوقین کابینہ میں وزیر ہوں گے۔ ہم سب جانتے ہیں کہ راگھویندر شوقین جاٹ برادری کے مقبول رہنما ہیں اور انہوں نے تعلیم کے میدان میں بہت کام کیا ہے۔ راگھویندر بھی سول انجینئر رہ چکے ہیں۔ وہ دو بار ناںگلوئی جاٹ سے ایم ایل اے رہ چکے ہیں اور اس سے پہلے دو بار کونسلر بھی رہ چکے ہیں۔ انہوں نے دہلی حکومت میں مختلف اوقات میں مختلف شعبوں میں اپنا حصہ ڈالا اور دہلی دیہات میں سیاست میں سرگرم رہے۔ پوری امید ہے کہ راگھویندر شوقین دہلی کے لوگوں کی خدمت کریں گے اور انہیں جو بھی ذمہ داریاں ملی ہیں۔

## کسان 6 دسمبر کو دہلی کی طرف مارچ کریں گے

چنڈی گڑھ، 18 نومبر (یو این آئی) فصلوں پر کم سے کم امدادی قیمت (ایم ایس پی) کی گارنٹی کے لئے قانون کا مطالبہ کرتے ہوئے فروری 2024 سے شمبھو بارڈر پر بیٹھے کسانوں نے پیر کو اعلان کیا کہ وہ 6 دسمبر سے دوبارہ دہلی کوچ کریں گے۔ کسان رہنما سروان سنگھ پندھیر نے کہا کہ وہ نو ماہ تک خاموش رہے لیکن حکومت مسلسل انہیں نظر انداز کرتی رہی، اس لیے انہیں یہ فیصلہ کرنا پڑا۔ انہوں نے واضح کیا کہ اس بار کوئی ٹریکٹر ٹرالی نہیں ہوگی اور کسان پیدل ہی دہلی کوچ کریں گے۔ انہوں نے حکومت پر زور دیا کہ وہ دہلی میں پرامن احتجاج کے لیے جگہ فراہم کرے۔ کچھ دن پہلے، سنیکت کسان مورچہ (غیر سیاسی) کے لیڈر جگجیت سنگھ ڈلیوال نے کسانوں کے مطالبات کو لے کر 26 نومبر سے بھوک ہڑتال شروع کرنے کا اعلان کیا تھا۔ کسان فصلوں پر ایم ایس پی کی ضمانت دینے کے لیے ایک قانون کا مطالبہ کر رہے ہیں اور مرکزی حکومت سے 2020-21 میں زرعی قوانین پر کسان تحریک کے وقت کسانوں کے متفقہ مطالبات سے متعلق اپنے وعدوں کو پورا کرنے کی درخواست بھی کر رہے ہیں۔

# مہاراشٹر اور جھارکھنڈ میں تھم گئی انتخابی تشہیری مہم، ووٹنگ کل

### دونوں ریاستوں میں سبھی پارٹیوں نے ووٹرس کو لبھانے کیلئے اپنی پوری طاقت جھونک دی، مہاراشٹر میں برسر اقتدار مہایوتی اور اپوزیشن مہاوکاس اگھاڑی کے درمیان سخت مقابلے کا امکان

ممبئی/رانچی (ایجنسی) مہاراشٹر میں اسمبلی کی سبھی 288 سیٹوں کے لیے اور جھارکھنڈ میں دوسرے مرحلہ کے تحت 81 میں سے 38 اسمبلی سیٹوں کے لیے 20 نومبر کو ووٹ ڈالے جائیں گے۔ آج شام ان سبھی سیٹوں کے لیے انتخابی تشہیر کا شور ختم ہو گیا۔ جھارکھنڈ میں پہلے مرحلہ میں 43 سیٹوں کے لیے 13 نومبر کو ووٹ ڈالے جا چکے ہیں۔ اب مہاراشٹر اور جھارکھنڈ میں 20 نومبر کو ووٹنگ کے بعد سبھی کو 23 نومبر کا انتظار ہوگا جب ووٹوں کی گنتی کی جائے گی۔ مہاراشٹر اور جھارکھنڈ دونوں ہی ریاستوں میں سبھی پارٹیوں کے امیدواروں نے ووٹرس کو لبھانے کے لیے اپنی پوری طاقت جھونک دی ہے۔ اب دیکھنا ہوگا کہ مینڈیٹ کس کے حق میں آتا ہے۔ جھارکھنڈ میں جہاں انڈیا بلاک یعنی کانگریس- جے ایم ایم- آر جے ڈی اور بی جے پی کے درمیان اصل مقابلہ ہے، وہیں مہاراشٹر میں برسر اقتدار مہایوتی (بی جے پی، شیوسینا، این سی پی) اور مہاوکاس اگھاڑی (کانگریس، شیوسینا یو بی ٹی، این سی پی-ایس پی) کے درمیان زور آزمائی ہے۔ ان دونوں ہی اتحاد کے امیدواروں میں سخت مقابلے کی امید کی جا رہی ہے۔

جھارکھنڈ میں دوسرے مرحلہ کی جن 38 اسمبلی سیٹوں پر 20 نومبر کو ووٹنگ ہوگی، ان میں بیشتر سیٹیں سنتال ڈویژن اور کوئلانچل علاقوں سے تعلق رکھتی ہیں۔ دوسرے مرحلہ کی ووٹنگ سے قبل انتخابی تشہیر کے آخری دن سبھی سیاسی پارٹیوں نے اپنی پوری طاقت ووٹرس کو متاثر کرنے میں لگا دی۔ دوسرے مرحلہ میں جرمنڈی، مہگاما، پوڑیاہاٹ سمیت 17 سیٹوں پر بی جے پی اور جے ای ایم کے درمیان سیدھی ٹکر دیکھنے کو ملے گی۔ اس مرحلہ میں موجودہ وزیر اعلیٰ ہیمنت سورین، اسپیکر ربیندر ناتھ مہتو، سابق وزیر اعلیٰ بابولال مرانڈی، سابق نائب وزیر اعلیٰ سدیش مہتو، موجودہ وزیر عرفان انصاری، حفیظ الحسن، دیپکا پانڈے سنگھ، بے بی دیوی وغیرہ کا وقار داؤ پر ہے۔

مہاراشٹر اسمبلی الیکشن 2024 میں مہاراشٹر میں، 30 اکتوبر کو اپ ڈیٹ کردہ انتخابی فہرستوں کے مطابق، ریاست میں 97025119 ووٹر ہیں، جن میں 50022739 مرد، 44996279 خواتین، اور 6101 تیسرے فریق (ٹرانس جینڈر) ووٹر شامل ہیں۔ نیز 6.4 لاکھ (معذور) اور 1.16 لاکھ ملازمت کرنے والے ووٹرس ہیں۔ مہاراشٹر انتخابات 2024 کے لیے پولنگ باڈی کے فراہم کردہ اعداد و شمار کے مطابق کل 288 اسمبلی سیٹوں کے لیے 4140 امیدوار میدان میں ہیں۔ ضلع نندربار کی شہادہ سیٹ پر سب سے کم صرف تین امیدوار جبکہ ناندیڑ شمالی میں سب سے زیادہ 33 امیدوار ہیں۔ مہاوکاس اگھاڑی (ایم وی اے) اور مہایوتی اتحاد ان دو بڑے حریف گروپوں کے علاوہ انتخابی میدان میں سماج وادی پارٹی کے جس کی مہاراشٹر میں قیادت ابو عاصم اعظمی کے ہاتھوں میں ہے، نیز پرکاش امبیڈکر کی ونچت بہوجن اگھاڑی اور اسی طرح آل انڈیا مجلس اتحاد المسلمین و دیگر پارٹیاں شامل ہیں۔ ان کے علاوہ بے شمار آزاد امیدوار بھی اپنی قسمت آزمانے یا بقول سیانوں کے دوسروں کی قسمت چمکانے کے لیے میدان میں ہیں۔

اس دوران نریندر مودی، راہل گاندھی، پرینکا گاندھی، یوگی ادتیہ ناتھ، اسدالدین اویسی، راجناتھ سنگھ، اکھلیش یادو، ملکارجن کھڑگے، جے پی نڈا، سچن پائلٹ، پی چدمبر کے ساتھ ساتھ مہاراشٹر کے سیاسی لیڈران کے انتخابی جلسے منعقد ہوئے۔ خوش آئین بات یہ ہے کہ مہاراشٹر میں انتخابی تشہیر کے دوران، چھوٹے موٹے واقعات کو چھوڑ کر کوئی بھی بڑا سانحہ یا ناخوشگوار واقعہ پیش نہیں آیا۔ تاہم امیدواروں اور ان کے قائدین نے تشہیر کے دوران، اپنے مخالفین کو نیچا دکھانے اور انھیں ہرانے کے لیے نہ صرف طعن و تشنیع نشانہ بنایا بلکہ ایک دوسرے کے خلاف پھبتیاں کسی اور شدید ہدف تنقید بھی بنایا۔

### یوپی سمیت کئی ریاستوں میں ضمنی انتخابات

مہاراشٹر اور جھارکھنڈ کی اسمبلی سیٹوں کے ساتھ ساتھ کئی ریاستوں میں ضمنی انتخابات بھی ہو رہے ہیں۔ اتر پردیش کی 9 اسمبلی سیٹیں غازی آباد، ماجھوان، کھیر، میراپور، سیساماؤ، پھول پور، کٹہاری، کرہل اور کنڈرکی اسمبلی سیٹیں شامل ہیں۔ اس کے علاوہ پنجاب کی تین اور کیرالہ اور اتراکھنڈ کی ایک ایک سیٹ پر بھی ووٹنگ ہوگی۔ ساتھ ہی مہاراشٹر کی ناندیڑ لوک سبھا سیٹ پر بھی ووٹنگ ہوگی۔

### برازیل: جی 20 سربراہی اجلاس میں پی ایم مودی کا خطاب

## برازیل نے نئی دہلی کے عوام پر مبنی فیصلوں کو آگے بڑھایا

ریو ڈی جنیرو/نئی دہلی۔ برازیل کے ریو ڈی جنیرو میں سماجی شمولیت اور بھوک اور غربت کے خلاف جنگ کے موضوع پر G-20 اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے وزیر اعظم نریندر مودی نے کہا، سب سے پہلے، میں اس کے لیے کیے گئے شاندار انتظامات کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔ G-20 سربراہی اجلاس کا انعقاد، میں صدر لولا کو ان کی 20 تاریخ کی کامیاب صدارت کے لیے مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ پی ایم مودی نے مزید کہا- نئی دہلی میں G-20 سربراہی اجلاس میں عوام پر مبنی فیصلوں کو برازیل کی صدارت کے دوران آگے بڑھایا گیا ہے۔ یہ بڑے اطمینان کی بات ہے کہ ہم نے SDG کے اہداف کو ترجیح دی...... یہ واضح ہے کہ ایک زمین، ایک خاندان، ایک مستقبل اس سمت میں اتنا ہی متعلقہ ہے جتنا کہ گزشتہ سال تھا۔

وزیر اعظم مودی نے کہا، پچھلے 10 سالوں میں ہم نے 250 ملین لوگوں کو غربت سے نکالا ہے۔ 800 ملین سے زائد لوگوں کو مفت غذائی اجناس دیا جا رہا ہے۔ دنیا کی سب سے بڑی ہیلتھ انشورنس اسکیم سے 550 ملین لوگ فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ اب 70 سال سے زیادہ عمر کے 60 ملین بزرگ شہری بھی مفت ہیلتھ انشورنس حاصل کر سکیں گے۔ ہندوستان عالمی غذائی تحفظ میں بھی اپنا حصہ ڈال رہا ہے۔ ہم نے حال ہی میں ملاوی، زیمبیا اور زمبابوے کو انسانی امداد فراہم کی ہے۔ وزیر اعظم مودی نے کہا کہ ہم بھوک اور غربت کے خلاف عالمی اتحاد کے لیے برازیل کی پہل کی حمایت کرتے ہیں۔ یہ نئی دہلی سمٹ میں اپنائے گئے غذائی تحفظ کے لیے دکن کے اعلیٰ سطحی اصولوں کے نفاذ کی جانب ایک اہم قدم ہے۔ اس دوران پی ایم مودی نے کہا، میں کہنا چاہوں گا کہ گلوبل ساؤتھ کے ممالک عالمی تنازعات کی وجہ سے خوراک، ایندھن اور کھاد کے بحران سے سب سے زیادہ متاثر ہوئے ہیں۔ اس لیے ہماری بات چیت اسی صورت میں کامیاب ہو سکتی ہے جب ہم گلوبل ساؤتھ کے چیلنجز اور ترجیحات کو مدنظر رکھیں۔ اور جس طرح ہم نے نئی دہلی سمٹ کے دوران افریقی یونین کو G-20 کی مستقل رکنیت دے کر گلوبل ساؤتھ کو آواز دی تھی، اسی طرح ہم عالمی گورننس کے اداروں میں اصلاحات کریں گے۔

# تشدد زدہ منی پور میں جوانوں کی 50 اضافی کمپنیاں ہوں گی تعینات

### اعلیٰ سطحی میٹنگ کے بعد مرکزی وزیر داخلہ کا فیصلہ، امن و امان برقرار رکھنے کیلئے امت شاہ کی سیکورٹی مشینری کو سخت ہدایت، اسکول-کالج بند

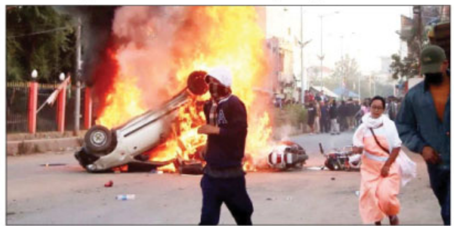

امپھال/نئی دہلی۔ (ایجنسی) تشدد زدہ منی پور میں ایک بار پھر حالات خراب ہوتے نظر آ رہے ہیں۔ تشدد کی آگ بے گناہوں کو اپنی زد میں لے رہی ہے جس سے لوگوں میں خوف و دہشت کا ماحول پیدا ہو گیا ہے۔ امپھال ویسٹ اور امپھال ایسٹ میں نافذ کرفیو کے درمیان منی پور حکومت نے کئی اضلاع میں سرکاری یونیورسٹیوں سمیت اداروں، کالجوں کو بند کرنے کا اعلان کیا۔ امپھال کے تمام اسکول اور کالج 19 نومبر تک بند رہیں گے۔ اس معاملے میں آج مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ نے سیکورٹی ایجنسیوں کے ساتھ اعلیٰ سطحی میٹنگ کی۔ میڈیا رپورٹس میں بتایا جا رہا ہے کہ اس میٹنگ میں منی پور کے حالات کو پیش نظر رکھتے ہوئے جوانوں کی 50 اضافی کمپنیاں منی پور بھیجنے کا فیصلہ لیا گیا ہے۔ میڈیا میں آ رہی خبروں کے مطابق منی پور میں 50 کمپنیاں یعنی 5000 جوانوں کی اضافی تعیناتی کی جائے گی۔ منی پور میں ابھی تک مجموعی طور پر 27 ہزار نیم فوجی دستوں کی تعیناتی ہو چکی ہے۔ وزیر داخلہ نے ریاست میں مرکزی نیم فوجی دستوں کی تعیناتی کے بارے میں جانکاری لی۔ بعد ازاں سبھی ایجنسیوں کو ہدایت دی کہ ریاست میں امن بحالی کے عمل کو ترجیح دی جائے۔

میٹنگ میں مرکزی وزیر داخلہ نے سیکورٹی صورتحال کا جائزہ لیا اور ریاستی اداروں سے کہا کہ وہ ریاست میں امن برقرار رکھنے کے لیے اقدامات کریں۔ مرکز میں سیکورٹی مشینری سے وابستہ ذرائع نے بتایا کہ وزیر داخلہ نے اتوار کے بعد پیر کو یہاں ایک طویل میٹنگ میں سینئر سیکورٹی حکام کے ساتھ صورتحال کا تفصیل سے جائزہ لیا۔ انہوں نے مرکزی پولیس فورسز اور ریاستی پولیس سے کہا کہ وہ ریاست میں امن و امان کو برقرار رکھیں اور امن کی بحالی کے لیے اقدامات کریں۔

## منی پور تشدد معاملہ: کانگریس نے امت شاہ اور بیرین سنگھ کا مانگا استعفیٰ، کل جماعتی میٹنگ بلانے کا مطالبہ

نئی دہلی۔ منی پور میں گزشتہ تقریباً 18 ماہ سے تشدد کا دور جاری ہے۔ ہر کچھ دنوں پر آگ زنی اور قتل سے متعلق واقعات رونما ہوتے ہیں اور ریاست کی بی جے پی حکومت اس پر قابو پانے میں ناکام ثابت ہوئی ہے۔ اس معاملے میں کانگریس نے آج ریاستی حکومت کے ساتھ ساتھ مرکز کی مودی حکومت کو بھی ہدف تنقید بنایا۔ کانگریس نے منی پور تشدد معاملہ کو مودی حکومت کی ناکامی قرار دیتے ہوئے مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ اور وزیر اعلیٰ این بیرین سنگھ کا استعفیٰ مانگا ہے۔ نئی دہلی واقع کانگریس ہیڈکوارٹر میں پریس کانفرنس کے دوران کانگریس جنرل سکریٹری جے رام رمیش، منی پور کانگریس صدر کیشم میگھ چندر، ریاستی انچارج گریش چوڈنکر اور منی پور کانگریس ترجمان ننگومبام بوپینڈر نے وزیر اعظم نریندر مودی سے منی پور دورہ کرنے کی گزارش کی اور وہاں کے کل جماعتی نمائندہ وفد سے ملاقات کرنے کا مطالبہ بھی سامنے رکھا۔ کانگریس نے پریس کانفرنس میں منی پور میں فوراً کل وقتی گورنر کی تقرری کا مطالبہ بھی کیا۔ پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے جے رام رمیش نے کہا کہ 3 مئی 2023 سے منی پور جل رہا ہے۔ ہزاروں لوگ اپنے گھروں کو چھوڑنے پر مجبور ہوئے ہیں، کئی لوگ ہلاک ہو چکے ہیں۔ وہاں ڈبل انجن حکومت ناکام ہو گئی ہے۔ نریندر مودی دنیا کے الگ الگ ممالک میں جا کر تقریریں کرتے ہیں لیکن آج تک منی پور نہیں جا سکے۔ کانگریس کا مطالبہ ہے کہ پی ایم مودی منی پور جائیں، سیاسی پارٹیوں سے ملاقات کریں اور راحت کیمپوں میں رہنے والے لوگوں سے بات کریں۔ جے رام رمیش نے مزید کہا کہ 31 جولائی 2024 سے منی پور میں کل وقتی گورنر نہیں ہے، اس لیے جلد از جلد گورنر کی تقرری کی جانی چاہیے۔ جے رام رمیش نے پریس کانفرنس کے دوران سوال اٹھایا کہ ناکامیوں کے باوجود منی پور کے وزیر اعلیٰ کو کیوں بچایا جا رہا ہے۔ وزیر اعظم مودی اور امت شاہ اگر ایمانداری سے ڈرگ مافیا کے خلاف جنگ لڑنا چاہتے ہیں تو ہائی کورٹ میں زیر التوا سبھی معاملوں میں کارروائی شروع کرائیں۔

سولر روف ٹاپ لگوائیں

پُرکشش گرانٹ اور بجلی بِل میں راحت پائیں

پی ایم سوریہ گھر: مفت بجلی یوجنا

یوجنا کے تحت 300 یونِٹ مفت بجلی

| پلانٹ کی صلاحیت | مرکزی حکومت کا گرانٹ (₹) | ریاستی حکومت کا گرانٹ (₹) | کُل جائز گرانٹ (₹) |
|---|---|---|---|
| 1 KW | 30,000 | 15,000 | 45,000 |
| 2 KW | 60,000 | 30,000 | 90,000 |
| 3 KW | 78,000 | 30,000 | 1,08,000 |
| 4 KW | 78,000 | 30,000 | 1,08,000 |
| 5 KW | 78,000 | 30,000 | 1,08,000 |

- پلانٹ کی تخمینی لاگت 60,000 روپئے فی کلومیٹر
- سولر پینلوں کی عملی صلاحیت مدت تقریباً 25 سال
- 3 KW کا پلانٹ صرف -/1800 روپئے کی آسان ای ایم آئی پر لگوائیں۔
- صرف 7% کی سود شرح پر بینک لون۔
- سولر پلانٹ کمیشننگ کے بعد سبسڈی ڈی.بی.ٹی. کے ذریعہ براہِ راست مستفیدین کے کھاتے میں۔
- بجلی بِل میں دو تہائی تک کی بچت۔
- یوپی نیڈا میں رجسٹرڈ وینڈر کے توسط سے ہی سولر روف ٹاپ پلانٹ لگوائیں۔ وینڈر کا انتخاب دھیان سے کریں۔

یوجنا کا فائدہ اُٹھانے کیلئے جلد درخواست کریں۔
https://pmsuryaghar.gov.in/

کسی بھی قسم کی دشواری/شکایت کیلئے ویب سائٹ https://upnedasolarsamadhan.in پر جائیں

ڈیپارٹمنٹ آف ایڈیشنل انرجی سورسیز
محکمۂ اطلاعات و رابطہ عامہ، اترپردیش

## اسرائیلی فوج کا لبنان پر حملہ

# 145 سے زیادہ مقامات پر بمباری، 60 سے زائد افراد شہید

### یرغمالیوں کی رہائی کیلئے جنگ بندی کے علاوہ کوئی آپشن نہیں: فوج کی نیتن یاہو کو بریفنگ □ غزہ کے ایک اسکول پر اسرائیل کے حملے پر سعودی عرب کا ردعمل

### فلسطین کے معاملے میں برازیل کا موقف قابل تحسین: ایردوان □ غزہ میں نسل کشی، پوپ فرانسس نے بین الاقوامی تحقیقات کا مطالبہ کیا

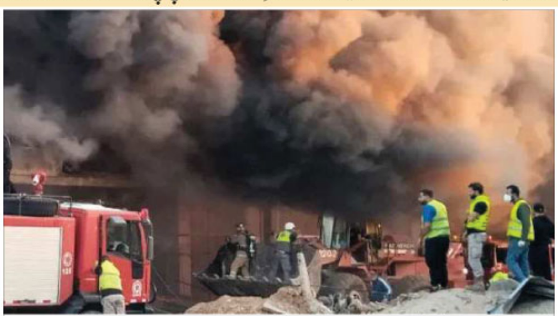

بیروت، 18 نومبر (یو این آئی) اسرائیلی فوج نے لبنان پر بڑا حملہ کردیا، 24 گھنٹوں میں 145 سے زیادہ مقامات پر بمباری کی۔ غیر ملکی میڈیا رپورٹس کے مطابق اتوار کو اسرائیلی فوج نے لبنان کے دارالحکومت بیروت اور دیگر شہروں میں رہائشی عمارتوں، گرجا گھروں، طبی مراکز کو نشانہ بنایا۔ رپورٹ میں بتایا گیا کہ گزشتہ 24 گھنٹوں میں ایک شامی فوجی اور حزب اللہ کے میڈیا ترجمان محمد عفیف سمیت 60 سے زائد افراد شہید ہوگئے۔ لبنان کی مزاحمتی تنظیم حزب اللہ نے جوابی کارروائی کرتے ہوئے شمالی اسرائیل میں راکٹ حملے کئے جس سے کئی رہائشی عمارتوں کو نقصان پہنچا۔ دوسری جانب اسرائیلی فوج کے غزہ پر حملوں میں بھی اضافہ ہوگیا، بیت لاحیہ، نصیرات اور بُریج پناہ گزین کیمپوں پر وحشیانہ بمباری کی جس میں 100 سے زیادہ فلسطینی شہید ہوگئے۔ ادھر شمالی غزہ میں حماس نے اسرائیلی فوج پر جوابی وار کرتے ہوئے 2 اسرائیلی فوجی ہلاک کردیے جبکہ ایک شدید زخمی ہوا، کئی اسرائیلی ٹینک بھی تباہ کردیے گئے۔

اسرائیلی فوج کے سینئر آفیسرز نے نیتن یاہو کو بتایا کہ حماس کے پاس موجود یرغمالیوں کی رہائی کے لیے جنگ بندی کے علاوہ کوئی آپشن نہیں۔ اسرائیلی میڈیا کے مطابق اسرائیلی انٹیلی جنس اور سکیورٹی چیفس نے وزیراعظم نیتن یاہو کو بریفنگ میں بتایا کہ حماس کے پاس موجود اسرائیلی یرغمالیوں کی حالت نازک ہے اور ان کی رہائی کے لیے اب جنگ بندی کے علاوہ کوئی آپشن نہیں ہے۔ اسرائیلی جنرلز نے بتایا کہ بیشتر یرغمالیوں کا وزن خوراک کی کمی کے سبب آدھا رہ گیا، ایسی صورت میں موسم سرما میں یرغمالیوں کی زندگی پر سوالیہ نشان ہیں۔ دوسری جانب یرغمالیوں کی رہائی کے لیے اسرائیل میں مظاہرے جاری ہیں اور اس دوران مظاہرین نے نیتن یاہو کے گھر پر حملہ بھی کیا گیا۔ غیر ملکی میڈیا کے مطابق 2 فلیش بم نیتن یاہو کے قیصریہ میں موجود گھر کے باغ میں گرے مگر کوئی نقصان نہیں ہوا اور نیتن یاہو یا ان کے خاندان سے کوئی گھر پر موجود نہیں تھا جب کہ اسرائیلی وزیراعظم کے گھر پر حملے کے الزام میں 3 افراد گرفتار بھی کیا گیا ہے۔ رپورٹ کے مطابق نیتن یاہو کے گھر پر حملے پر بیان دیتے ہوئے اسرائیلی وزیر دفاع نے کہا کہ تمام ریڈ لائنز پار کرلی گئی ہیں، یہ ممکن نہیں کہ اسرائیلی وزیراعظم جنہیں ایران اور دیگر مزاحمتی قوتوں کی جانب سے قتل کرنے کی کوشش کی جارہی ہے انہیں اب اپنے گھر سے بھی ایسی صورتحال کا سامنے کرنا پڑے۔

سعودی عرب نے اسرائیل کی طرف سے نسل کشی کردہ غزہ کی پٹی میں فلسطینی پناہ گزینوں کے لیے اقوام متحدہ کی ریلیف اینڈ ورکس ایجنسی سے منسلک اسکول پر اسرائیل کے حملے پر ردعمل کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ "عالمی برادری کی خاموشی میں شہریوں کو نشانہ بنایا گیا ہے۔" سعودی عرب کی وزارت خارجہ کے تحریری بیان میں اسرائیل کی جانب سے گزشتہ روز غزہ میں یونروا کے ماتحت ابو عاسی اسکول پر کیے گئے بم حملے پر ردعمل ظاہر کیا گیا۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ "اسرائیلی یونروا، اس کی تنصیبات اور ملازمین کو منظم طریقے سے نشانہ بنا رہا ہے۔" بیان میں کہا گیا ہے کہ "اسرائیلی قبضہ بین الاقوامی برادری کی خاموشی میں شہریوں، امدادی اداروں اور بین الاقوامی اداروں کو نشانہ بنا رہا ہے۔" اور سعودی عرب اس صورتحال کو مسترد کرتا ہے۔ غزہ شہر کے مغرب میں واقع شاطی مہاجر کیمپ میں بے گھر فلسطینیوں کے پناہ لینے والے یونروا کے ابو عاسی اسکول پر اسرائیلی فوج کے حملے میں 10 افراد ہلاک اور 20 سے زائد زخمی ہو گئے تھے۔

صدر رجب طیب ایردوان نے جی 20 سربراہی اجلاس کے سلسلے میں برازیل کے صدر لولا دی سلوا سے ملاقات کی۔ کوپا کابانا قلعے میں ہونے والی ملاقات میں صدر ایردوان نے کہا کہ ترکیہ اور برازیل کے تعلقات کی ترقی میں اعلیٰ سطحی مذاکرات اہم ہیں اور دونوں ممالک کے درمیان اسٹریٹجک شراکت داری کو مزید بہتر بنانے کے لیے کام جاری رہے گا۔ ایردوان نے کہا کہ اسرائیلی جارحیت کے خلاف برازیل کا موقف قابل تحسین ہے، ترکیہ نے اقوام متحدہ میں اسرائیل کو ہتھیاروں اور گولہ بارود کی فروخت کو روکنے کے لیے کوششیں شروع کی ہیں ساتھ ہی وہ فلسطین میں مستقل جنگ بندی، بلا رکاوٹ انسانی امداد کی فراہمی اور دو ریاستی حل کی بنیاد پر منصفانہ حل کے لیے اپنی طرف سے ہر ممکن کوشش جاری رکھے گا۔ صدر ایردوان نے مزید کہا کہ اقوام متحدہ غزہ سمیت دنیا بھر میں تنازعات کو روکنے میں ناکام ہے اور بحرانوں کے حل میں غیر موثر ثابت ہوئی ہے۔ انہوں نے برازیل کی جی 20 صدارت کے دوران عالمی انتظامی اصلاحات کو ایجنڈے پر لانے کو درست قدم قرار دیا۔

عیسائیوں کے روحانی پیشوا پوپ فرانسس نے ایک بار پھر غزہ میں نسل کشی کی بین الاقوامی تحقیقات کا مطالبہ کیا ہے۔ بین الاقوامی خبر رساں ادارے کی رپورٹ کے مطابق پوپ فرانسس کا کہنا تھا کہ غزہ میں ممکنہ نسل کشی کی بین الاقوامی سطح پر تحقیقات ہونی چاہئیں۔ عیسائیوں کے روحانی پیشوا کا کہنا تھا کہ غزہ میں اسرائیلی کارروائیوں کے نسل کشی کے زمرے میں آنے کی تحقیقات کی جائیں۔ ویٹی کن سے عرب میڈیا کا کہنا ہے کہ پاپائے اعظم نے غزہ میں نسل کشی کی بین الاقوامی تحقیقات کی تجویز اپنی نئی آنے والی کتاب میں دی ہے۔ اس سے قبل بھی عیسائیوں کے روحانی پیشوا نے اسرائیل حماس جنگ کو ایک سال مکمل ہونے پر تنازع ختم نہ کرانے پر عالمی طاقتوں کی ناکام سفارتکاری پر کڑی تنقید کی تھی۔ پوپ نے 7 اکتوبر کو اسرائیل حماس تنازع کا ایک سال مکمل ہونے پر مشرق وسطیٰ میں تنازعات ختم کرانے کے لیے عالمی طاقتوں کی سفارت کاری میں 'شرمناک' نااہلی پر کڑی تنقید کی تھی۔ رپورٹ کے مطابق اٹلی کے شہر روم سے کیتھولک عیسائیوں کے نام ایک کھلا خط تحریر کیا گیا جس میں انہوں نے کہا کہ مشرق وسطیٰ میں ایک سال پہلے نفرت کو ابھارا گیا تھا لیکن ایک سال گزرنے کے بعد بھی جنگ کے المیے کو ختم کرانے میں ناکامی بین الاقوامی برادری اور طاقتور ترین ممالک کی 'شرمناک' نااہلی ہے۔

# یوکرین جنگ: امریکی میزائلوں سے روس کے اندر حملوں کی اجازت

واشنگٹن (ایجنسی) واشنگٹن نے اب روس کے دور دراز علاقوں کے اندرونی اہداف کو نشانہ بنانے کے لیے یوکرین کو امریکی میزائل استعمال کرنے کی اجازت دے دی ہے۔ یوکرینی صدر زیلنسکی کافی دنوں سے میزائلوں سے یہ پابندی ختم کرنے پر زور دے رہے تھے۔ امریکی میڈیا کی اطلاعات کے مطابق صدر جو بائیڈن روس کے اندر دور دراز کے اہداف پر حملہ کرنے کے لیے اب یوکرین کو امریکہ کی طرف سے فراہم کیے گئے طویل فاصلے تک مار کرنے والے میزائل استعمال کرنے کی منظوری دے دی ہے۔ ایک ایسے وقت جب دونوں جانب سے حملے تیز ہوتے جا رہے ہیں، یوکرین سے متعلق امریکی پالیسی میں یہ ایک بڑی تبدیلی ہے۔ ایک امریکی اہلکار نے میڈیا سے بات چیت میں اس کی تصدیق کی، تاہم وائٹ ہاؤس نے اس بارے میں کھل کر ابھی تک کوئی ردعمل ظاہر نہیں کیا ہے۔ اے ٹی اے سی ایم ایس نامی امریکی ساختہ میزائل طویل فاصلے تک مار کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں، جنہیں امریکہ نے یوکرین کو فراہم کر رکھے ہیں، تاہم روس کے اندر حملہ کرنے کے لیے ان میزائلوں کو استعمال کرنے پابندی عائد تھی۔ واضح رہے کہ یوکرین کے اتحادیوں نے اپنے ہتھیار کیف کو محاذ جنگ سے بہت دور تعینات کرنے سے روک رکھا تھا۔ یوکرین کے صدر وولودیمیر زیلنسکی گزشتہ کئی ماہ سے اس بات پر زور دے رہے تھے کہ اے ٹی اے سی ایم ایس میزائلوں سے پابندی ہٹادی جانی چاہیے اور ان سے سرحد پار حملے کی اجازت ملنی چاہیے۔ اتوار کے روز زیلنسکی نے ان رپورٹس پر رد عمل ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ "ایسی چیزوں کا اعلان نہیں کیا جاتا ہے اور میزائل خود بولتے ہیں۔" واضح رہے کہ اس سے پہلے روس کے صدر ولادیمیر پوٹن مغربی ممالک کو اس طرح کے اقدام کے خلاف خبردار کرتے ہوئے یہ کہہ چکے ہیں کہ اس طرح کا اقدام یوکرین کی جنگ میں نیٹو فوجی اتحاد کی براہ راست شرکت کے مترادف ہوگا۔ انہوں نے اتوار کی ان اطلاعات پر ابھی تک کوئی تبصرہ نہیں کیا ہے حالانکہ کریملن کے دیگر سینیئر سیاستدانوں نے اسے جنگ میں ایک سنگین اضافہ قرار دیا۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ یوکرینی افواج اب روسی اہداف کے خلاف امریکی ساختہ اے ٹی اے سی ایم ایس راکٹ استعمال کرنے کے لیے تیار ہیں، جن کی رینج 306 کلومیٹر تک ہے۔ یہ تازہ پیش رفت ایک ایسے وقت آئی ہے، جب ڈونلڈ ٹرمپ جو بائیڈن کی جگہ امریکی صدر بننے والے ہیں۔ ٹرمپ نے دعویٰ کیا ہے کہ وہ جنوری کے اوائل میں اقتدار سنبھالنے سے پہلے ہی یوکرین جنگ کو ختم کردیں گے۔ روس کی جلاوطن اپوزیشن سے تعلق رکھنے والے ایک ہزار سے زائد مظاہرین نے اتوار کے روز جرمن دارالحکومت برلن میں احتجاجی مارچ کیا، جسمیں روسی صدر پوٹن کی برطرفی کا مطالبہ کیا گیا۔ جنگ مخالف جلوس کے دوران مظاہرین نے ایک بڑا سرخ بینر اٹھا رکھا تھا، جس پر انگریزی زبان میں لکھا تھا: "نو پوٹن، نو وار"۔ بہت سے مظاہرین نے پلے کارڈز اٹھا رکھے تھے جن پر "یوکرین کی فتح"، "پوٹن کا زوال" اور "روس کی آزادی" جیسے نعرے درج تھے۔ روسی حزب اختلاف کے جلاوطن رہنماؤں کی تین نمایاں شخصیات نے اس مارچ کی قیادت کی، جس میں الیکسی ناوالنی کی بیوہ یولیا نوالنایا اور ولادیمیر کارا مرزا اور الیا یاشین شامل تھیں۔ ان دونوں کو یکم اگست کو روس اور امریکہ اور اس کے اتحادیوں کے درمیان قیدیوں کے تبادلے میں رہا کیا گیا تھا۔

## روس کا یوکرین کے انرجی انفرااسٹرکچر پر حملہ، بجلی کا نظام درہم برہم

یوکرین، 18 نومبر (یو این آئی) روس کی جانب سے یوکرین پر حالیہ مہینوں کے سب سے بڑے فضائی حملے میں بجلی کے نظام کو نشانہ بنایا گیا جس کی وجہ سے متعدد علاقے تاریکی میں ڈوب گئے۔ غیر ملکی میڈیا رپورٹس کے مطابق اتوار کو روس نے یوکرین پر 120 میزائل اور 90 ڈرون داغے، جن کے نتیجے میں 9 افراد ہلاک ہوئے اور بجلی کے نظام کو شدید نقصان پہنچا۔ دارالحکومت کیف میں لوگوں کی بڑی تعداد نے زیر زمین ریلوے اسٹیشنز میں پناہ لے لی جبکہ یوکرینی فوج نے روس کے 140 میزائل اور ڈرون مار گرانے کا دعویٰ کیا۔ سرکاری حکام کے مطابق روسی حملے میں یوکرین کے علاقوں مائی کولیو، لویف، خیرسن، ڈنیپروپیٹروسک اور اوڈیسا میں شہریوں کی ہلاکتیں ہوئیں۔ یوکرینی صدر زیلنسکی کے مطابق روس نے یوکرین کے انرجی انفرااسٹرکچر پر 210 میزائل اور ڈرون داغے۔ صدر زیلنسکی نے اپنے بیان میں کہا کہ دشمن کا مقصد یوکرین میں ہماری توانائی کے بنیادی ڈھانچے کو نشانہ بنانا تھا۔ بدقسمتی سے حملوں سے متعدد مقامات کو نقصان پہنچا ہے۔

# سعودی عرب میں رواں سال 100 سے زائد غیر ملکیوں کو پھانسی

ریاض، 18 نومبر (یو این آئی) سعودی عرب رواں سال اب تک 100 سے زائد غیر ملکیوں کو سزائے موت دے چکا ہے، جن میں سے زیادہ تر منشیات سے متعلق جرائم کے مرتکب ہوئے تھے، جو اس بڑے اضافے کی نشاندہی کرتا ہے جسے انسانی حقوق کے ایک گروپ نے 'غیر معمولی' قرار دیا ہے۔ ڈان اخبار میں شائع غیر ملکی خبر رساں ایجنسی 'اے ایف پی' کی رپورٹ کے مطابق یہ تعداد 2023 اور 2022 کے اعداد و شمار سے تقریباً تین گنا ہے، جن میں سعودی حکام نے ہر سال مختلف جرائم کے مرتکب ہونے والے 34 غیر ملکیوں کو سزائے موت دی تھی۔ اس سال سزائے موت پانے والے غیر ملکیوں میں پاکستان سے 21، یمن سے 20، شام سے 14، نائیجیریا سے 10، مصر سے 9، اردن سے 8 اور ایتھوپیا سے 7 افراد شامل ہیں۔ سوڈان، ہندوستان اور افغانستان سے بھی 3، 3 جبکہ سری لنکا، اریٹیریا اور فلپائن سے ایک، ایک شہری سزائے موت پانے والوں میں شامل تھا۔ برلن میں قائم یورپی۔سعودی تنظیم برائے انسانی حقوق (ای ایس او ایچ آر) نے کہا کہ اس سال کی پھانسیوں نے پہلے ہی ریکارڈ توڑ دیا ہے۔ گروپ کے ڈائریکٹر لیگل طحٰہ الحجی نے کہا کہ 'یہ ایک سال میں غیر ملکیوں کو پھانسی دینے کی سب سے بڑی تعداد ہے، سعودی عرب نے کبھی ایک سال میں 100 غیر ملکیوں کو پھانسی نہیں دی ہے۔' اے ایف پی نے ستمبر میں رپورٹ کیا تھا کہ مجموعی طور پر سعودی عرب نے تین دہائیوں سے زائد عرصے میں اپنی تاریخ کی سب سے زیادہ پھانسیاں دی ہیں، جو کہ 2022 میں 196 اور 1995 میں 192 کی سطح کو عبور کر چکی ہے۔ اس کے بعد سے پھانسیوں کا سلسلہ تیز رفتاری سے جاری ہے اور اتوار تک اس سال پھانسیوں کی مجموعی تعداد 274 ہوگئی ہے۔ سزائے موت کے استعمال پر سعودی عرب کو مسلسل تنقید کا سامنا ہے، جسے انسانی حقوق کے گروپوں نے بین الاقوامی سیاحوں اور سرمایہ کاروں کو راغب کرنے کی کوششوں کے برخلاف اور تعداد کو غیر معمولی قرار دیتے ہوئے اس پر اظہار مذمت کیا ہے۔ ایمنسٹی انٹرنیشنل کے مطابق سلطنت نے 2023 میں چین اور ایران کے بعد دنیا میں تیسرے نمبر پر سب سے زیادہ قیدیوں کو پھانسی دی تھی۔ سرکاری سعودی پریس ایجنسی (ایس پی اے) نے رپورٹ کیا کہ تازہ ترین پھانسی 16 نومبر کو جنوب مغربی علاقے نجران میں ایک یمنی شہری کی تھی جسے خلیجی ریاست میں منشیات اسمگل کرنے کے جرم میں سزا دی گئی۔ سرکاری میڈیا رپورٹس سے مرتب کیے گئے اعداد و شمار کے مطابق اس سے 2024 میں اب تک پھانسی پانے والے غیر ملکیوں کی تعداد 101 ہوگئی۔ سعودی عرب نے 2022 میں منشیات کے مجرمان کی سزائے موت پر تین سال کی معطلی ختم کردی تھی، اور منشیات سے متعلق جرائم کے لیے سزائے موت پر عمل درآمد نے اس سال کی تعداد میں اضافہ کیا ہے۔ رواں سال اب تک اس جرم میں 92 پھانسیاں دی جا چکی ہیں، جن میں 69 غیر ملکی شامل ہیں۔ طحٰہ الحجی نے کہا کہ 'سفارت کاروں اور انسانی حقوق کے رہنماؤں کا کہنا ہے کہ غیر ملکی مدعا علیہان کو عام طور پر عدالتی دستاویزات تک رسائی کے حق سمیت منصفانہ ٹرائل میں زیادہ رکاوٹ کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور غیر ملکی اس حوالے سے سب سے زیادہ کمزور گروپ ہیں۔

# نیتن یاہو دفتر سے لیکس کے متعلق نئی تفصیلات سامنے آ گئیں

تل ابیب (ایجنسی) اسرائیلی وزیراعظم بنجمن نیتن یاہو کے دفتر کو متاثر کرنے والے لیکس کا سکینڈل اب بھی اسرائیلی گلی کوچوں میں گونج رہا ہے۔ جہاں تک نئی بات ہے تو رشون لیزیون مجسٹریٹ کی عدالت نے حال ہی میں نیتن یاہو کے دفتر کے ایک اہلکار اور ایک فوجی افسر کے بارے میں تفصیلات کا انکشاف کیا ہے۔ اس افسر پر ایک غیر ملکی میڈیا آؤٹ لیٹ کو خفیہ انٹیلی جنس دستاویزات کو لیک کرنے اور غلط استعمال کرنے کا شبہ ہے۔ جج نے اتوار کو اپنے فیصلے میں اعلان کیا ہے کہ لیکس کا مقصد اسرائیلی رائے عامہ کو اس طرح متاثر کرنا تھا جس سے نیتن یاہو پر عوامی دباؤ کو کم کیا جائے تاکہ وہ حماس کے ساتھ ایک معاہدے تک پہنچنے کے لیے دباؤ ڈالیں اور اسرائیلی یرغمالیوں کی رہائی ممکن ہو سکے۔ عدالت نے کہا ہے کہ اس خفیہ معلومات کو لیک کرنے کا مقصد ریاستی سلامتی کو نقصان پہنچانا تھا جو ایک سنگین جاسوسی جرم ہے جس کی سزا عمر قید ہے۔ پبلک پراسیکیوشن نے عدالت سے اپنے اسسٹنٹ ایلیزر فیلڈسٹین اور فوجی افسر کی حراست میں توسیع کرنے کا بھی کہا۔ فوجی جس کا نام عوامی طور پر ظاہر نہیں کیا گیا تھا کو گزشتہ ماہ کم از کم دو دیگر فوجیوں کے ساتھ گرفتار کیا گیا تھا اور انہیں گھر میں نظر بند رکھا گیا تھا۔ فیلڈسٹین کے خلاف تحقیقات سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ اس نے یرغمالیوں کی رہائی کے معاہدے کی حمایت میں ہونے والے مظاہروں کے خلاف اسرائیل میں رائے عامہ کو متاثر کرنے کے لیے ایک خفیہ دستاویز غیر ملکی میڈیا کے ساتھ شیئر کی تھی۔ لیکس میں ظاہر کیا گیا تھا کہ مظاہروں سے مذاکرات کو نقصان پہنچتا ہے اور حماس کی مدد ہوتی ہے۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ یہ دستاویز جرمن اخبار "Bild" کو وزیراعظم کے دفتر سے منسلک تیسرے فریق کے ذریعے بھیجی گئی تھی۔ اس نے انکشاف کیا کہ ایک ریزروسٹ سپاہی، جس کی شناخت فیلڈسٹائن کے ساتھ اہم مشتبہ افراد میں سے ایک کے طور پر کی گئی تھی، نے دوسری دستاویز جمع کرائی۔ سکیورٹی کی درجہ بندی کی اور فائل کو سوشل میڈیا کے ذریعے فیلڈسٹائن کو بھیج دیا۔ بعد میں اس دستاویز کو چینل 12 کے ایک صحافی کے پاس پہنچا دیا گیا۔ لیکن صحافی نے اسے ملٹری سنسر شپ کا حوالہ دیا جس کی وجہ سے فیلڈسٹائن کے پاس اسے اشاعت کے لیے بلڈ اخبار کو بھیجنے کے سوا کوئی چارہ نہیں تھا۔ اسی وقت فیلڈسٹائن نے اسرائیلی صحافیوں کو متنبہ کیا اور ان پر زور دیا کہ وہ مضمون جیسے ہی Bild میں شائع ہو تو وہ بھی شائع کریں۔ لیکن اس دستاویز کی صداقت کے بارے میں اسرائیلی میڈیا میں بڑھتے ہوئے شکوک وشبہات کے درمیان فیلڈسٹین نے ریزروسٹ سے اصل فائل طلب کی تھی۔ سپاہی نے اسے دو اضافی خفیہ دستاویزات پیش کیں جس سے یہ انکشاف ہوا کہ نیتن یاہو کے معاون نے دعویٰ کیا ہے کہ وزیراعظم کی جانب سے تصدیق کے لیے مواد کی درخواست کی گئی تھی۔ مزید برآں عدالت نے انکشاف کیا ہے کہ فیلڈسٹائن کو یہ دستاویزات گزشتہ جون میں موصول ہوئی تھیں لیکن وہ تقریباً 31 اگست کو شائع کی گئیں۔

## ایران کی جانب سے یورپی پابندیوں کی مذمت

تہران (ایجنسی) ایران کے وزیر خارجہ سید عباس عراقچی نے سوشل میڈیا نیٹ ورک ایکس پر لکھا کہ صدر زیلنسکی نے ذاتی طور پر تصدیق کی ہے کہ روس کو کوئی ایرانی بیلسٹک میزائل برآمد نہیں کیا گیا ہے تاہم، یورپی یونین اس بات کے لیے تیار نہیں کہ وہ ایرانی ایئرلائنز پر پابندی کے ذریعے مسافروں کو غیر منصفانہ طور پر نشانہ بنانے کے عمل سے دستبردار ہو، حالانکہ یہ کارروائی بظاہر روس کو ہمارے میزائل فراہم کرنے کے جھوٹے بہانے کے تحت کی گئی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اب یورپی یونین میزائل برآمد کرنے کے اسی جھوٹے بہانے کو استعمال کر کے ہماری شپنگ لائنز پر پابندی لگانے کا ارادہ رکھتی ہے، اس طرز عمل کا کوئی قانونی، منطقی یا اخلاقی جواز نہیں ہے۔ درحقیقت، یہ طرز عمل اسی بات کا سبب بنتا ہے جسے یورپی یونین روکنا چاہتی ہے۔ عراقچی نے تاکید کی کہ آزاد جہاز رانی، سمندری حقوق کے بنیادی اصولوں میں سے ایک ہے۔ جب چند منتخب گروہ اسے استعمال کرتے ہیں تو ان کی تنگ نظری کے نتائج عام طور پر انکے گلے پڑ جاتے ہیں۔

## سری لنکا نے امارا سوریا کو دوبارہ وزیراعظم مقرر کردیا

کولمبو، 18 نومبر (یو این آئی) سری لنکا کے صدر انورا کمارا ڈسانائیکے نے پیر کو ہرینی امارا سوریا کو دوبارہ وزیراعظم مقرر کردیا۔ روئٹرز کے مطابق ڈسانائیکے نے تجربہ کار قانون ساز وجیتا ہیراتھ کو بھی دوبارہ وزیر خارجہ مقرر کیا، جب کہ وہ اہم مالیاتی قلمدان اپنے پاس ہی رکھیں گے۔ ڈسانائیکے کے بائیں بازو کے اتحاد نے عام انتخابات میں 225 رکنی پارلیمنٹ میں 159 نشستیں حاصل کی تھیں، ڈسانائیکے نے پیر کو اپنے عہدے کا حلف لیا تھا۔ سری لنکا میں اقتدار کے سنگھاسن پر کئی دہائیوں سے خاندانی جماعتوں کا تسلط رہا ہے، ایسے میں ڈسانائیکے سیاسی طور پر ایک 'بیرونی شخص' تھے، جنھوں نے ستمبر میں صدارتی انتخابات میں آسانی سے کامیابی حاصل کی تھی۔ عام انتخابات میں زبردست مینڈیٹ ملنے کے بعد صدر ڈسانائیکے نے پالیسیوں کو جاری رکھنے کا فیصلہ کیا، تاکہ ملک میں غربت اور بدعنوانی کے خاتمے کے لیے اپنے منصوبوں کو آگے بڑھا سکیں۔

# عارف نقوی کے انتقال سے اردو انجمن برلن کے تمام اراکین غم زدہ ہیں: انور ظہیر رہبر

برلن۔ (نہال اختر) اردو انجمن برلن کے بانی وصدر جناب عارف نقوی کو خراج عقیدت پیش کرنے کے لیے اردو انجمن برلن نے ایک شاندار پروگرام منعقد کیا۔ اردو انجمن برلن کا یہ تعزیتی پروگرام اُس ہی علاقے کے کمیونٹی سینٹر کے ایک خوبصورت سے ہال میں کیا گیا تھا جس علاقے میں نقوی صاحب کی رہائش تھی۔ اردو انجمن برلن کی جانب سے سولہ نومبر دو ہزار چوبیس کو عارف نقوی نے اپنی تنظیم کے اراکین کے ساتھ مل کر ایک موسیقی، کتب کے اجراء اور مشاعرے کے لیے پروگرام کا ارادہ کیا تھا لیکن اُن کی اچانک وفات کے بعد اس پروگرام کو اردو انجمن اور عارف نقوی کے اہل خانہ کی جانب سے تبدیل کر کے "بیادِ عارف نقوی" کے نام سے منعقد کیا گیا۔ اس پروگرام کو عارف نقوی کے عزیز و اقارب، احباب، اور اردو انجمن کے تمام اراکین اور مداحوں نے بہت یادگار اور کامیاب بنایا۔ کمیونٹی ہال میں مختلف زبان و ممالک سے تعلق رکھنے والے یعنی جرمن، ہندوستانی، پاکستانی اور دیگر ممالک کے لوگوں کی کثیر تعداد بتا رہی تھی کہ عارف نقوی نے اردو زبان کی تدریس، ادب کی ترویج اور کیرم کے کھیل کے ذریعے دو ثقافتوں کو نہایت منظم اور محبت سے جوڑا ہے۔ سہ پہر تین بجے اردو انجمن برلن کے نائب صدر انور ظہیر رہبر نے باضابطہ پروگرام کا آغاز کیا۔ سب سے پہلے کمیونٹی ہال کی چیئر پرسن نے عارف نقوی کو بہت خلوص سے یاد کرتے ہوئے کہا کہ اردو انجمن جو کہ عارف نقوی کے لیے بہت اہم تھی اسی لیے آج اس تنظیم کے اراکین عارف نقوی کے لیے اس بہترین پروگرام کا انعقاد کر رہے ہیں اور انہیں یاد کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ عارف نقوی کی بنائی گئی اس تنظیم کے سائے تلے یقیناً کئی نسلیں پروان چڑھیں گی۔ پروگرام کے شروع میں اردو انجمن برلن کے نائب صدر انور ظہیر رہبر نے حاضرین محفل سے درخواست کی کہ عارف نقوی کو یاد کرنے کے لیے کھڑے ہوکر دو منٹ خاموشی اختیار کریں اور دل ہی دل میں اُن کی مغفرت کی دعا مانگیں۔ بعد میں اپنے خطاب میں انہوں نے کہا کہ "آج جہاں عارف نقوی کا پورا خاندان افسردہ ہے وہیں اردو انجمن برلن کے تمام اراکین غم زدہ ہیں۔ کیونکہ اس انجمن کے روح رواں عارف نقوی آج ہمارے درمیان نہیں ہیں۔ انہوں نے عارف نقوی کی زندگی پر بھرپور روشنی ڈالتے ہوئے اردو اور جرمن زبان میں خطاب کیا اور بتایا کہ "عارف نقوی کو لوگوں کے دلوں پر راج کرنا آتا تھا۔ وہ آج بھی اور آئندہ بھی ہمارے دلوں پر راج کرتے رہیں گے اور اردو ادب کے "بابائے اردو جرمنی" کے نام سے ہمیشہ جرمنی کی تاریخ میں زندہ رہیں گے۔" پروگرام کی نظامت عارف نقوی کے صاحبزادی نرگس یوسٹسا نے بہت ہی شاندار طریقے سے جرمن زبان میں ادا کی۔ اردو انجمن برلن کی جوائنٹ سیکریٹری عشرت معین سیما عارف نقوی کو یاد کرتے ہوئے آبدیدہ ہوگئیں انہوں نے کہا کہ عارف نقوی ہم سب کے لیے اُستاد کی حیثیت رکھتے تھے۔ عارف نقوی کے ساتھ برلن ریڈیو سے منسلک اُن کی ایک جرمن صحافی ساتھی نے اُن کے ساتھ ریڈیو پروگرام کے دوران گذشتہ لمحات کو یاد کیا اور کہا کہ "عارف ایک سچا فنکار تھا"۔ ایک دوسری ریڈیو کی ساتھی نے عارف نقوی کو ایک بہترین صحافی بتاتے ہوئے اُن کی ایک نظم "شاہکار" جرمن زبان میں پیش کی جس کا ترجمہ انور ظہیر رہبر نے اردو میں پڑھا۔ بعد میں اردو انجمن برلن کے نائب صدر کی تیار کردہ ایک فلم زیر عنوان "عارف کی زندگی کے ادوار" مایا ظہیر نے بڑے سے پردے پر دکھائی۔ جس میں عارف نقوی کے بچپن سے ابتک کی زندگی پر ایک تفصیلی تصاویری رپورٹ تھی اور اس فلم میں عارف نقوی کو اپنی نظم بھی پڑھتے ہوئے دیکھا اور سنا جاسکتا تھا۔ نرگس نے بزم ادب برلن کے معتمد خاص سرور غزالی کو دعوت اظہار کے لیے بلایا۔ سرور غزالی نے عارف نقوی کو برلن کی ایک عظیم شخصیت بتاتے ہوئے کہا کہ عارف نقوی اردو ادب کے اُفق پر ہمیشہ چمکتے دمکتے رہیں گے۔"

نرگس نے بہت سارے مہمان جو اس محفل میں اپنی بیماری کے باعث حاضر نہ ہوسکے کہ پیغامات بھی پڑھ کر سنائے، جن میں اردو انجمن برلن کے سیکریٹری اووے فائل باخ، انجمن کے دیرینہ رفیق و رکن دھیرج رائے اور دیگر ہندوستانی و جرمن اہم شخصیات بھی شامل تھیں۔ برلن میں ہندی زبان و ادب کی معروف شاعرہ و کہانی کار محترمہ سُوشیلا شرما نے اپنی اور بنگالی زبان کی شاعرہ اور سنگیت کار متالی کرجی کی عارف نقوی پر لکھی الوداعی نظم پیش کی۔ برلن کی ابھرتی ہوئی معروف شاعرہ اور ناول نگار ڈاکٹر یوجنا جین ساہ نے گزشتہ دنوں عارف نقوی کے ساتھ اپنے سفر کی یادتازہ اور انھیں منظوم خراج عقیدت پیش کیا۔ فرینکفرٹ سے اردو کے شاعر طاہر مجید صاحب نے عارف نقوی کے نام اپنی شاعری پیش کی جس کو انور ظہیر نے پڑھ کر حاضرین کو سنائی طاہر مجید صاحب اپنی علالت کی وجہ سے پروگرام میں شرکت نہیں کر سکے تھے لیکن وہ ٹیلیفون پر موجود رہے۔ اُن کا یہ شعر ملاحظہ فرمایئے:

جسم رخصت کیا اور روح کو گھر لے آئے
کون کہتا ہے کہ ہم تجھ کو جدا کر آئے

اردو انجمن کے دیرینہ دوست اور رکن جناب ریاض شیخ نے جرمن زبان میں عارف نقوی کی زندگی اور اُن سے دوستی پر سیر حاصل گفتگو کی۔ آخر میں برلن کی تحریک اسلامی سے تعلق رکھنے والی ہر دلعزیز شخصیت جناب محمد عبدالرزاق صاحب کو اظہار خیال کے لیے مدعو کیا گیا عبدالرزاق صاحب نے عارف نقوی کے جنازے و تدفین کا مکمل انتظام کیا تھا۔ انہوں نے عارف نقوی کے ساتھ یادگار لمحات کو یاد کرتے ہوئے اسلامی انداز میں آخری رسومات پر بھی روشنی ڈالی۔ سارہ ظہیر نے تمام شرکاء اور اظہار خیال کرنے والوں کی خدمت میں پھول پیش کیے۔

# علم کی قدیم روایت کی بازیافت سے ہی بہتر ہندوستان کی تعمیر ممکن: چانسلر آنندی بین پٹیل

## خواجہ معین الدین چشتی لینگویج یونیورسٹی میں نویں تقریب تقسیم اسناد کا انعقاد □ گورنر کے ہاتھوں طلبہ اور ریسرچ اسکالرس کے مابین ڈگریوں اور میڈلز کی تقسیم

لکھنؤ،18 نومبر 2024: آج خوجہ معین الدین چشتی لینگویج یونیورسٹی میں نویں تقریب تقسیم اسناد کا انعقاد ہوا جس میں کامیاب طلبہ اور ریسرچ اسکالرس کو ڈگریاں اور میڈلز دیا گیا ہے۔تقریب کا آغاز یونیورسٹی پریڈ سے ہوا۔اس روایتی پریڈ کے بعد قومی ترانہ وندے ماترم اور یونیورسٹی گیت طلبہ کے ذریعے پڑھا گیا۔لینگویج یونیورسٹی کے وائس چانسلر پروفیسر این۔بی سنگھ نے اپنی مختصر استقبالیہ تقریر میں آنے والے تمام معزز مہمانوں کا تہ دل سے استقبال کرتے ہوئے کہا کہ عزت مآب گورنر کی رہنمائی میں نہ صرف تعلیم کے زیور سے آراستہ کررہے ہیں بلکہ ان کی کردار سازی بھی کررہے ہیں تاکہ یہ ہندوستانی معاشرے کی تعمیر میں اپنا کردار ادا کرسکیں۔وائس چانسلر نے یہ بھی کہا کہ لینگویج یونیورسٹی مسلسل ترقی کی طرف گامزن ہے اور یہاں کے طلبہ ملک بھر میں مختلف شعبوں میں یونیورسٹی کا نام روشن کررہے ہیں۔انھوں نے یونیورسٹی کی ایک سال کی حصولیابیوں اور کامرانیوں پر گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ یونیورسٹی نے اس ایک سال کے اندر قومی اور بین الاقوامی سطح طلبہ کے روشن مستقبل کے لئے مختلف مفاہمت ناموں پر دستخط کیا تاکہ طلبہ کے لئے تحقیق وتنقید اور تکنیک واختراعات کے لئے بہتر فضا سازی ہوسکے۔یونیورسٹی میں کامیاب ہونے والے طلبہ کی ڈگریاں ڈیجی لاکر اپ لوڈ کردی گئی تاکہ طلبہ کو ڈگریوں کے حصول کے لئے پریشان نہ ہونا پڑے۔اس اہم تقریب کی مہمان خصوصی اعلیٰ تعلیم کی وزیر مملکت اتر پردیش رجنی تیواری نے کہا کہ اب ڈگریاں ملنے کے بعد زندگی کی راہیں کھلی ہوئی ہیں لہٰذا یہاں سے حاصل کی ہوئی روشنی کو ملک کے گوشے گوشے میں پہنچانے کی ضرورت ہے۔انھوں نے یہ مادری زبان کی اہمیت پر گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ زبانوں کی بھی موت ہوتی ہے اسی لئے اگر اپنی مادری زبان کو موت سے محفوظ رکھنا ہے تو اس کا استعمال کیجیے اور قومی تعلیمی پالیسی میں زبان کی اہمیت کو سمجھتے ہوئے اس پر بہت زور دیا گیا ہے اس لئے اگر زبانیں مرتی ہیں تو تہذیبیں خود بخود دم توڑ دیتی ہیں۔

اس تقریب کے دوسرے مہمان ذی وقار اور اتر پردیش اعلیٰ تعلیم کے وزیر یوگیندر اپادھیائے نے طلبہ اور ریسرچ اسکالر کو مبارکباد دیتے ہوئے کہا کہ یہ زندگی کا ایک اہم موڑ ہے اور اس اہم موڑ پر ٹھہرنا نہیں ہے بلکہ ٹھہر کر سوچنا ہے اور پھر آگے بڑھ کر ملک اور سماج کے مختلف شعبوں میں اہم کردار ادا کرنا ہے اور ایسے ہی اہم مقام پر تمام طلبہ کو ان لوگوں کے بارے میں بھی سوچنا پڑے گا جن لوگوں نے ملک کی تعمیر کے لئے بڑی قربانیاں دی ہیں۔انھوں نے قومی تعلیمی پالیسی پر گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ قومی تعلیمی پالیسی کے تین بڑے مقاصد ہیں۔تعلیم کو قوم پرستی سے جوڑنا،تعلیم کو روزگار سے جوڑنا اور تعلیم کو تکنیک سے جوڑنا اور ہم ان تین مقاصد کی تکمیل کے لئے مسلسل کوششیں کررہے ہیں اور ان کوششوں میں یونیورسٹی کے کردار سے کسی صورت انکار نہیں کیا جاسکتا ہے۔اس تقریب کے دوسرے سیشن میں گورنر آنندی بین پٹیل نے یونیورسٹی کے اساتذہ کی کچھ کتابوں کی رونمائی کے ساتھ مختلف منصوبوں کا سنگ بنیاد بھی رکھا۔اس کے ساتھ یونیورسٹی کی طرف سے گود لئے گئے گاؤں اور پاٹھ شالہ کے بچوں کو سرٹیفکٹ اور تحائف دیئے گئے۔مختلف گاؤں کی دس آنگن باڑی کارکنوں کو بچوں کے لئے کتابیں اور تحائف دیئے گئے۔آخر میں یونیورسٹی کی چانسلر اور اتر پردیش کی گورنر آنندی بین پٹیل نے تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ وہ تمام میڈلز اور ڈگریاں حاصل کرنے والے طلبہ کو مبارکباد پیش کرتی ہیں۔انھوں نے کہا کہ ہندوستان میں علم کی ایک عظیم روایت رہی ہے مگر ہم نے اپنی غفلت میں اس روایت کو کھودیا ہے لہٰذا ہمیں اس کھوئی ہوئی روایت کی اس روشن اور منور تختی کی بازیافت کرنے کی ضرورت ہے،اس کے بغیر ایک بہتر ہندوستان کی تعمیر ممکن نہیں ہوسکے گی۔انھوں نے یہ بھی کہا کہ ہندوستان ہمیشہ علم وتہذیب کا مرکز رہا ہے اور ہمیشہ اس نے دنیا کی رہنمائی کی ہے۔انھوں نے ہندوستان کی قدیم ترین یونیورسٹیوں اور لائبریریوں کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا کہ ہندوستانی قوم کی تاریخ علم وتہذیب سے منور ہے مگر المیہ یہ ہے کہ علم وتہذیب کے اس عظیم سرمائے کی اہمیت کا احساس ہی نہیں ہے اسی لئے میں اپنے طلبہ سے کہہ رہی ہوں کہ وہ لائبریریوں میں جائیں اور دیکھیں کہ کیسے کیسے نایاب جواہر پارے زمانے کی گرد میں دبے پڑے ہیں،اس کو نکالئے اور پڑھئے اور دنیا کی تاریخ کا دھارا بدل دیجیے۔انھوں نے عالمی منظرنامے کے مختلف وقوعوں پر گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ اس جنگ کے ماحول میں ہم صرف امن اور چین کی بات کرتے ہیں،ہم کسی کی طرف نہیں ہیں،ہم بدھ کی سرزمین سے تعلق رکھتے ہیں اور ہم جنگ کے خلاف ہیں اور موجودہ حکومت کی یہی پالیسی ہے۔انھوں نے یہ بھی کہا کہ قومی تعلیمی پالیسی کے صحیح نفاذ کی وجہ سے اب ہماری یونیورسٹیاں این آر آئی کی ایشیا فہرست میں شامل ہورہی ہیں۔ابھی حال ہی میں اتر پردیش کی چھ یونیورسٹیوں کا نام اس فہرست میں شامل ہوا۔مجھے امید ہے کہ لینگویج یونیورسٹی بھی اس کی مثبت سوچ کے ساتھ قدم بڑھاتے ہوئے کامیابی حاصل کرے گی۔لینگویج یونیورسٹی کی نویں تقریب تقسیم اسناد میں محمد ذبیح اللہ نے خواجہ معین الدین چشتی گولڈ مڈل کے ساتھ دو مزید گولڈ مڈلز،شبھم کمار چانسلر گولڈ مڈل کے ساتھ تین مڈلز،اتل یادو نے وائس چانسلر گولڈ مڈل کے ساتھ دو مزید گولڈ مڈلز حاصل کئے۔اردو ایم۔اے میں عبدالنعیم اور بی اے میں انم فاطمہ نے گولڈ مڈل حاصل کیا۔اس کے ساتھ ہی دوسرا اور تیسرا مقام حاصل کرنے والے طلبہ کو سلور اور براونز مڈلز سے نوازا گیا۔اس کے علاوہ گورنر نے اپنے ہاتھوں سے این سی کیڈٹس دیشتی مشرا،شیریں فاطمہ ،نشاط چکرورتی اور دیپانشو گپتا کو سرٹیفکٹ سے نوازا۔اتر پردیش کی گورنر اور یونیورسٹی کی چانسلر آنندی بین پٹیل، یوگیندر اپادھیائے، اعلیٰ تعلیم کے وزیر، رجنی تیواری، اعلیٰ تعلیم کی وزیر مملکت اور وائس چانسلر پروفیسر این۔بی سنگھ نے ان سبھی طلبہ کو مبارکباد دی اور اپنی نیک خواہشات کا اظہار کیا۔اس کے علاوہ یونیورسٹی کی چانسلر اور گورنر اتر پردیش نے پروفیسر ششر سنہا کو ڈی لٹ کی ڈگری سے نوازا۔اس اہم تقریب کی نظامت ڈاکٹر نیرج شکلا نے کی۔

## مقصد حسینی کے وفد نے فدک اسپتال کا کیا دورہ

### مریضوں کی عیادت کرکے امام چہارم کی خوشی میں تقسیم کئے تحائف

لکھنؤ(پریس ریلیز)(18 نومبر 2024)ادارہ مقصد حسینی کی جانب سے چوتھے امام حضرت زین العابدینؑ کے یوم ولادت کو یوم دعا وشفا کے طور پر منایا گیا۔ادارہ کے ترجمان ایس ایم امن کی اطلاع کے مطابق اس سلسلہ میں ادارہ کے صدر مولانا سید رضا حسین رضوی کی قیادت میں ادارہ کے ایک وفد نے ہردوئی روڈ واقع فدک اسپتال کا دورہ کیا اور وہاں بھرتی مریضوں کی عیادت کرکے ان کی خیریت دریافت کرنے کے ساتھ ہی انہیں امام چہارم کے یوم ولادت کی خوشی میں تحائف تقسیم کرکے دعاؤں سے نوازا۔اس موقع پر مولانا شاہد حسینی،مولانا احمد علی نقوی،ڈاکٹر حیدر مہدی،شاذ رضوی وغیرہ خصوصی طور سے موجود رہے۔

## کھیتی میں تکنیک، مستقبل کے لئے ضروری: اسیم ارون

لکھنؤ:18 نومبر(یواین آئی) اتر پردیش کے سماجی بہبود کے مملکتی وزیر(آزادانہ چارج) اسیم ارون نے کہا کہ زراعت میں ترقی یافتہ تکنیک وقت کی مانگ اور ضروری ہے۔یہ نہ صرف چیلنجز کو حل کرے گا بلکہ کسانوں کے فائدے کو بھی بڑھائے گا۔کسانوں کو بااختیار بنانے اور ان کی زندگی میں بہتری کے لئے زرعی فنانس اور مارکیٹ کے رابطے اہم ہیں۔سی آئی آئی ایگروٹیک انڈیا کرشی بھارت 2024 کے آخری دن پیر کو مضبوط مستقبل کے لیے پائیدار زراعت: انٹیگریٹنگ انوویشن، کلائمیٹ ایکشن اور کمیونٹی ایمپاورمنٹ پر ایک سیشن کا انعقاد کیا گیا۔اس سیشن میں ماہرین نے کاشتکار برادری کے لیے اختراعی طریقوں، موسمیاتی سمارٹ حل اور بااختیار بنانے کی حکمت عملیوں پر تبادلہ خیال کیا۔پینل کے ماہرین نے مصنوعی ذہانت (AI) اور قابل عمل ذہانت کے کردار پر تبادلہ خیال کیا جو زرعی نتائج کو بہتر بنانے میں مدد دے سکتی ہے۔ایک مذاکرے میں ایف پی او کے فوائد پر روشنی ڈالی گئی۔اس میں کسانوں کو معیاری بیج، بہتر بیج ٹیکنالوجیز جیسے خشک سالی کے خلاف مزاحمت کرنے والی اقسام اور فصلوں کے سائنسی انتظام کے بارے میں تعلیم دینے کی ضرورت پر زور دیا۔ساتھ ہی موسمیاتی سمارٹ ایگریکلچر ٹیکنالوجیز کو اپنانے پر تبادلہ خیال کیا گیا جو کہ پیداواری صلاحیت بڑھانے اور عمل کو آسان بنانے میں مدد کرتی ہیں۔

## ارم یونانی میڈیکل کالج میں والے طلباء کے لئے پندرہ روزہ تربیتی کلاسیز

لکھنؤ۔موجودہ دور چیلینجیز کا ہے اور اس دور میں بھی طب یونانی میں بہت سے مواقعات ہیں، ان مواقعات سے فائدہ اٹھانے اور خود کو ثابت کرنے کے لیے نیک نیتی، ہدف کا تعین، ثابت قدمی و استقلال اور صبر وتحمل نہایت ضروری ہے ، مذکورہ خیالات کا اظہار ارم یونانی میڈیکل کالج، لکھنؤ میں این۔سی۔آئی۔ایس۔ایم کی ہدایات کے مطابق سال 2024 میں داخلہ لینے والے طلباء کے لئے گذشتہ 11 /نومبر سے جاری آج ساتویں روز ڈاکٹر وارث علی (شعبۂ علم الصیدلہ) کی نگرانی میں منعقد تربیتی پروگرام میں بطور مہمان خصوصی پروفیسر محمد انور صدیقی (سابق صدر شعبۂ علاج بالتدبیر، اجمل خان یونانی میڈیکل کالج، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ) نے طلباء سے خطاب کرتے ہوئے کیا، مہمانِ خصوصی نے اپنے افکار وخیالات کو مثالوں سے واضح کرتے ہوئے مزید کہا کہ سب سے پہلے آپ اپنے اندر کی لاقنوطیت کو ختم کیجئے،اس کے بعد آپ کو طب یونانی کے میدان میں بے شمار مواقع حاصل ہوں گے،علاوہ ازیں انہوں نے فن طب کی فلاح اور اس میں پریکٹس کرنے کے لیے چند بیش قیمتی مشوروں سے نوازا۔ اپنے خطاب میں انہوں نے کہا کہ ارم یونانی میڈیکل کالج کا شمار ہندوستان کے صف اول کے کالجوں میں ہوتا ہے اور توقع ہے کہ معالجاتی سطح پر بھی اپنے درخشاں نقوش مرتب کرے گا۔مہمانِ خصوصی کے خطاب سے قبل کالج کے پرنسپل پروفیسر عبد الحلیم قاسمی نے انہیں شال اور مومنٹو پیش کرتے ہوئے ان کا شکریہ ادا کیا۔واضح رہے کہ آج کے تربیتی پروگرام میں ڈاکٹر شیما عظیم، ڈاکٹر شاہد سہیل ، ڈاکٹر عنبر صدیقی اور ڈاکٹر سعید الرحمان نے بھی متعدد مقررہ موضوعات پر طلباء سے خطاب کیا۔

## پرتاپ گڑھ: بیوی سے نوک جھونک کے بعد کی خودکشی

پرتاپ گڑھ:18 نومبر(یواین آئی) اتر پردیش کے ضلع پرتاپ گڑھ کے فتن پور علاقے میں گھریلو تنازع سے عاجز ایک شخص نے ٹرین کے آگے کود کر خودکشی کرلی۔پولیس ذرائع نے پیر کو بتایا کہ پرتاپ گڑھ۔وارانسی ریلوے ٹریک پر پیر کی علی الصبح لاش ملنے سے ہلچل مچ گئی۔صبح بیت الخلا کے لئے نکلے مقامی افراد نے لاش کو دیکھ پولیس کو اطلاع دی۔ذرائع کے مطابق متوفی کی شناخت سورج لال پال(26) گرام بگداہا بسا باد تھانہ سرائے مامریج ضلع پریاگ راج کے طور پر کی گئی ہے۔ذرائع سے ملی جانکاری کے مطابق سورج پال بیوی کی ودائی کرانے کے لئے سسرال آیا تھا میاں۔بیوی سے نوک جھونک ہوئی تو شوہر نے ٹرین سے کٹ کر اپنی جان دے دی۔

# باقر امانت خانی جدید مرثیے کے معمار: ڈاکٹر سید تقی عابدی، کناڈا

## شیعہ پی جی کالج، لکھنؤ میں شعبہ اردو کی جانب ایک عالمی سمینار کا انعقاد

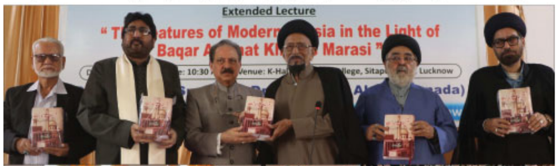

لکھنؤ۔شیعہ پی جی کالج، لکھنؤ میں شعبۂ اردو کی جانب سے "جدید مرثیے کے خدوخال: باقر امانت خانی کے مراثی کی روشنی میں" کے موضوع پر ۱۸ نومبر ۲۰۲۴ بروز دوشنبہ ایک عالمی سمینار کا انعقاد کیا گیا۔سمینار کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا۔اس کے بعد پروگرام میں تشریف لائے ہوئے مہمانوں کا استقبال کیا گیا۔اس سمینار میں دور حاضر کے معروف ادیب ومحقق اور ناقد ڈاکٹر سید تقی عابدی (کناڈا) کی کتاب "قرطاس امانت" کا اجرا عمل میں آیا۔اس پروگرام میں بطور صدر راجہ امیر نقی خاں صاحب قبلہ (نائب صدر شیعہ پی جی کالج لکھنؤ)، آیۃ اللہ مولانا سید حمید الحسن صاحب قبلہ (صدر مجلس علماء شیعہ کالج لکھنؤ)، مہمان ذی وقار کی حیثیت سے حجۃ الاسلام مولانا سید صائم مہدی صاحب قبلہ (صدر آل انڈیا شیعہ پرسنل لابورڈ)، فخر ملت مولانا یعسوب عباس صاحب (سکریٹری مجلس علماء شیعہ کالج لکھنؤ)، پروفیسر شبیہ رضا باقری (پرنسپل شیعہ پی جی کالج لکھنؤ)، پروفیسر شبنم رضوی (کرامت گرلس پی جی کالج لکھنؤ)، پروفیسر ریشمہ پروین (کھن کھن جی گرلس پی جی کالج لکھنؤ) وغیرہ موجود رہے۔

کناڈا سے تشریف لائے ہوئے مہمان خصوصی ڈاکٹر سید تقی عابدی صاحب نے باقر امانت خانی کے مراثی پر ایک جامع اور پرمغز توسیعی خطبہ دیا۔باقر امانت خانی کے مراثی کو جدید مرثیے کی اساس اور روح قرار دیتے ہوئے باقر امانت خانی کو جدید مرثیے کا معمار اور بانی قرار دیا ہے۔ڈاکٹر صاحب نے باقر امانت خانی کے متعدد مرثیوں کے مختلف نمونوں کو ذکر کرکے یہ ثابت کیا ہیکہ باقر امانت خانی کے مرثیے نئے مضامین اور نئی تعبیرات کے شاہکار ہیں۔مرثیوں کے حوالے سے کہا کہ آج دنیا تیسری عالمی جنگ کی طرف بڑھ رہی ہے،کوئی اردو نظم اس سلسلے میں مدد نہیں کرسکتی، کیونکہ اس میں احترام نہیں ہے لیکن صنف مرثیہ احترام انسانیت سکھاتا ہے اور یہ عالمی جنگ کو روکنے میں ایک اہم کردار ادا کرسکتی ہے۔اس سمینار میں آیۃ اللہ مولانا سید حمید الحسن صاحب قبلہ، حجۃ الاسلام مولانا سید صائم مہدی صاحب قبلہ اور مولانا یعسوب عباس صاحب نے اپنے قیمتی تاثرات اور خیالات کا اظہار کیا۔مجلس علماء کے سکریٹری مولانا یعسوب عباس صاحب نے اپنے خطاب میں ڈاکٹر سید تقی عابدی صاحب کے ادبی کارناموں کو سراہتے ہوئے کہا کہ انہوں نے سمندر میں غوطہ لگا کر ادب کے موتی نکال کر دنیا کے سامنے رکھ دیئے ہیں۔آیۃ اللہ مولانا سید حمید الحسن صاحب قبلہ نے اپنے خطاب میں کہا کہ اردو ادب سے لوگوں کو واقفیت حاصل کرنا چاہئے۔حجۃ الاسلام مولانا سید صائم مہدی صاحب قبلہ نے اپنے خطاب میں کہا کہ ڈاکٹر تقی عابدی صاحب اپنے تحقیقی کاموں سے اردو مرثیے کی نئی سمتوں اور جہتوں سے ہم لوگوں کو برابر آشنا کرتے رہتے ہیں۔اخیر میں کالج کے پرنسپل سید شبیہ رضا باقری نے پروگرام میں تشریف لائے ہوئے مہمانوں، اساتذہ، ریسرچ اسکالرز اور طلباء وطالبات کا شکریہ ادا کیا۔اس سمینار میں شیعہ پی جی کالج لکھنؤ کے اساتذہ، مختلف یونیورسٹیوں کے ریسرچ اسکالرز کے علاوہ ایک بڑی تعداد کالج کے طلباء وطالبات کی موجود تھی،سمینار کی نظامت کے فرائض ڈاکٹر ناظم حسین خان (صدر شعبۂ اردو،شیعہ پی جی کالج لکھنؤ) نے انجام دیئے۔

## شارٹ سرکٹ کے باعث کپڑوں کی دکان میں آگ، لاکھوں کا نقصان

کاکوری لکھنؤ۔کاکوری تھانہ علاقے میں واقع قصبہ چوکی سے تقریباً سو میٹر کے فاصلے پر پیر کی صبح تقریباً سات بجے شارٹ سرکٹ کی وجہ سے کپڑے کی ایک دکان میں زبردست آگ لگ گئی۔ چند منٹوں میں آگ نے بڑی شکل اختیار کرلی۔تقریباً دو گھنٹے کی محنت کے بعد فائر بریگیڈ کی گاڑیوں نے مقامی لوگوں کی مدد سے آگ پر قابو پالیا۔قصبہ کاکوری کے کٹرہ بازار میں کامران ولد نثار احمد کی ریڈی میڈ دکان میں شارٹ سرکٹ کے باعث آگ بھڑک اٹھی۔جس کے باعث دکان میں رکھا تقریباً ساڑھے تین لاکھ روپے مالیت کا سامان جل کر راکھ ہوگیا جبکہ دکان کے اندر کھڑی موٹر سائیکل اور ایک اسکوٹر بھی جل کر راکھ ہوگیا۔مقامی لوگوں سے اطلاع ملنے پر موقع پر پہنچی فائر بریگیڈ کی مدد سے آگ پر دو گھنٹے میں قابو پایا جاسکا۔

## تکمل الطب یونانی کالج کے سابق طلباء کی گولڈن جوبلی تقریب اختتام پذیر

لکھنؤ۔سی پی ٹی یونانی کالج اور نگ آباد بجنور لکھنؤ کیمپس میں ایس ٹی ڈی یونانی کالج کے سابق طلباء کی گولڈن جوبلی تقریب اختتام پذیر ہوئی۔تقریب کی صدارت 1955 بیچ کے ڈاکٹر یاسین کامل نے کی۔۔وہ ڈاکٹر جنہوں نے B.U.M.S انہیں گزرے 50 یا اس سے زیادہ سال ہوچکے ہیں،انہیں اعزاز سے نوازا گیا اور تقریب کے پر سینئر ڈاکٹرز کی جانب سے تقریب میں کبوتر اڑا کر ملک میں امن کا پیغام دیا گیا کیونکہ ایک ڈاکٹر ہمیشہ محبت کرنے والا ہوتا ہے۔تقریب میں ڈاکٹر سراج انصاری نے بہت مختصراً بتایا کہ یہ کالج کس طرح قائم کیا گیا جو کہ ملک کا قدیم ترین کالج ہے۔،ہندوستان کے کونے کونے سے لاکھوں لوگوں (ایس ٹی کالج سے پاس آوٹ ہونے والے ڈاکٹر) نے اپنے طویل کھوئے ہوئے دوستوں کے ساتھ جذباتی لمحات گزارے اور سب نے ایک آواز میں مذکورہ تقریب کی تعریف کی! تقریب کے کنوینز ڈاکٹر توقیر راجہ،ڈاکٹر نیاز حکیم خاور نواب نے تمام ڈاکٹروں کا خیر مقدم کیا اور لکھنؤ آنے اور تقریب کو کامیاب بنانے پر ان کا شکریہ ادا کیا۔

## ڈائریکٹر جنرل سیفٹی، ریلوے بورڈ کا آر ڈی ایس او کا دورہ

لکھنؤ۔ڈائریکٹر جنرل سیفٹی، ریلوے بورڈ جناب H.S. ورماجی نے 18.11.2024 کو آر ڈی ایس او کا دورہ کیا۔اس موقع پر انہوں نے ہندوستانی ریلوے میں حفاظتی انتظامات کا جائزہ لیا اور اپنے خطاب میں ریلوے کی حفاظت سے متعلق اصلاحی تجاویز دیں۔اس میٹنگ میں آر ڈی ایس او کے ڈائریکٹر جنرل جناب ادے بورونکر نے موجود افسران سے خطاب کیا اور ہندوستانی ریلوے سے متعلق اہم مسائل پر تبادلہ خیال کیا۔

## کانپور کارڈیولاجی میں رعایتی نرخوں پر دستیابی ہوگی او سی ٹی امیجنگ کے ذریعہ انجیو پلاسٹی

کانپور:18 نومبر (یواین آئی) کانپور واقع کارڈیو لاجی انسٹی ٹیوٹ میں اب او سی ٹی یعنی آپٹیکل کوہرینس ٹوموگرافی کی مدد سے انجیو پلاسٹی کی سہولیت دستیاب ہوچکی ہے۔سینئر کارڈیالوجسٹ پروفیسر ڈاکٹر اودھیش شرما نے کہا کہ لکھنؤ کے کے جی ایم یو اور ایس جی پی جی آئی کے بعد کانپور کارڈیالوجی اتر پردیش کا واحد ادارہ ہے جہاں او سی ٹی امیجنگ طریقہ سے انجیو پلاسٹی کی جاسکے گی۔خاص بات یہ ہے کہ یہاں اس جدید ٹیکنالوجی کا استعمال کرتے ہوئے رعایتی نرخوں پر انجیو پلاسٹی کی جائے گی جو کے جی ایم یو اور ایس جی پی جی آئی سے سستی اور زیادہ موثر ہوگی۔انہوں نے بتایا کہ او سی ٹی امیجنگ طریقہ سے انجیو پلاسٹی کر کے اس آپریشن کی پیچیدگیوں کو کافی حد تک کم کیا جاسکتا ہے اور مستقبل میں ہونے والی پیچیدگیوں سے بچا جاسکتا ہے۔اس طریقہ سے انجیو پلاسٹی درستگی کے ساتھ کی جاسکتی ہے۔اب تک انجیو پلاسٹی میں رسک لیول دو سے تین فیصد تھا جب کہ اس طریقے سے خطرے کو ایک فیصد سے بھی کم کیا جاسکے گا۔آپٹیکل کوہرنس ٹوموگرافی میں انفراریڈ لائٹ کے ذریعہ ایک کیتھیٹر کے ذریعہ سے دل کی شریان کے اندر جاکر پورے شریان کی فوٹوگرامی کی جاسکتی ہے۔اس سے اس بات کا صحیح پتہ چل جاتا ہے کہ شریان کے اندر کتنا تھکا جمع ہوا ہے۔اسٹنٹ کس سائز اور لمبائی کا لینا ہے۔اسٹنٹ صحیح سے شریان میں چپکا ہے یا نہیں یا پھر اسٹنٹ لگاتے وقت کوئی شریان میں کٹ تو نہیں آیا ہے۔ان سب باتوں کا وقت رہتے پتہ ہوجانے پر مستقبل میں ہونے والی کامپلیکیشنس پر روک لگائی جاسکتی ہے۔دل کی شریانوں میں رکاوٹ ہارٹ اٹیک کی ایک بڑی وجہ ہے یہ رکاوٹ مختلف وجوہات کی وجہ سے ہوتی ہے جن میں اہم وجہ ہائی بلڈ پریشر،شوگر کا بے قابو ہونا، کھانے کی غلط عادات اور بے قاعدہ طرز زندگی ہے۔دل کی شریانوں کی اس رکاوٹ کا پتہ انجیوگرافی سے لگایا جاتا ہے اور 79 فیصد سے زیادہ رکاوٹوں کو انجیو پلاسٹی سے درست کیا جاتا ہے۔انجیو پلاسٹی ایک ایسا طبی نظام ہے جس میں پہلے غبارے کے ذریعے رکاوٹ کو کھولا جاتا ہے اور پھر اسے سٹینٹ لگا کر درست کیا جاتا ہے۔انجیو پلاسٹی میں وقت کے ساتھ ساتھ تکنیکی ترقی کافی تیزی سے ہوئی ہے۔ اسی تناظر میں امیجنگ کے ذریعہ سے سٹیک انجیو پلاسٹی جدید وقت میں کافی تیزی سے مقبول ہوگئی۔

## بدایوں: دوست کا گلا گھونٹ کر قتل

بدایوں:18 نومبر (یواین آئی) اتر پردیش کے ضلع بدایوں کے تھانہ حضرت پور کے ایک گاؤں میں دوست نے اپنے ہی دوست کو جیکٹ سے پھانسی لگا کر موت کے گھاٹ اتار دیا اور فرار ہوگیا۔ایس ایس پی برجیش سنگھ نے بتایا کہ سہ دیو کے دوست سنیل نے رات میں چارپائی پر سوتے وقت کسی وقت اپنی جیکٹ سے گلا گھونٹ کر سہ دیو کا قتل کردیا۔ساتھ ہی اس کی آنکھ اور چہرے پر بھی چوٹ کے گہرے نشان پائے گئے ہیں۔ملزم کی گرفتاری کا حکم دیا گیا ہے۔ان کا کہنا ہے کہ اہل خانہ کی تحریر پر مقدمہ درج کرلیا گیا ہے اور لاش کو پوسٹ مارٹم کے لئے بھیج دیا گیا ہے۔پیر کی صبح اہل خانہ نے لاش کو دیکھ کر پولیس کو اطلاع دی۔حضرت پور تھانہ علاقے کے بکسینا گاؤں میں سہ دیو(22) اور سنیل آپس میں گہرے دوست تھے۔واقعہ کے دن بھی دونوں نے ساتھ بیٹھ کر شراب پی تھی۔متوفی سہ دیو کی ماں منی دیوی کے مطابق سنیل سہ دیو کو پہلے بھی مار دینے کی دھمکی دے چکا تھا۔گذشتہ رات اس نے سہ دیو کا گلا اپنی جیکٹ سے گھونٹ دیا اور فرار ہوگیا۔

## اک دل نگر پنچایت چیئرمین پھولن دیوی کا حرکت قلب بند ہونے سے انتقال

اٹاوہ:18 نومبر (یواین آئی) اتر پردیش کے ضلع اٹاوہ کے اک دل نگر پنچایت کے چیئرمین پھولن دیوی کی اتوار کی رات ہارٹ اٹیک سے موت ہوگئی۔نگر پنچایت چیئرمین پھولن دیوی کے انتقال پر بی جے پی کے سینئر لیڈر اور سابق ایم پی رگھوراج سنگھ شاکیہ، بی جے پی ایم ایل اے سریتا بھدوریا وغیرہ نے غم کا اظہار کیا ہے۔وہ تقریباً ڈیڑھ سال پہلے اک دل نگر پنچایت کی محفوظ سیٹ سے چیئرمین منتخب ہوئی تھیں۔اپریل 2023 میں اک دل نگر پنچایت کی خاتون ایس سی سیٹ ہونے پر آشا رام گوئل نے بیوی پھولن دیوی کو انتخابی میدان میں اتارا تھا۔اتوار کی شام تقریب سات بجے وہ کنبے کے ارکین سے باتیں کررہی تھیں کہ اچانک سینے میں درد کے بعد وہ بیہوش ہوگئیں۔

اودھ نامہ

## آنکھوں کے سامنے

سیاست سب سے زیادہ غیر متوقع الٹ پھیر ہوتے ہیں، کون کس کا ساتھ چھوڑ کر مخالف دھڑے مُن جا بیٹھے گا، کون غیر متوقع طور پر الیکشن پر ہار جائے گا اور کون غیر متوقع طور جیت جائے گا۔ اس کی مثالیں ہر ملک میں ہر الیکشن میں ملتی رہتی ہیں۔ حال ہی میں ہندستان میں ریاست ہریانہ کا انتخاب ایک تازہ مثال ہے جہاں ہر کسی کو یہ امید تھی کہ کانگریس کی سرکار آئے گی اور بھاجپا کو باہر کا راستہ دیکھنا پڑے گا۔ خود کانگریس اور بھاجپا کو بھی ایسی ہی امیدیں تھیں لیکن جب نتیجوں کا آنا شروع ہوا تو حُرت کے پہاڑ ٹوٹنا شروع ہو گئے اور اور پھر وہ ہو گیا جس نے تمام اندازوں کو غلط ثابت کر دیا، بھاجپا ایک مرتبہ پھر ہریانہ پر قابض ہو گئی۔ یہ الگ بات ہے کہ بعد میں آپ اسباب وعلل پر غور کرتے رہیں۔ اس سے تھوڑا اور پیچھے جائیں تو پارلیمانی انتخاب مین اتر پردیش کا انتخاب رہا جہاں بھاجپا آدھی سے زیادہ سیٹیں ہار گئی۔ اور حد یہ ہوئی کہ ایودھیا اور اس کے مضافات میں بھی شکست سے دوچار ہونا پڑا۔

اسی طرح امریکہ میں ڈونالڈ ٹرمپ کا دوبارہ صدر منتخب ہو جانا بڑا ہی حیرت انگیز ہے۔ اب امریکی سیاسی بساط اُلٹ چکی ہے اور جو بائیڈن کی جگہ ٹرمپ دوسری بار سینتالیسویں صدر کے طور پر منتخب ہو چکے ہیں۔ حالاں کہ نومنتخب صدر پچھلے صدارتی انتخاب میں شکست کھا چکے تھے، یہ اور بات تھی اُنھوں نے اپنی شکست ماننے سے اِنکار کر دیا تھا اور ردِ عمل کے طور پر کیپیٹل ہلز میں اپنے حامیوں سمیت سخت متشدد اور مخرب رویہ اختیار کیا تھا۔ ذاتی طور پر دیکھا جائے تو وہ مختلف سنگین جرائم میں ملوث ومجرم پائے گئے تھے۔ یہ بھی کہا جانے لگا کہ اگر ٹرمپ جیتے تو وہائٹ ہاؤس اور اگر ہارے تو جیل ان کا مقدر ہو گی۔ رائے دہندگان کی نظر میں بھی وہ کچھ خاص شخصیت کے حامل نہیں تھے۔ دورانِ انتخاب ایک دوبار تو اُن کی جان پر بھی بن آئی تھی۔ حالنکہ دبے لفظوں میں یہ بھی کہا جا رہا تھا کہ ان حملوں کے پیچھے خود ٹرمپ کا سیاسی ہاتھ ہو سکتا ہے۔ لیکن یہ بات قرین قیاس اس لئے معلوم نہیں ہوتی کہ ایک مرتبہ گولی ان کی ناک کو چھو کر گذر گئی تھی۔ اتنا قریبی نشانہ دانستہ لگانا نہایت رِسکی ہے اور اس کے لئے دانستہ تیار ہونا مزید رِسکی ہے۔

اِس فتح نے یہ بھی ثابت کر دیا ہے کہ جس تہذیب وثقافت اور جس ایوانِ سیاست میں حقوق نسواں پر لچھے دار تقریریں ہوتی ہیں اور حقوق مرداں کی طرح حقوق نسواں کو مساوات کا درجہ دیے جانے پر سارا زور صرف کیا جاتا ہے، آج اُسی تہذیب وثقافت اور اُسی ایوانِ سیاست کے منصب صدارت تک پہنچنے سے ایکبار پھر ایک خاتون کو رُوک دیا گیا۔ اس سے پہلے ۲۰۱۶ء میں مسز ہیلری کلنٹن امریکی منصب صدارت تک رسائی حاصل کرنے سے محروم کر دی گئی تھی۔ پھر ٹرمپ نے اپنی سیاسی حریف مسز کملا ہیرس پر جس قدر توہین آمیز اور نسل پرستانہ فقرے کسے، صنفی منافرت کا مظاہرہ کیا اور تفریق کے واضح اشارے دیے اُس کے بموجب تو اُنھیں اقتدار میں نہیں ہونا چاہیے۔ لیکن اگر وہ صدر منتخب ہوئے ہیں تو اِس کا واضح مطلب ہے کہ حقوق نسواں سے متعلق امریکی باشندوں اور دانشوروں کا نظریہ قولاً خوشنما اور عملاً بڑا ہی مکروہ ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ حقوق نسواں سے متعلق اُن کے نظریات "ہاتھی کے دانت کھانے کے اور دکھانے کے اور" کی مانند ہیں۔ لہٰذا یہ انتخاب، محض حقوق نسواں سے متعلق اُن کے مکروہ چہرے کے لیے یاد نہیں کیا جائے گا۔ بلکہ اُن کے جانبدارنہ اور متعصّبانہ رویے کے لیے بھی یاد کیا جائے گا کہ اُنھوں نے لائق وفائق اور تجربہ کار ہندنژاد پر ایسے امریکی نژاد کو ترجیح دی اور اُسے اپنا قائد منتخب کیا جو کبر ونخوت، متعصب وجارح اور انتقامی جذبے کا پرستار وعادی ہے۔

سوال پیدا ہوتا ہے کہ امریکی رائے دہندگان کی ایک بڑی تعداد کی ناپسندیدگی، مخرب بیانات اور متنفرانہ رویے کے باوجود مسٹر ٹرمپ صدر منتخب کیسے ہو گئے؟ تو اِس کے دو بنیادی اسباب ہیں: ایک خوشنما و دلفریب انتخابی وعدے اور دوسرے الیکٹرول کالج نظام۔ یعنی اُنھوں نے اپنے انتخابی وعدوں میں جہاں عوام وخواص کی روزمرہ والی اشیا کی گرانی اور رُوزگار ومعاشی کے بحران کو اپنا موضوعِ سخن بنایا تو وہیں امریکی نیشنلزم کو سب پر مقدم رکھنے کا نعرہ دیا، اور کثرتِ جرائم کے اصل اسباب اُن تارکین وطن کو قرار دیا جو امریکہ میں آبستے ہیں، ایسوں کو ملک بدر کر دینے پر بخوبی زور دیا۔ یہ تمام باتیں الیکٹرول کالج نظام میں شامل امریکی دانشوروں کے مزاج کے عین مطابق ثابت ہوا۔ کچھ ایسا ہی رویہ آپ کی آنکھوں کے بالکل سامنے ہے۔ ☆☆☆

# برطانیہ میں کنزرویٹو پارٹی کی نئی قائد

اسد مرزا

گزشتہ ہفتے، برطانیہ کی عفت یافتہ کنزرویٹو پارٹی، جسے اس سال کے شروع میں ہونے والے عام انتخابات میں اپنی سب سے بڑی شکست اور ہاؤس آف کامنز میں نشستوں کی سب سے کم تعداد کا سامنا کرنا پڑا، اس نے KemiBadenoch کو اپنا نیا لیڈر منتخب کر لیا۔ یہ ٹوریز کی جانب سے دائیں بازو کی حمایت کرنے والے شخص کی تلاش کی نشاندہی کرتا ہے جس نے انتخابی شکست کے بعد اپنی ساکھ کو دوبارہ بنانے کے لیے شناخت کی سیاست، ٹرانس جینڈر کے حقوق، اور ریاستی اخراجات کے بارے میں خدشات کا اظہار کیا ہے۔

بیڈینوک نے رابرٹ جینرک کو پارٹی کے ممبران کی بڑی تعداد کی حمایت حاصل کر کے شکست دی۔ کئی مہینوں تک جاری رہنے والے اس مقابلے کے بعد رشی سنک کی جگہ بیڈینوک کو پارٹی کا نیا سربراہ مقرر کیا گیا۔ وہ برطانیہ کی سب سے پرانی سیاسی جماعت کی قیادت کرنے والی پہلی سیاہ فام خاتون ہیں، اور ٹوریز اسے لیبر کے مقابلے میں ایک متنوع اور جامع پہل کے طور پر قرار دے رہے ہیں، کیونکہ لیبرل پارٹی کی قیادت اب تک صرف سفید فام مرد کرتے رہے ہیں۔

لیکن پریشان کن حقیقت یہ ہے کہ ان کا انتخاب اگلے کئی سالوں میں برطانیہ کی سیاسی گفتگو میں دائیں بازو کی جانب تبدیلی میں جھکاؤ کو یقینی بنا سکتا ہے، اور نئے اپوزیشن لیڈر اور لیبر کے سنجیدہ اور سیدھے وزیر اعظم کیئر اسٹارمر کے ساتھ ان کے تعلقات آپسی تصادم کی صورت حال میں اختیار کر سکتے ہیں۔ پارٹی کا انتخاب جیتنے کے بعد، بیڈینوک نے ٹوری پارٹی کے حمایتیوں کے سامنے آنے والے کاموں کا خاکہ پیش کیا۔ اول لیبر حکومت کا احتساب کرنا اور "واضح منصوبہ" کے ساتھ حکومت میں دوبارہ لوٹنے کی تیاری کرنا۔

بیڈینوک نے مزید کہا کہ کنزرویٹو پارٹی کو ایماندار ہونے کی ضرورت ہے، اس حقیقت کے بارے میں کہ ہم نے کیا غلطیاں کیں۔ اس حقیقت کے بارے میں ایماندارانہ احتساب کرنا کہ ہم نے معیار کو کیوں گرنے دیا۔ مجموعی طور پر کنزرویٹو کے اصل مسائل تھے، موجودہ سیاسی منظر نامہ سے پارٹی کی گرفت کھونا، عوامی غصے میں اضافہ اور معیشت کو فروغ نہ دے پانا، جرائم اور امیگریشن کا بڑھنا اور عوامی زندگی میں گرتے ہوئے معیارات۔ اس کے ساتھ ہی BoJo اور Liz Truss کے دور اقتدار میں عوام کے غصے کا سامنا نہ کر پانا بھی ایک بڑی وجہ رہی۔ کیونکہ ان دونوں کو Brexit کے بعد برطانیہ کی تعمیر نو کے ایک مشکل کام کی ذمہ داری دی گئی تھی، اور یہ دونوں ہی ساتھ ہی رشی سناک بھی یہ کام ٹھیک سے انجام نہیں دے پائے۔

بیڈینوک، جسے اکثر تصادم سے لطف اندوز ہونے والے فرد کے طور پر بیان کیا جاتا ہے، انھیں قیادت کے لیے اپنی پارٹی کے ایسے قانون سازوں کی خاموش حمایت حاصل تھی جو کہ کنزرویٹو پارٹی کو دائیں جانب کی سیاست اپنانے پر زور دیتے آرہے ہیں۔ اور انھوں نے بہت سے موضوعات پر امریکی طرز کی ثقافتی جھڑپوں کا طریقہ کار اختیار کیا، جس سے کہ کنزرویٹو پارٹی کے نچلی سطح کے اراکین ان سے زیادہ متاثر ہوئے۔ کیونکہ وہ بھی عملاً دائیں بازو کی سیاست میں زیادہ یقین رکھنے لگے ہیں۔ اور یہ ایک ایسا سیاسی عمل ہے کہ جب بھی کسی ملک میں حکومت معیشت کو سنبھال نہیں پاتی ہے اور عوام کو فریب دینا چاہتی ہے تو وہ دائیں بازو کی سیاست کو فروغ دینے لگتے ہیں اور جسے عام آدمی پسند کرتا ہے۔ کیونکہ اس فریب میں دائیں بازو کے ساتھ ساتھ حب الوطنی کا پیغام بھی دیا جاتا ہے۔

دلچسپ بات یہ ہے کہ بیڈینوک کا موازنہ اکثر مارگریٹ تھیچر سے بھی کیا جاتا رہا ہے اور انھوں نے خود کہا ہے کہ وہ تھیچر کی "خود انحصاری، ذاتی ذمہ داری اور آزاد منڈیوں کی قدروں" کو صحیح مانتی ہیں۔ آئرن لیڈی کی طرح، بیڈینوک کو نڈر اور جنگجو بتایا جاتا ہے۔ وہ مانتی ہیں کہ قدامت پسندی بحران کا شکار ہے اور یہ کہ ان کی پارٹی کو اپنے اصولوں اور اقدار کو نظر انداز کرنے کے بعد "واپس ٹریک پر" آنا چاہیے۔ پھر بھی، ان دونوں کے درمیان موازنہ کافی متزلزل لگتا ہے۔

چارلس واکر، ایک سابق کنزرویٹو قانون ساز، جنہوں نے دلچسپی کے ساتھ بیڈینوک کے سیاسی عروج کی پیروی کی ہے، کا کہنا ہے کہ انہیں یقین نہیں ہے کہ وہ نئی تھیچر ہیں۔ "یہ صرف مضبوط خیالات رکھنے کے بارے میں نہیں ہے۔ مارگریٹ تھیچر نے اپنے خیالات کو فکری طور پر مضبوط کیا تھا اور وہ باعمل بھی تھیں، "جبکہ بیڈینوک نے ابھی تک ایسا کوئی کام نہیں کیا ہے۔

نیل فرگوسن، ہوور انسٹی ٹیوشن، سٹینفورڈ یونیورسٹی میں سینئر فیلو، اور بلومبرگ اوپینین کے کالم نگار کا خیال ہے کہ تھیچر کی طرح بیڈینوک بھی متوسط طبقے سے تعلق رکھتی ہیں اور پیشہ ور والدین کی بیٹی ہیں۔ تھیچر کی طرح، انھوں نے بھی یونیورسٹی میں ایک مشکل مضمون (کمپیوٹر سسٹم انجینئرنگ) کا مطالعہ کیا اور نجی شعبے کی حقیقی دنیا کا تجربہ کرنے کے بعد سیاسی زندگی میں قدم رکھا۔ اور اپنے تجربات کی بنیاد پر اپنا سیاسی کیریئر آگے بڑھایا اور محض دس سال کے عرصے میں ہی وہ کونسلر سے ایم پی بن گئیں۔

فرگوسن کا مزید کہنا ہے، "میرے نقطہ نظر سے سب سے بہتر، ان کا تاریخ کا احساس ہے۔ ان کتابوں میں سے ایک جس نے ان کی سوچ کو متاثر کیا ہے، وہ ہے ڈارون ایسیموگلو اور جم رابنسن کی وائی نیشنز فیل (Why Nations Fail)، جو اس بات کی نشاندہی کرتی ہے کہ 18ویں اور 19ویں صدی میں برطانیہ کا شاندار عروج آئینی رکاوٹوں اور قانون کی حکمرانی کی وجہ سے زیادہ ہے/ جیسا کہ اس نے کہا۔ نوآبادیات یا سفید سامراج یا استحقاق پر انحصار کرتا تھا۔ یہ نہ صرف برطانیہ کے ماضی کے بارے میں، بلکہ اس کے مستقبل کے بارے میں بھی ایک بنیادی دلیل ہے، جس کے مطابق برطانیہ تبھی خوشحال ہو گا جب ہم اپنی حکومت کو ان اصولوں کی طرف لوٹائیں گے جو بیڈینوک کو عزیز ہیں۔

مائیکل مرفی - لندن میں مقیم صحافی، ڈیلی ٹیلی گراف کے لیے لکھتے ہوئے رائے دیتے ہیں کہ تھیچر سے موازنہ ان کے ظاہر سے زیادہ مبہم ہو سکتا ہے۔ تھیچر "وقت کی حد سے زیادہ پابندی" اور تفصیل پر محتاط توجہ کے لیے جانی جاتی تھیں، جبکہ بیڈینوک مبینہ طور پر اکثر سرکاری میٹنگوں میں دیر سے پہنچتی ہیں اور وزارتی بریفنگ پڑھنے میں عدم دلچسپی رکھتی ہیں۔ یہ خصلتیں مستقبل میں کسی اہم سیاسی موڑ پر، انھیں خطرے میں ڈال سکتی ہیں۔ کنزرویٹو کی مسز تھیچر کے متبادل کی خواہش ہمیشہ برقرار رہی ہے اور کئی دہائیوں کے بعد، بیڈینوک کے پارٹی کے رہنما منتخب ہونے کے پیچھے انھی خواہشات اور خیالات کا اظہار ہوتا ہے۔ اس کے باوجود بیڈینوک نے اپنا قدامت پسندی کا برانڈ تیار کیا ہے جو زمانے کے مطابق ہے۔ مرفی نے مزید کہا کہ لیبر کی گرتی ہوئی مقبولیت بیڈینوک کو آگے بڑھنے کا موقع فراہم کر سکتی ہے۔

دریں اثنا، Badenoch کو JK Rowling جیسے لوگوں کی طرف سے خواتین کے حقوق کے لیے کھڑے ہونے میں ان کے "دماغ اور بہادری" کی بنیاد پر حمایت بھی حاصل ہوئی ہے۔ ہیری پوٹر کی مصنفہ اور مسز بیڈینوک دونوں نے صنفی نظریے کی کھل کر مخالفت کی ہے، بعد میں اپنی قیادت کی مہم کے دوران انھوں نے کہا تھا کہ بچہ ٹرانس نہیں ہوتا ہے وہ صرف لڑکا یا لڑکی ہی ہو سکتا ہے۔ جس طریقے سے بیڈینوک کا کنزرویٹو رہنما کے طور پر انتخاب عمل میں آیا ہے اس سے یقینی طور پر کہا جا سکتا ہے کہ بیڈینوک کنزرویٹو پارٹی کو بالکل ہی نئے طریقے سے ایک نئی سوچ کے ساتھ ایک نئی شکل دی سکتی ہیں جس سے کہ اس کی حالیہ شکستوں کو بھلانے میں مدد مل سکتی ہے۔

بیڈینوک کی موجودہ حکمت عملی نہ صرف اپنی پارٹی میں تبدیلی چاہتی ہے بلکہ اس میں لیبر پارٹی کے اراکین کو کنزرویٹو پارٹی میں شامل کرنے کے ساتھ ساتھ دائیں بازو کی پاپولسٹ ریفارم یو کے پارٹی بھی ہے جس کی قیادت تجربہ کار بریگزٹ مہم چلانے والے نائجل فاریج کرتے ہیں، جس کی اپیل نے جولائی کے انتخابات میں روایتی کنزرویٹو ووٹروں کو اپنے مقصد کی طرف راغب کیا۔ لیکن 44 سالہ بیڈینوک کے تحت بائیں جانب جھکاؤ والے اور زیادہ اعتدال پسند گروپ کو کنزرویٹو پارٹی سے الگ کر سکتا ہے۔

تاہم وہ کہتی ہیں کہ سابق وزرائے اعظم جیسے سنک اور بورس جانسن کی انتظامیہ نے ان اصولوں کو ایک ایسے نقطہ نظر کے حق میں چھوڑ دیا جس کا مطلب یہ تھا کہ پارٹی کہتی کچھ اور ہے اور کرتی کچھ اور ہے۔ جس کی وجہ سے اکثر کنزرویٹو حمایتی اراکان پارٹی سے بدظن ہوتے جا رہے تھے۔ بیڈینوک کو اپنے منفی تبصروں پر شدید ردِ عمل کا سامنا بھی کرنا پڑا ہے جیسے کہ جب انہوں نے کہا کہ پانچ سے دس فیصد سرکاری ملازمین کام چور ہیں۔ یا ان کا یہ تبصرہ کہ زچگی کی چھٹیوں کے دوران خواتین کو بہت زیادہ تنخواہ ملتی ہے اور لوگوں کو زیادہ ذاتی ذمہ داری کا استعمال کرنا چاہئے، نے بھی ان کے لیے مشکلیں پیدا کیں۔

اگرچہ کچھ لوگ اس طرح کے خیالات کو ایک مسئلہ کے طور پر دیکھ سکتے ہیں، لیکن بیڈینوک اپنی سیدھی بات چیت کو ایک اثاثہ کے طور پر دیکھتی ہیں، اور ان کا کہنا ہے کہ وہ عام سیاست دانوں سے مختلف نظریہ اپناتی ہیں اور اسی کی وجہ سے وہ اب تک کامیاب ہوئی ہیں، اور انھوں نے وہ حاصل کیا جو وہ حاصل کرنا چاہتی تھیں۔ اور اب ان کا ہدف ایک مرتبہ پھر کنزرویٹو پارٹی کو برسر اقتدار لانا رہے گا۔ ☆☆☆

(رابطہ کے لیے: www.asadmirza.in)

# ہند۔کناڈا تعلقات میں تلخی؟

پروفیسر مشتاق احمد

ہندوستان کی آزادی کے بعد سے پوری دنیا میں ہندوستان کی خارجہ پالیسی ایک مثالی حیثیت کی حامل رہی ہے اور بالخصوص اپنی غیر جانب دارانہ پالیسی کی وجہ سے عالمی برادری کو وطن عزیز ہندوستان ہمیشہ اپنا گرویدہ بنائے رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دوسری جنگِ عظیم کے بعد بھی جتنی عالمی تنظیمیں بنی ہیں اس میں آزادی کے فوراً بعد ہندوستان کی شمولیت ہوئی اور دنیا کے تمام بین الاقوامی سیاسی پلیٹ فارم پر ہندوستان نے اپنی موجودگی کا احساس کرایا۔ مگر حالیہ برسوں میں بین الاقوامی سطح پر ہماری خارجہ پالیسی قدرے ناکام ثابت ہو رہی ہے۔ گرچہ ہمارے وزیر خارجہ اور وزیر اعظم مودی جی کا دعویٰ ہے کہ ان کی حکومت میں پوری دنیا میں ہندوستان کی ساکھ بڑھی ہے۔ مگر تلخ حقیقت ہے کہ ہمارے تمام پڑوسی ممالک سے ہمارے رشتے خراب ہوئے ہیں۔ پاکستان سے خراب ہونے کی وجہ تو سمجھ میں آتی ہے کہ پاکستان نے ہمارے ملک کے ساتھ ہمیشہ دھوکہ کیا ہے اور دہشت گردی کو بڑھایا ہے ورنہ اٹل بہاری واجپئی بطور وزیر اعظم اس بات کے لئے کوشاں تھے کہ پاکستان سے ہند کے تعلقات خوشگوار ہوں اور اس لئے انہوں نے امن وفد کے ساتھ پاکستان کا دورہ بھی کیا مگر پاکستان نے ہندوستان کے ساتھ کیا کیا وہ سب جگ ظاہر ہے کہ کارگل کی جنگ نے ہمارے وزیر اعظم اٹل بہاری واجپئی کے خواب کو چکنا چور کر دیا اور اس کے اثرات آج تک نمایاں ہیں۔ مگر بنگلہ دیش، نیپال، مالدیپ اور سری لنکا کے ساتھ بھوٹان بھی ہمارے اثر سے دور ہو گیا ہے جو ہمارے لئے فکر مندی کی بات ہے۔

سب سے خطرناک صورتحال اب پیدا ہوئی ہے کہ کناڈا نے ہمارے وزیر داخلہ امیت شاہ پر ایک سنگین الزام عائد کیا ہے کہ ہرجیت سنگھ نجر کے قتل میں مبینہ طور پر ان کا ہاتھ ہے اور سب سے افسوس ناک اور تشویشناک حالت پیدا ہو گئی ہے کہ امریکہ نے کناڈا کے موقف پر صرف یہ کہہ کر اپنا دامن صاف کر لیا ہے کہ اس کی نظر میں یہ مسئلہ فکر مندی کا باعث ہے۔ غرض کہ امریکہ نے کناڈا کے بیان کی نہ مذمت کی ہے اور نہ ہی اسے رد کیا ہے جو ہندوستان کی خارجہ پالیسی کے لئے بڑا خسارہ ہے۔

واضح ہو کہ گزشتہ ایک سال سے کناڈا کے وزیر اعظم جسٹن ٹوڈو نجر کے قتل کے واردات میں ہندوستان کو کٹھرے میں کھڑا کرتا رہا ہے اور اب جب لندن پوسٹ اخبار نے وزیر داخلہ امیت شاہ کو اس معاملے میں ملوث کر دیا ہے تو ہندوستان کے لئے ایک بڑا مسئلہ کھڑا ہو گیا ہے کہ وہ کس طرح امیت شاہ کو بچائے اور اپنی خارجہ پالیسی کو مستحکم کرے۔ کیوں کہ آزادی کے بعد سے اب تک کسی بھی وزیر داخلہ پر اتنا سنگین الزام عائد نہیں ہوا تھا اور عالمی سطح پر ہمارے ملک کی ایسی بدنامی نہیں ہوئی تھی۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ کناڈا میں سکھ برادری کی بڑی تعداد ہے اور وہاں کی سیاست کو اثر انداز کرتی ہے مگر اس وقت امریکہ نے جس طرح کی سیاست کی ہے وہ ہمارے لئے فکر مندی کی بات ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ ہم نے کناڈا سے سفارتی رشتے منقطع کر کے ایک پیغام دیا ہے کہ ہندوستان اس مسئلہ پر سنجیدہ ہے اور کناڈا کے مبینہ الزام کو خارج کرتا ہے۔ لیکن جس طرح کناڈا امیت شاہ کو اس قتل کیس میں گھسیٹ رہا ہے اور بین الاقوامی سطح پر اپنی بات دہرا رہا ہے اس سے تو اب شک پیدا ہو رہا ہے کہ کہیں عالمی سطح پر ہندوستان کے خلاف کوئی سازش تو نہیں ہو رہی ہے۔ ایک بڑا سوال تو یہ بھی ہے کہ کناڈا کو ہمارے ملک کے محکمہ خارجہ کے اندر کی پل پل کی خبر کون دے رہا ہے۔ دوسرا سوال یہ ہے کہ مودی جی امریکہ کو اپنا سب سے بڑا دوست کہتے ہیں تو وہ کناڈا کے ساتھ کیوں کھڑا ہے۔ اس پر بھی غور کرنے کی ضرورت ہے اور امیت شاہ کو بھی یہ بات سمجھنی ہو گی کہ ان کی پالیسی کی وجہ سے آج ملک کی خاجہ پالیسی پر سوالیہ نشان لگا ہے اور اس کا اثر ملک کی سیاست پر بھی پڑے گا۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ مودی جی اس سنکٹ سے شاہ کو کس طرح نکالتے ہیں اور ملک کی ساکھ کو بچا پاتے ہیں کہ ان کے لئے یہ ایک بڑی آزمائش ہے۔

خوش آئند بات یہ ہے کہ برکس کے سربراہ اجلاس میں روس میں وزیر اعظم مودی اور چینی سربراہ شی کی ملاقات ہوئی ہے اور دونوں ملکوں کے تعلقات معمول پر آرہے ہیں۔ اس سے پہلے مالدیپ کے وزیر اعظم معیزو کے دورۂ ہند سے یہ اشارہ ملا کہ مالدیپ سے بھی تعلقات بہتر ہوں گے مگر دنیا کے بدلتے حالات کے مدنظر ہر قدم احتیاط سے اٹھانا ہو گا، یہ سمجھنا ہو گا کہ کوئی ملک دوستی کی آڑ میں کھیل تو نہیں کر رہا ہے۔ اب جب کہ امریکہ میں ڈونالڈ ٹرمپ دوبارہ صدارتی انتخاب جیت گئے ہیں اور دو ماہ بعد وہ پھر امریکہ کے صدر کے طور پر حلف لیں گے۔ وزیر اعظم نریندر مودی یہ دعویٰ کرتے رہے ہیں کہ ٹرمپ ان کے بہت اچھے دوست ہیں اور ظاہر ہے کہ ماضی میں ٹرمپ کے دورِ اقتدار میں وزیر اعظم مودی کا امریکہ میں جس طرح والہانہ استقبال ہوا تھا اور اس کے بعد ہند امریکہ تعلقات کے سازگار ہونے کی دہائی دی جا رہی تھی لیکن حقیقت یہ ہے کہ امریکہ میں صدر کے عہدے پر کوئی بھی ہو وہ امریکہ کے مفاد کو بالاتر رکھتے ہیں اور خود کو دنیا میں سوپر پاور کے طور پر جگہ بنائے رکھنے کے لئے ہر وہ کوشش کرتا ہے جو اس کے حق میں ہو۔ مگر ہم خوش فہمی کے شکار ہو جاتے ہیں کہ امریکہ ہمارے لئے نرم گوشہ رکھتا ہے اور اس کا فائدہ ملے گا۔ جب کہ سچائی یہ ہے کہ اس وقت امریکہ اور روس دونوں سے کہیں زیادہ چین اپنے سیاسی اثرات کا دائرہ بڑھانا چاہ رہا ہے اور یہ بات امریکہ کو بھی اچھی طرح معلوم ہے اور شاید اس لئے امریکہ بھی چین کے ساتھ اپنے تعلقات کی راہوں کو ہموار کر رہا ہے اور اپنا ہر ایک قدم پھونک پھونک کر اٹھا رہا ہے کیوں کہ روس کے رشتے چین سے گہرے ہوئے ہیں۔ ان دنوں روس۔ یوکرین جنگ کو لے کر بھی دنیا الگ الگ خیموں میں تقسیم ہے۔ ایسے وقت میں ہندوستان کو عالمی سیاست کے تناظر میں اپنی خارجہ پالیسی طے کرنی ہو گی اور پل پل بدلتی عالمی سیاست پر گہری نگاہ رکھنی ہو گی۔ بالخصوص چین کے ساتھ تعلقات بہتر ہو یہ پہل قابلِ خیر مقدم ضرور ہے لیکن چین پر آنکھ بند کر کے بھروسہ کرنے کا مطلب ہو گا کہ ہم روس اور امریکہ دونوں کے دباؤ میں ہیں اس لئے زمینی حقیقت سے نہ صرف واقف ہونے کی ضرورت ہے بلکہ عالمی سیاست کے تناظر میں لائحہ عمل بھی تیار کرنا ہے۔ بالخصوص ہند اور کناڈا کے تعلقات میں جو کشیدگی پیدا ہوئی ہے اور سفارتی نظام اثر انداز ہوا ہے اس تلخی کو دور کرنے کے لئے کوئی ٹھوس پہل کرنی ہو گی کیوں کہ کناڈا میں بڑی تعداد میں ہندوستانی رہتے ہیں اور اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے والے طلبا بھی حالیہ برسوں میں کناڈا کا رخ کرتے رہے ہیں اس لئے اگر یہ تلخی برقرار رہی تو ہندوستان سے جانے والے طلبا کے لئے بھی پریشانی بڑھے گی۔ میرے خیال میں پوری دنیا میں اس وقت جس طرح خارجہ پالیسی میں تبدیلی ہو رہی ہے اس کے مطابق ہندوستان کو بھی اپنی خارجہ پالیسی کو مستحکم کرنے کے لئے نئے ویژن کے ساتھ یقیں محکم کی بھی ضرورت ہے۔

موبائل: 9431414586
ای میل: rm.meezan@gmail.com

# خواتین کی عصمت کے تحفظ کیلئے اتر پردیش ویمنس کمیشن کی تجاویز خوش آئند

**اگر یہی بات کسی مدرسہ یا اسلامی ملک سے کہی گئی ہوتی تو گودی میڈیا آسمان سر پر اٹھالیتا**

عبدالغفار صدیقی

"ریاست اتر پردیش میں ویمنس کمیشن نے خواتین کو "بیڈ ٹچ" سے روکنے کے لیے ایک تجویز پیش کی ہے۔ اس تجویز کے مطابق مرد ٹیلرس کو خواتین کے کپڑوں کا ناپ لینے کی اجازت نہیں دی جانی چاہیے اور نہ ہی مرد باربروں کو خواتین کے بال کاٹنے چاہیے۔ صدر ویمنس کمیشن ببیتا چوہان نے کمیشن کے اجلاس میں یہ تجویز رکھی جس کی دیگر ارکان نے حمایت کی۔ 28 اکتوبر کو ویمنس کمیشن کا ایک اجلاس منعقد ہوا تھا جس میں کئی تجاویز پیش کی گئیں جن میں مرد ٹیلر کی جانب سے خواتین کا ناپ لینے اور کپڑوں کی سلوائی کی اجازت نہ دینے اور ٹیلر و باربر شاپ پر سی سی ٹی وی کیمرے لگانے کی تجویز کو منظوری دی گئی ہے۔ علاوہ ازیں جم اور یوگا سنٹرس میں بھی مرد ٹریننگ نہیں دے سکیں گے۔ ابھی فی الحال یہ صرف ایک تجویز ہے لیکن بعد میں قانون بن سکتا ہے۔" یہ خبر اردو، ہندی کے مختلف اخبارات میں شائع ہوئی ہے۔ البتہ سوشل میڈیا، یوٹیوب چینلس اور ٹی وی چینل پر کم ہی نظر آئی۔ خواتین سے متعلق ہر موضوع پر مباحثہ کرنے والے چینلس خاموش ہیں۔ اس تجویز میں انھیں خواتین کی آزادی خطرے میں دکھائی نہیں دے رہی ہے۔ نہ انھیں اس میں کسی قسم کی طالبانی بو محسوس ہو رہی ہے۔ کرناٹک میں حجاب کا معاملہ ہو یا دارالعلوم دیوبند میں خواتین کے داخلہ کا معاملہ، گودی میڈیا اور خواتین کی آزادی کا دم بھرنے والے آسمان سر پر اٹھا لیتے ہیں۔ اس کی آڑ میں اسلام اور مسلمانوں کو طعن وتشنیع کا نشانہ بنایا جاتا ہے۔ مسلمان خواتین کی آزادی کی مہم چلائی جاتی ہے۔ جس کی قیادت خود ہمارے وزیر اعظم فرماتے ہیں۔ لیکن اتر پردیش ویمنس کمیشن کی تجویز پر زبانیں گنگ ہیں۔ اس لیے کہ یہ تجویز جس ریاست سے آئی ہے وہاں ایک سنسکاری سرکار ہے۔ میں تہہ دل سے اس تجویز کا خیر مقدم کرتا ہوں اور چاہتا ہوں کہ اس کو جلد از جلد قانونی شکل دی جائے۔

انسان کی فطرت میں شرم وحیاء کا مادہ ودیعت کیا گیا ہے۔ اسی کے ساتھ مرد وخواتین میں ایک دوسرے کے لیے کشش کا عنصر موجود ہے۔ کشش کا یہ عنصر انسان کو غیر اخلاقی حدود تک لے جاتا ہے۔ جہاں انسان حیوان بن جاتا ہے اور پھر وہی کچھ ہوتا ہے جس کے اندیشہ کے پیش نظر اتر پردیش ویمنس کمیشن نے تجاویز پیش کی ہیں۔ خواتین کے ساتھ جنسی زیادتیوں کے واقعات میں آئے دن اضافہ ہو رہا ہے۔ کوئی دن ایسا نہیں جاتا جب کسی بنت حوا کی عصمت دری کا واقعہ نہ ہوتا ہو۔ اسکول، کالج، اسپتال، سفر، کونسی جگہ ایسی ہے جہاں خواتین محفوظ ہیں۔ یہاں تک کہ مذہبی آشرم تک میں ان کی عزت لوٹ لی جاتی ہے، جس کے جرم میں نہ جانے کتنے آشارام جیل میں بند ہیں اور کتنے آزاد گھوم رہے ہیں۔

اتر پردیش ویمنس کمیشن کی مذکورہ تجویز انسانی فطرت کی رجوع کی جانب پہلا قدم ہے۔ خواتین کو صرف مرد ٹیلروں، مرد باربروں اور مرد جم انسٹرکٹروں سے ہی خطرہ نہیں ہے بلکہ انھیں انسانوں کی جان بچانے والے ڈاکٹروں، انسانیت کا درس دینے والے معلموں اور خدا کی طرف بلانے والے مبلغوں سے بھی ہے، انھیں مارکیٹ میں تاجروں، تھانے میں پولس کانسٹیبلوں، بسوں میں کنڈکٹر اور ڈرائیوروں یہاں تک کہ راہ چلتے بھکاریوں سے بھی خطرہ ہے۔ اس لیے کہ سرائے کالے خاں دہلی میں ایک لڑکی کے ساتھ زنا بالجبر کرنے والوں میں ایک کباڑی، ایک بھکاری جو پیروں سے معذور تھا اور ایک آٹو ڈرائیور شامل تھا، یہ حادثہ دس یا گیارہ اکتوبر 2024 کا ہے۔ ایسے میں ضروری ہے کہ اتر پردیش ویمنس کمیشن کی تجویز پر عمل کیا جائے اور اس کا دائرہ وسیع کیا جائے اور اختلاط مرد وزن کے مواقع محدود کیے جائیں۔ خواتین کے اسکول کالج الگ الگ قائم ہوں، ان کے اسپتال الگ ہوں۔

ملک کے موجودہ حالات کے تناظر میں خواتین کو بھی اپنا احتساب کرنا چاہئے۔ انھیں اپنی ساخت اور تخلیق پر غور کرنا چاہئے۔ اللہ نے انھیں جو حسن اور خوب صورتی عطا کی ہے سر بازار اس کی نمائش نہیں کرنا چاہئے۔ اجنبی مردوں کے ساتھ دوستی کرنا، ان کے ساتھ کلبوں میں جانا اور دیر رات تک ان کے ساتھ رہنا خود دعوت گناہ دینا ہے۔ آج ہماری بیٹیاں جس لباس میں اسکول، کالج یا آفس جا رہی ہیں، پراچین بھارت کی سبھیتا اس کی قطعاً اجازت نہیں دیتی۔ ماؤں کے سر پر دوپٹہ ہوتا ہے، وہ برقعہ یا حجاب میں ہوتی ہیں اور ان کی بیٹی منداکنی اور ہیما مالینی کی صورت بنا کر گھر سے نکلتی ہے۔

لڑکیوں کی عصمت دری یا عصمت فروشی کے لیے والدین بھی کم ذمہ دار نہیں ہیں۔ ان کی جوان بیٹی ان کی آنکھوں کے سامنے سب کچھ کرتی ہے مگر ان کو نظر نہیں آتا۔ ان کے گھر میں جوان لڑکوں کی آمد ورفت ہوتی ہے، ان کی لڑکیاں دیر رات تک دوستوں سے چیٹ کرتی ہیں، کزنس ایک دوسرے کے ساتھ غل گپاڑہ مچاتے ہیں، لیکن وہ آنکھ بند کر کے رام نام میں مصروف رہتے ہیں۔ شیطان ان کی گھر کی عزت تار تار کر رہا ہوتا ہے اور ان کے ہاتھ میں لاٹھی ڈنڈے کے بجائے تسبیح کی مالا ہوتی ہے۔

یوں تو سبھی مذاہب میں عورت کو عزت واحترام دیا گیا ہے۔ البتہ تحریف شدہ مذاہب سے درست اور صحیح معلومات اخذ کرنا بہت مشکل ہے۔ اسلام اس ذیل میں بہت مستحکم تعلیمات دیتا ہے جو ایک ایسا معاشرہ تشکیل دیتی ہیں، جہاں عورت کی جانب بری نیت سے دیکھنا بھی گناہ ہے۔ حالانکہ کوئی بھی انسانی معاشرہ کلی طور پر اس معیار کو نہیں پہنچ سکتا جہاں کسی گناہ کا صدور ممکن ہی نہ ہو۔ اس کے باوجود اکیسویں صدی کے ماڈرن زمانے میں جب مغرب نے عورت کو بنام آزادی جنس بازار بنا دیا ہے اور وہ کہیں محفوظ نہیں ہے، اسلام کا دامن رحمت اس کا محافظ ہے۔ خواتین بمقابلہ مغربی ممالک اور ان کی نقالی کرنے والوں کے مسلم ممالک میں زیادہ محفوظ ہیں۔ طالبان کو عورت کا دشمن کہنے والے ذرا افغانستان میں طالبان حکومت کے دوران عورت کے خلاف جرائم کا ریکارڈ چیک کریں انھیں زمین وآسمان کا فرق نظر آئے گا۔

اتر پردیش خواتین کمیشن نے جن تین پروفیشنس کا ذکر کیا ہے اگر غور کیا جائے تو ان کو استعمال کرنے والی خواتین کی تعداد ملک میں شاید دو فیصد بھی نہ ہو۔ عام طور پر خواتین اپنے کپڑے خود سیتی ہیں، یا کسی خاتون سے سلواتی ہیں، دوسری بات یہ کہ خواتین کو کپڑوں کا ناپ اس طرح شاذ ونادر ہی دینا پڑتا ہے جس طرح مرد دیتے ہیں، خواتین اپنا سلا ہوا لباس ناپ کے لیے استعمال کرتی ہیں۔ یہی صورت حال جم کی ہے۔ جم کلچر حالانکہ اب دیہات تک پہنچ گیا ہے۔ اس کے باوجود صرف بڑے شہروں کی خواتین ہی جم کا رخ کرتی ہیں۔ یہ وہ خواتین ہیں جو اپنے گھر کا کام کرنا پسند نہیں کرتیں لیکن اپنی صحت بنانے کے لیے جم جانا پسند کرتی ہیں۔ اگر وہ گھر کے کام کاج کریں اور گھر میں ہی ہلکی پھلکی ورزش کریں تو جم جانے کی ضرورت نہیں رہے گی۔ جہاں تک مرد باربروں کا سوال ہے تو یہ کلچر بھی میٹروپولٹین شہروں تک محدود ہے۔ اس کے علاوہ خواتین سیلون اور بیوٹی پارلر جگہ جگہ کھل گئے ہیں۔ یہ پہلو بھی غور طلب ہے کہ شہروں کے مقابلہ گاؤں میں خواتین کی آبرو زیادہ محفوظ ہے۔ اسی طرح تعلیم یافتہ اور مال دار خواتین کے ساتھ چھیڑ چھاڑ اور عصمت دری کے واقعات زیادہ رونما ہوتے ہیں۔ ان پڑھ اور غریب بیٹیاں اپنی ناموس کے ساتھ والدین کی عزت کا بھی خیال رکھتی ہیں۔

اسلام ایک ایسے معاشرہ کی تشکیل کرتا ہے جہاں خوف خدا پایا جاتا ہو۔ جہاں مرد وخواتین اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنا عبادت سمجھتے ہوں۔ اسی کے ساتھ اسلام مرد وخواتین کو غض بصر کی تعلیم دیتا ہے۔ اسلام یہ بھی ہدایت دیتا ہے کہ غیر محرم ایک دوسرے کے ساتھ تنہا نہ رہیں، اسی کے پیش نظر تنہا سفر کرنے میں احتیاط برتنے کی ہدایت ہے۔ بلا وجہ گھر سے باہر نکلنے اور بازاروں اور پارکوں میں سیر سپاٹا کرنے کو بھی اسلام میں ناپسندیدہ قرار دیا گیا ہے۔ اسلام بلوغ کے فوراً بعد شادی کا حکم بھی عصمت کے تحفظ کی خاطر دیتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام خواتین کو صرف ان شعبوں میں کام کرنے کی اجازت دیتا ہے جہاں ان کی موجودگی ضروری اور لازمی ہے۔ معاشی سرگرمیوں میں اسی حد تک ان کی شمولیت پسندیدہ ہے جس حد تک وہ خود محفوظ رہیں، اس کے بجائے اسلام معاش کی ذمہ داری مردوں کے کاندھوں پر ڈالتا ہے۔ حصول علم کے سلسلہ میں اسلام خواتین پر کوئی پابندی نہیں لگاتا لیکن اس کے نزدیک علم سے زیادہ عورت کی عزت وناموس بیش قیمتی ہے۔ عورت کے احترام اور عزت کی حفاظت کے مقصد کے لیے ہی اسلام جنسی جرائم پر سخت سزاؤں کا اہتمام کرتا ہے۔ جس کو مغربی دنیا دہشت گردی اور انتہا پسندی سے تعبیر کرتی ہے۔ اسلام پر اعتراض کرنے والوں کو کھلے ذہن کے ساتھ اسلام کا مطالعہ کرنا چاہئے۔ ہر مرد کو یہ سوچنا چاہئے کہ جس طرح وہ کسی بہن بیٹی کی عزت پر نگاہ غلط ڈالنے کا ارادہ کر رہا ہے اسی طرح کوئی دوسرا شخص اس کی اپنی بہن بیٹی کی طرف دیکھتا ہو گا۔ حکومت کو چاہئے کہ وہ خواتین کے اصل مسائل کو سمجھے، انھیں تحفظ فراہم کرے، ایسے تمام اداروں اور ایکٹیوٹیز پر پابندی لگائے جہاں بے حیائی و بے شرمی اور فحاشی وگناہ کا ارتکاب ممکن ہو۔ عورت کا اصل جوہر اس کی عزت وآبرو ہی ہے، اگر وہی باقی نہیں رہی تو پھر اس کا وجود ہی بے معنی ہے۔ ☆

9897565066

مضمون ومراسلہ نگار کی آراء سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں

مالک، پبلشر، پرنٹر وایڈیٹر تقدیس فاطمہ رضوی نے گروپ 5 پبلی کیشن 55 بی۔ وزیر حسن روڈ، لکھنؤ سے چھپوا کر پہلی منزل مسجد نور محل ساکیت پلی نرہی، لکھنؤ سے شائع کیا۔ ریزیڈنٹ ایڈیٹر: ڈاکٹر ہارون رشید
Proprietor, Publisher, Printer and Editor, Taqdees Fatima Rizvi printed at Group 5 Publication, 55B, Wazir Hasan Road, Lucknow, and published from Masjid Noor Mahal, First Floor, Saket Palli Narhi, Lucknow. , Resident Editor: Dr. Haroon Rasheed, avadhnama@gmail.com, Ph:0522-3506829, 9335135181

طنز و مزاح

# الو کی آڑ میں

تقدیس نقوی

الو ایک ایسا معصوم اور مظلوم پرندہ ہے جو اس حقیقت سے بے خبر رہتا ہے کہ اس کے نام کی آڑ میں لوگ ایک دوسرے کو الو بنا کر اپنا الو سیدھا کرتے رہتے ہیں۔ دیکھا جائے تو انسان الو کو اتنا الو نہیں سمجھتا جتنا اپنی انسانی برادری کو الو سمجھتا ہے۔ البتہ الو کی آڑ لے کر اپنا الو سیدھا کرنا کسی سیدھے آدمی کا کام نہیں۔ اپنا الو سیدھا کرنے کے لئے ٹیڑھا ہونا ضروری ہے۔ کسی کو الو بنانے میں الو کا کچھ لینا دینا نہیں ہوتا۔ وہ تو بے چارا بس الو بنا بیٹھا رہ جاتا ہے۔ پھر بھی ساری پرند برادری میں الو جیسا دوسرا کوئی پرند نہیں جو انسانوں میں اتنا مقبول ہو۔ انسان کی روزمرہ کی گفتگو میں الو کے نام جیسا کوئی دوسرا نام نہیں ملتا جو اتنا زبان زد عام ہو اور بڑی روانی سے بولا جاتا ہو۔ احمق یا چغد جیسے جارحانہ الفاظ سے کسی کو سرعام مخاطب کر کے مصیبت مول لینے سے بہتر اس کے متبادل کے طور پر الو کی اصطلاح کا کھلے عام استعمال بے ضرر اور زود اثر مانا جاتا ہے۔ اگر کسی غضبناک انسان کو اپنے غصے کے موثر اظہار کے لئے کوئی بھاری بھرکم گالی سر دست نہ سوجھ پائے یا دل کمزور ہو تو وہ وقتی طور سے الو کے نام سے کام چلا سکتا ہے۔ الو کی جائز اور ناجائز اولاد کو پٹھا کہتے ہیں۔ والد اور فرزند کے ناموں کو اصطلاحاً استعمال کرنے کے محل وقوع بھی فرق ہوتے ہیں۔ الو بننے والے کو بنانے والا بظاہر شیریں اور ہمدردانہ لہجہ میں مخاطب کرتا ہے جبکہ الو کے پٹھے کا اعزاز عطا کرتے وقت عموماً غضبناک لہجہ استعمال کرنا کارگر مانا جاتا ہے۔ البتہ شدید غصہ کے اظہار کے لئے کچھ لوگ الو کے فرزند کا سہارا لیتے ہیں۔ ماہران اخلاقیات کا خیال ہے کہ ایسی صورت حال میں بھی الو کو براہ راست مخاطب کرنے کے بجائے الو کا پٹھا٪ کہہ کر الو کی تربیت میں نقص کی جانب اشارہ کرنا بھی شائستگی کی علامت ہے۔ اس انداز تخاطب سے مخاطب کی ولدیت محفوظ رکھی جاسکتی ہے۔

کبھی کبھی الو کی اصطلاح کو نرم اور سبک لہجے میں استعمال کرنے پر مخاطب کو بے انتہا پیار اور انسیت کا گماں ہونے لگتا ہے۔

گو کہ الو دیکھنے میں ایک بہت مختی اور چھوٹا سا پرندہ ہے مگر یہ بڑے بڑے لوگوں کے آڑے وقت میں بہت کام آتا ہے۔ دیکھا جائے تو الو ایک ایسا اے ٹی ایم کارڈ ہے جس کے سہارے کسی بھی انسانی مشین سے کہیں بھی پیسہ اینٹھا جاسکتا ہے۔ لوگ الو کی آڑ میں کروڑوں کماتے ہیں مگر اس کی ذرا سی ہوا الو کو لگنے نہیں دیتے۔ دور حاضر میں ہر انسان کی کامیاب زندگی گزارنے کی صلاحیت کو جانچنے کا صحیح پیمانہ اسکے دوسروں کو الو بنانے کی مہارت ہر ہوتا ہے۔

یوں تو ہر کاروبار کی کامیابی کا انحصار اپنا الو سیدھا کرنے کے لئے کسی کو الو بنانے کی مہارت وصلاحیت پر ہوتا ہے مگر اس فن کی شیر بازار میں کاروبار کرنے کی اشد ضرورت ہوتی ہے جس کے بغیر کسی کا شیر بازار میں قائم رہنا ممکن نہیں ہوتا۔ اسی الو بنانے کے کاروبار کے گر باقاعدہ بڑے بڑے عالمی اداروں اور مینجمنٹ اکاڈمیز میں سکھائے جاتے ہیں۔ الو بنانے کے کاروبار کی بنیاد ایسے اصول پر ہوتی ہے جہاں کاروبار کسی ایسی بے قیمت معمولی چیز سے شروع کر کے اسے مختصر مدت میں خریداروں کی نظروں میں بیش قیمت بنادیا جاتا ہے جیسے چاند پر پلاٹ بیچنے کا کاروبار وغیرہ۔

الو بے چارا تو عالم غربت میں خرابوں اور ویرانوں میں دانہ دنکا چگ کر اپنا گزارا کرتا ہے اور آبادیوں میں اس کے نام پر لوگ عیش کرتے پھرتے ہیں۔ یہ ایسا واحد نیک طینت پرند ہے جو جنت میں ہدہد سے بھی پہلے بھیجا جائیگا کیونکہ وہ انسانوں کی بداعمالیوں کے سارے الزام خاموشی سے اپنے سر لے لیتا ہے۔ ہر کامیاب انسان کی کامیابی اور ترقی کے پیچھے ایک الو کارفرما ہوتا ہے کیونکہ ہر ناکامی کا سہرا اس کے سر باندھا جاتا ہے۔ عام دفاتر میں اس الو برادری کو سیڑھی بنا کر بہچلا کے سینئر آفیسر ترقی کی منزلیں سر کرتے ہیں۔ دیکھا جائے تو ہر انسان میں ایک چھوٹا موٹا الو چھپا ہوتا ہے جو دوسروں کی برائیوں کو اپنے سر لے لیتا ہے۔ اگر غور سے دیکھیں تو ایسے الوزدہ لوگ آپ کو آپ کے اردگرد ہی نظر آجائیں گے۔ اس لئے الو بننے اور بنانے میں صرف ایک الو برابر ہی فرق ہوتا ہے۔ کچھ لوگ موقعہ سے فائدہ اٹھانے کی خاطر جان بوجھ کر الو بننا پسند کرتے ہیں۔ جان بوجھ کر کسی سے الو بننا بھی ایک ہنر ہے جس کے بڑے فوائد ہیں۔

پہلا فائدہ تو یہ ہے کہ اس طرح ایک گمنام شخص کو مفت میں توجہ اور مقبولیت حاصل ہو جاتی ہے۔ دو کجان بوجھ کر الو بن جانے کے عوض میں عوام کی ہمدردیاں بھی بٹوری جاسکتی ہیں۔ امراء اور نوابین کی مجالس میں ایسے الوگزیدہ حضرات مصاحبین کی اولین صف میں جگہ پاتے تھے اور الو بن کر اپنا الو سیدھا کرتے تھے۔ اس قبیل کے لوگوں میں شوہر سر فہرست سمجھے جاتے ہیں۔ شوہر کے جان بوجھ کر الو بننے کا عمل شادی کے روز سے ہی شروع ہو جاتا ہے۔ دولہا کے سامنے جب بیوٹی پارلر سے ریپائر کلکلر اکرائی گئی دلہن لائی جاتی ہے تب اس کی سمجھ میں آتا ہے کہ آج کل مارکیٹ میں پروڈکٹ سے زیادہ پیکنگ کی قیمت کیوں زیادہ ہوتی ہے جو کسی بھی چالاک ترین شخص کو الو بنانے میں بڑی کارگر ثابت ہوتی ہے۔ ایسے ہی ایک دولہا نے شادی کے دوسرے دن جب گھر کے صحن میں ایک اجنبی خاتون کو اپنی نئی نویلی دلہن کے کنگن پہنے گھومتے دیکھا تو اپنی ماں سے شکایتاً کہا:

"اماں یہ گھر کی نئی بائی چور ہے کیونکہ نئی دلہن کے کنگن پہنے گھوم رہی ہے۔"

تب اماں کو یہ راز منکشف کرنا پڑا کہ وہ کوئی بائی وائی نہیں ہے تمہاری دلہن ہی ہے۔ بس پارلر کی ساری محنت پر پانی پھیر کر آرہی ہے۔

جان بوجھ کر الو بننے کی ایسی سزا ملنگید دولہا کو بھی اندازہ نہیں ہوتا۔ مگر شوہر کے پاس اس کے سوا اور کوئی چارا بھی نہیں کہ وہ جان بوجھ کر اسی طرح زندگی بھر الو بنتا رہے۔ اسی کے سہارے اس کی باقی ماندہ زندگی کسی طرح سکون سے کٹ جاتی ہے بھلے ہی سکون کی نوعیت مختلف ہو۔ ہمارے آفس میں لقمان صاحب ایک آفیسر تھے۔ بڑے وضعدار، خوش گفتار و خوش لباس۔ بس چلتے ہوئے اپنا بایاں پاوں دباتے تھے۔ یوں لگتا تھا جیسے پاوں میں کچھ تکلیف ہو۔ ان کی اس کیفیت کے بارے میں استفسار کرنے پر یہ حیران کن راز منکشف ہوا کہ وہ ہمیشہ بائیں پاوں میں اپنے سائز سے ایک نمبر کم کا جوتا پہنتے ہیں جس کے باعث وہ پاوں دبا کر چلتے تھے۔ ایک بار دوران گفتگو ان سے خود کو اس خود ساز اذیت پہنچانے کی وجہ دریافت کرنے کی کوشش کی تو انہوں نے سرگوشی کے انداز میں جو وجہ بتائی وہ اور بھی حیران کن تھی۔ فرمانے لگے جناب اس زمانے میں ہر شخص تھوڑے سے سکون کی تلاش میں ہے جو اسے کہیں میسر نہیں ہوتا۔ ہمارا بھی وہی حال ہے۔ آفس کے معاملات تو آپ سے ڈھکے چھپے نہیں ہیں باس نے دن بھر کس طرح جان سولی پر لٹکائی ہوئی ہوتی ہے۔ پھر بھی آفس کی مصروفیت میں وقت جیسے تیسے گزر جاتا ہے مگر گھر پہنچتے پر بیگم صاحبہ کی باس گیری میں سکون تلاش کرنا ناممکن ہوتا ہے۔ اب آپ ہی بتائیے کہ بندہ سکون کی خاطر کہاں جائے۔ اس لئے ہم نے سکون حاصل کرنے کا یہ انکھا طریقہ ایجاد کیا ہے کہ جب ہم آفس سے گھر پہنچتے ہیں اور اپنے اس تنگ جوتے کو اتارتے ہیں تو اس وقت جو چند لمحوں کا سکون ہمیں بغیر کسی کا احسان اٹھائے اور خوشامد کئے میسر ہوتا ہے وہ بیان سے باہر ہے۔ کیا ہوا اگر مختلف سائز کا جوتا پہننے پر لوگ ہمیں الو سمجھتے ہیں مگر اس مختصر مگر زود اثر سکون کے سہارے دن بھر کی تکان ایک پل میں اتر جاتی ہے۔ چاہیں تو آپ بھی یہ مفت اور مفید تجربہ کر سکتے ہیں۔ اس سے نہ صرف چند لمحوں کا سکون حاصل ہوتا ہے بلکہ دن بھر لوگوں کی ہمدردیاں بھی ملتی ہیں۔ اس طرح لقمان صاحب نے دنیا کے تمام شوہروں کے لئے جان بوجھ کر الو بن جانے کا ایک نیا نسخہ ایجاد کر دیا۔

کسی سے الو بن جانے کا کھلے عام اعتراف کرنا گویا اپنے قتل نامے پر دستخط کرنا ہوتا ہے۔ اسی لئے احمق ترین شخص بھی اس کا اقرار کرنا گناہ عظیم سمجھتا ہے کہ وہ الو بن گیا ہے۔ جس طرح ٹھوکر لگنے پر اچانک گرنے والا کپڑے جھاڑ کر ہنستا ہوا یہ کہہ کر کھڑا ہو جاتا ہے کہ وہ گرا نہیں تھا بلکہ کچھ اٹھانے کے لئے خود جھکا تھا اسی طرح الو بننے والا شخص بھی یہی کہتا نظر آتا ہے کہ وہ تو جان بوجھ کر الو بننے کی کوشش کر رہا تھا۔

الو کی آڑ میں اپنا الو سیدھا کرنے والوں میں بڑے بڑے حکمراں، سیاستداں، مولوی، عامل، دولتمند، تاجر اور وکیل سر فہرست نظر آتے ہیں۔

حکمراں رعایہ کو، سیاستداں ووٹروں کو، مولوی اور عامل پریشاں حال لوگوں کو، دولتمند غریبوں کو، تاجر خریداروں کو اور وکیل موکل اور عدالتوں کو الو بنانے میں ید طولی رکھتے ہیں۔

اس فہرست میں بھی وکیل صاحب کا کوئی ثانی نہیں۔ ان کی اس امتیازی پوزیشن حاصل کرنے کی بنیادی وجہ یہ مانی جاتی ہے کہ وہ بزعم خود اپنی بے پایاں صلاحیت کو بروئے کار لاتے ہوئے ان عدالتوں تک کو الو بنانے میں کامیاب ہو جاتے ہیں جو قانونی پیچیدگیوں کو چشم زدن میں سمجھ لیتی ہیں۔

ہمارے میر صاحب کے سسر صاحب شہر کے ایک پہنچے ہوئے وکیل ہیں۔ سسر صاحب کی الو بنانے کی مہارت کے اعتراف میں وہ اکثر ایک واقعہ سنایا کرتے ہیں۔

ایک بار ان کے سسر صاحب کا مقدمہ ایک ایسے جج صاحب کی عدالت میں آخری مرحلہ میں تھا جو دوران سماعت مقدمہ کچھ لمحوں کے لئے اچانک سو جاتے یا اونگھ جاتے تھے۔ یہ مقدمہ وکیل صاحب تقریباً ہار چکے تھے اور ان کے موکل کو سزا ہونا یقینی تھا۔ بحث شروع ہونے کے بعد جوں ہی جج صاحب نے عادتاً نیند کی جھپک لی اسی وقت وکیل صاحب نے مخالف وکیل کو بہت زوردار آواز میں متنبہ کیا:

"فاضل وکیل صاحب یہ آپ کیا بے بنیاد الزامات لگا رہے ہیں۔ کیا آپ سمجھتے ہیں کہ عدالت سو رہی ہے اور آپ کی ان بے بنیاد الزامات کا کوئی نوٹس نہیں لے گی؟"

جج صاحب نے بغیر کسی استفسار کے ملزم کو اسی وقت بری کر دیا۔

تاجر حضرات اپنے خریداروں کو الو بنانے کے لئے اب ٹھگی کے دقیانوسی طریقے استعمال نہیں کرتے۔ موڈرن زمانے میں تاجر حضرات خریداروں کو الو بنانے کے لئے خوبصورت پیکنگ اور پر پریزینٹیشنکے موثر طریقے اپناتے ہیں۔ تاجر طبقہ میں الو بنانے کی اعلی تکنیک کا پسی لین دین میں بھی بہت موثر ثابت ہوتی ہیں۔

الو کو قریب سے بغور دیکھنے پر پتہ چلتا ہے کہ الو کسی طور اور زاویہ سے بھی الو نظر نہیں آتا۔ بڑی بڑی چاروں سمت گھومتی گول گول آنکھیں ایرپورٹ پر گھومتے ہوئے کسی رڈار سے کم نہیں معلوم ہوتیں۔ ایک وقت میں اپنے چاروں سمت نگاہ رکھنے کی اس خصوصیت میں الو بیویوں کے ہم پلہ مانا جاتا ہے۔

الو کے نام کا استعمال صرف فریب اور دھوکا دینے کے لئے ہی نہیں کیا جاتا بلکہ اس معصوم کے نام کو تو بربادی اور نحوست سے بھی تعبیر کیا جاتا ہے۔ اہل قلم نے انتہائی ویرانگی اور اجڑے پن کو الو بول رہے ہیں کے محاورہ سے تعبیر کیا ہے۔ الو کیغیر معمولی مقبولیت اور ہمہ جہت شخصیت کے اعتراف میں اہل زبان نے اسے اردو ادب میں بھی حسب مرتبہ جگہ دی ہے۔ اردو ادب میں شاہین کے بعد الو کو ہی اس کا جائز مقام دیا گیا ہے۔ ایک شاعر صاحب نے تو گلستاں کی ہر شاخ پر الو بٹھا کر اسے گلستاں کی بربادی اور ویرانی کو بیان کرنے کے لئے استعارتاً استعمال کر کے کوزے میں سمندر بند کر دیا ہے۔ فرماتے ہیں:

> بربادِ گلستاں کرنے کو بس ایک ہی الو کافی تھا
> ہر شاخ پہ الو بیٹھا ہے انجام گلستاں کیا ہوگا

الو کے نام پر ایجاد کئے گئے محاوروں نے اردو ادب میں الو کی مقبولیت اور شہرت میں چار چاند لگا دیے ہیں۔ مثلاً کسی کو چغد یا احمق کہہ کر بدتہذیبی کا مرتکب ہونے سے بچنے کے لئے اسے الو کا چرخا یا الو کی دم کہہ کر ماحول میں شائستگی برقرار رکھی جاسکتی ہے۔ اپنے کسی بے تکلف دوست یا عزیز کے ساتھ گفتگو میں الو کی اضافت سے جو بے انتہا پیار اور انسیت ترشح ہوتی ہے اس کا اندازہ وہ لوگ ہی کر سکتے ہیں جو کبھی جان بوجھ کر الو بنے ہوں۔ ماضی میں اکثر درباری لوگ نواب صاحب کے منہ سے اپنے لئے الو لفظ کو خان بہادر٪ جیسے بڑے اعزاز سے کم تصور نہ کرتے تھے۔ وہ اس الو آمیز تخاطب کو نواب صاحب کی خاص توجہ کا مظہر اور ان کی وجہ التفات مانتے تھے۔ عالم شباب میں کسی دلبر کے شیریں لبوں سے ٪الو کہیں کا٪ سننے کے لئے کتنے ہی لوگ الو بنے پھرتے ہیں۔ شدید تنہائی، گوشہ نشینی اور سکتے عالم کو بیان کرنے میں بھی الو کی مدد لی جاتی ہے۔ مثلاً کب سے الو بنا بیٹھا ہے٪۔ کسی کو الو کے پست ترین درجے کا اعزاز بخشنے کے لئے اہل ادب نرا کاٹھ کا الو٪ کہہ کر بھی اپنی برتری کا اظہار کرتے دیکھے جاتے ہیں۔

گو یہ مشہور ہے کہ الو انسان بیزار ہونے کے سبب ویرانوں میں بسیرا کرتا ہے مگر بے چارا عاملوں اور مولویوں کی دسترس سے نہیں بچ پاتا۔ کوئی اس کے اس بدنام زمانہ ناقص دماغ کی کرامات گنوتا نظر آتا ہے جس کے باعث وہ سارے زمانے میں بدنام ہوا ہے تو کوئی اس کے گوشت کو دائمی امراض کے دفع کے لئے اکسیر قرار دیتا ہے۔ اس کے لئے وہ اسے ناحق ذبح کرا کر اپنا الو سیدھا کرتا ہے۔ پہنچے ہوئے عاملوں کا ماننا ہے کہ انسان کے لاعلاج امراض کا علاج الو کے علاوہ اور کوئی نہیں کر سکتا۔ اسی لئے بڑے بڑے اطباء اور حکماء ان عاملوں کے سامنے پانی بھرتے ہیں۔ ان عاملوں کا مشورہ ہے کہ صحت عامہ کے تحفظ کی خاطر لوگوں کو چاہیے کہ ہر گھر میں ایک الو پالا جائے اور موجودہ الووں کی حوصلہ افزائی کی جائے۔ سماج میں بڑھتی الووں کی آبادی کے طفیل ہی ان عاملوں کی تجارت دن دونی رات چوگنی ترقی کر رہی ہے۔ آج کل ان عاملوں کے حلقہ میں جہلا سے زیادہ اعلی تعلیم یافتہ حضرات دیکھے جاسکتے ہیں۔ جبکہ سیاستداں حضرات کی اپنی سیاست عوام کو الو بنانے پر منحصر ہوتی ہے مگر وہ بھی ان عاملوں اور تانترکوں کے سامنے زانوئے ادب تہ کرتے نظر آتے ہیں۔ کچھ عاملوں نے تو حکمت کا چوغا پہن کر عوام کو کھلے عام الو بنانے کا لائیسنس تک لے رکھا ہے۔

ہمارا ماننا ہے کہ اگر کوئی انسان اپنی ساری زندگی میں ایک بار بھی الو بننے کی سعادت سے محروم رہ گیا ہے تو اسے کسی عامل، سیاستداں یا وکیل سے فوراً رجوع کرنا چاہئے۔

****

مرحوم فضا ابن فیضی کی غزل کی زمین میں

## غزل

سید اقبال رضوی شارب

وہ زخم دے کے مجھے اندمال پوچھے گا
تڑپتے دیکھے گا اور میرا حال پوچھے گا
مری تو جتنی بھی گزری ہے ہجر میں گزری
تو مجھ سے کیا کوئی لطفِ وصال پوچھے گا
وہ جسکی چاہ میں سب کچھ لٹا دیا میں نے
وہی تو زیست کا حاصل مآل پوچھے گا
مری تباہی میں جو ہاتھ ہے اسی کا ہے
زمانہ مجھ سے بھلا کیا سوال پوچھے گا
مرے وجود سے نفرت ہے اسکا سرمایہ
ستم بھی ڈھائیگا کیوں ہوں نڈھال پوچھے گا
تو کیا کہیگا اسے کیوں بھلا دیا شارب
ترا ضمیر اگر یہ سوال پوچھے گا

☆☆☆☆

## زندگی

بالقلم ام ہلال

اتنے مایوس کیوں ہے زندگی
تو اتنی خفا خفا سی کیوں ہے زندگی
موت کے بعد بھی ہے ایک زندگی
زندگی کچھ اور شے ہے فکر ہے کچھ اور شے
کتنی فریب اور پر اسرار ہے زندگی
تلخی اور دلاویزی میں ہے زندگی
مجھ سے لپٹی ہوئی شیری کی طرح زندگی
دیکھ کر ہر ایک نوجواں کو ہنستے ہوئے
مجھ کو کہنا پڑا تیری ہے جے زندگی
اب جو گم سم سی ہوائے ہلال گناہوں سے کر توبہ
ساتھ دے گی بھلا کب تک یہ زندگی
ساتھ دے گی بھلا کب تک کی زندگی

# ایرا یونیورسٹی لائبریری کی خدمات

زین البشر انصاری

جہاں ایک طرف ایرا میڈیکل کالج اور ہاسپٹل طبی خدمات کے میدان میں اپنی ایک الگ پہچان بنا رہا ہے جس کا تعارف کرنا ممکن ہی نہیں بلکہ ناممکن ہے۔ جس کی شہرت صرف لکھنؤ میں ہی نہیں بلکہ پورے ہندوستان میں اپنی مقبولیت کا لوہا منوا رہی ہے۔ ہندوستان کے ہر ایک صوبہ، قصبہ یا شہر وغیرہ سے آئے ہوئے طالب علم میڈیکل کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں اور اپنے میدان میں شہرت و مقبولیت حاصل کر رہے ہیں۔ وہیں دوسری طرف ایرا یونیورسٹی کی لائبریری بھی اپنی خدمات و سہولیات کے بنا پر اساتذہ، ریسرچ اسکالرس، طلبا و طالبات کے بیچ میں اپنی ایک الگ پہچان بنا رہی ہے۔ خاص کر نرسنگ، ایلائڈ اور فیکلٹی آف سائنس وغیرہ کے شعبہ میں یہ لائبریری اپنی خدمات فراہم کرنے میں لوہا منوا رہی ہے۔

ایرا یونیورسٹی لائبریری بہت ہی شاندار اور وسیع ہے۔ یہاں پر یوزر کو آرام سے بیٹھ کر مطالعہ کرنے کے لئے آرام دہ کرسیاں، ہوا، پانی اور روشنی کا معقول انتظام ہے۔ یوزر اس لائبریری سے کتابیں لے کر یہیں پر بیٹھ کر مطالعہ کر سکتے اور بہتر سے بہتر نوٹس بنا سکتے ہیں۔ کتابوں کو ایشو بھی ۷ دن کے لئے کروا سکتے ہیں۔ یہ لائبریری صبح ۸ بجے سے شام ۸ بجے تک کھلی رہتی ہے۔ اتوار اور چھٹی کے دنوں میں یہ لائبریری صبح ۸ بجے سے رات ۸ بجے تک ہی کھلی رہتی ہے۔ چھٹی اور اتوار کے دن بھی اچھے خاصے طالب علم اور اساتذہ بھی لائبریری میں آتے ہیں اور بہت ہی شانت ماحول میں بیٹھ کر پڑھتے ہیں اور اپنے پراجکٹ کو پورا کرتے ہیں۔

یونیورسٹی لائبریری کا ذخیرہ کتب بہت زیادہ ہے۔ یہاں پر اساتذہ و ریسرچ اسکالرس، طالب علم کے موضوع و کورس سے متعلق کتابیں، رسائل و جرائد کافی تعداد میں موجود ہیں۔ جس سے یہ لوگ اپنے موضوع سے متعلق مواد کو بہ آسانی سے حاصل کر سکتے ہیں۔ اگر چہ کسی بھی طالب علم کو اپنے مواد سے متعلق کوئی بھی کتاب یا جرنل چاہئے ہوتا ہے تو اس کی ریکوزیشن پر کر کے لائبریرین کے پاس جمع کرنا پڑتا ہے۔ اس لائبریری کے لائبریرین ڈاکٹر محمد کاشف خان ایک تجربہ کار اور باصلاحیت ہیں۔ وہ طلباء و طلبات، اور ریسرچ اسکالرس کی ڈیمانڈ کو پورا کرنے کے لئے محنت و لگن سے کام کرتے ہیں۔ وہ مجلس منتظمہ سے لائبریری کو بہتر سے بہتر بنانے کے لئے بھرپور کوشش کرتے ہیں جس میں ان کو کامیابی بھی حاصل ہوتی ہے۔ وہ لائبریری کے کارکنان کے کام کی تعریف بھی کرتے ہیں اور ان کو آگے بڑھنے کے لئے مواقع بھی فراہم کرتے ہیں۔ یہی کو خاصیت ڈاکٹر صاحب کو ایک خاص انسان بناتی ہے۔ ان کی ایک خوبی یہ بھی ہے کہ وہ مواقع ڈھونڈتے رہتے ہیں کہ لائبریر میں طلباء سے متعلق پروگرام کا انعقاد کیا جائے جس سے ان کے علم اور صلاحیت میں اضافہ ہوتا رہے۔ اسی کو ذہن میں رکھتے ہوئے سمینار، ورکشاپ اور سمپوزیم کا انعقاد کرواتے ہیں اور ساتھ ہی ساتھ لائبریری میں خصوصی لکچر کا بھی اہتمام کرتے رہتے ہیں۔

طلباء و طالبات کو انکے مضامین سے متعلق کتابیں اور معراجع کتب مہیا کروانا کوئی آسان کام نہیں ہے بلکہ اس کے لئے بہت محنت کرنی پڑتی ہے اور اس کے لئے لائبریری میں صرف اس کام کو کرنے کے لئے پوری تکنیکی ٹیم موجود ہے جو اس کام کو کرنے کئے ٹریننگ اور ڈگری یافتہ ہیں۔ یہ تکنیکی ٹیم بہت ہی محنت و لگن سے اپنے کام کو انجام دیتی ہے۔ یونیورسٹی کے اس لائبریری میں تکنیکی طور پر ۵ پانچ افراد کام کرتے ہیں۔ اس لائبریری کی انتظامیہ کی ذمہ داری محترمہ صوفیہ سلطانہ کے پاس ہے۔ جو تقریباً ۳۵ سال سے زائد کا تجربہ رکھتی ہیں اس سے قبل وہ شیعہ کالج کے لائبریری میں تھیں۔ وہاں سے سبکدوش ہونے کے بعد وہ اس لائبریری کی لائبریری کوآڈینیٹر کے عہدے پر فائز ہیں۔ ان کے ذریعہ بتائے ہوئے سارے کام کو لائبریری کا اسٹاف بہت ہی خوش اسلوبی کے ساتھ کرتا ہے۔ وہ لائبریری کے ہر ایک کام پر نظر رکھتی ہیں۔ ان کے تجربات و مشاہدات سے ہم سبھی لوگ فیض یاب ہوتے رہتے ہیں۔ کوئی کام کسی سے غلط بھی ہو جاتا ہے تو بہت ہی مسکرا کر اپنے اسٹاف سے وہ کام درست کرنے کو کہتی ہیں۔ وہ کسی کے اوپر کسی کام کا بوجھ نہیں ڈالتی ہیں بلکہ ایک اچھے ماحول میں کام کرنے کو کہتی ہیں۔ وہ دل وہ جان سے محنت کرتی رہتی ہیں کہ کس طرح لائبریری ترقی کی طرف گامزن ہو جائے اور یوزر کو اطمیان بخش سہولیات فراہم کی جائے۔

لائبریری کوآڈینیٹر اپنے اسٹاف کے لوگوں کو لائبریری میں نئی خریدی گئی کتابوں کا کلاسیفیکیشن بھی اپنی ذمہ داری پر کرواتی ہیں اگر چہ کوئی افراد کلاسیفیکیشن نہیں کر پاتا ہے تو اسے بہت ہی آسانی سے سکھانے کی کوشش کرتی رہتی ہیں۔ ان کی ادنیٰ سی اس کوشش کی وجہ سے سبھی لوگ کلاسیفیکیشن کا کام بخوبی کر لیتے ہیں۔ اتنی زیادہ عمر ہونے کے باوجود اپنے کام کو بہت ہی ذمہ داری سے کرتی ہیں۔ قوتِ حافظہ بہت تیز ہے اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ انکے اس حوصلے اور جذبے کو ہمیشہ قائم رکھے۔ آمین۔ ان کے علاوہ لائبریری میں ۵ پانچ افراد کام کرتے ہیں۔ یہ سبھی لوگ اپنے اپنے کام کو بہت ہی ذمہ داری سے کرتے ہیں۔ ان میں زین البشر انصاری ڈپٹی لائبریرین، غفران سابو اسسٹنٹ لائبریرین، رفیعہ نظیر لائبریری اسسٹنٹ، گایتری مشرا لائبریری اسسٹنٹ، ناز فاطمہ لائبریری اسسٹنٹ کارکنان شامل ہیں۔ جو اپنی اپنی ذمہ داریوں و کام کو بخوبی انجام تک پہنچاتے ہیں اور لائبریری کی خدمات کو ہر وقت بہتر سے بہتر کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس لائبریری کے بارے میں اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے فوڈ اینڈ نیوٹریشن کی ریسرچ اسکالرس شگفتہ مہدی کہتی ہیں کہ:

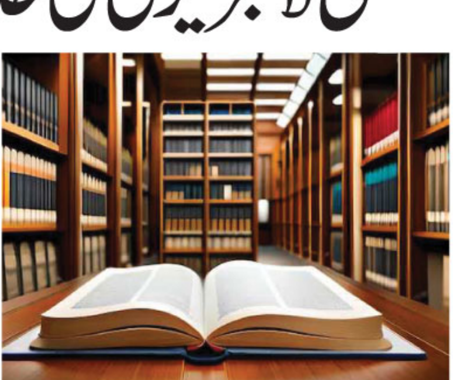

"اس لائبریری میں میں پچھلے ڈیڑھ سال سے آرہی ہوں یہاں پر جو نادر و نایاب کتابیں موجود ہیں وہ بہت ہی مشہور مصنف کی ہیں جو ہمارے ریسرچ کے کام میں کافی مددگار ثابت ہو رہی ہیں۔ اس لائبریری میں جو جرنل آتے ہیں وہ سائنٹفک ہوتے ہیں جس سے ہم لوگوں کو بہت ہی عمدہ معلومات فراہم ہوتی ہے۔ اس لائبریری میں Wifi کی سہولیات فراہم کی جارہی وہ قابل تعریف ہے۔ یہاں کا اسٹاف بھی ٹرینڈ ہے جو ہمارے ٹاپک سے متعلق انفارمیشن ہم کو مہیا کرواتے ہیں"۔

ایرا یونیورسٹی میں سی ٹی اسکین کی تعلیم حاصل کر رہے طالب علم پرشانت یونیورسٹی لائبریری کے بار میں اظہار خیال کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

"ایرا یونیورسٹی کی لائبریری پوری طرح سے نئی تکنیک سے لیس ہے۔ اس لائبریری کی اپنی ایک الگ اہمیت ہے۔ جس کی وجہ سے اس یونیورسٹی کو ایک الگ پہچان دلاتی ہے۔ اس لائبریری کی خاص بات یہ ہے کہ یہاں پر نئی کتابوں کے ساتھ ساتھ پرانی کتابیں بھی ایک تکنیک کے تحت محفوظ کر کے رکھی ہوئی ہیں۔ اس لائبریری میں ایک ڈیجیٹل لیب بھی ہے جہاں پر ہم آن لائن سرچ کر سکتے ہیں اور یوٹیوب کے ذریعہ سے ہم لکچر وغیرہ کو سن سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ نیوز پیپر، میگزین اور جرنل وغیرہ بھی مہیا کیا جاتا ہے۔ یہاں کے اسٹاف کے لوگ بہت ہی ذمہ داری سے اپنے کام کو کرتے ہیں اور لائبریری میں چپ چاپ پڑھنے کے لیے اچھا ماحول فراہم کرنے کے لئے ہم ان کو سلام کرتے ہیں۔"

غفران سابو ان کا نام ہے۔ یہ اس لائبریری کے سب سے پرانے ملازم ہیں ان کو اس لائبریری میں کام کرتے ہوئے تقریباً دس سے زائد سال ہو چکے ہیں۔ اس وقت یہ اسسٹنٹ پلائبریرین کے عہدے پر کام کر رہے ہیں۔ ان کی سب سے اچھی خاص بات یہ ہے کہ وہ اپنے کام کو بہت محنت، ذمہ داری اور جذبے سے کرتے ہیں۔ یوزر کو ہر طرح سے ان کی مواد کی فراہمی کے لیے کوشش کرتے رہتے ہیں۔ اناٹمی اور بلڈ بینک سے متعلق اگر کوئی طالب علم کسی بک کو استعمال کرنا چاہتا ہے تو وہ بہت ہی آسانی اور خوشی خوشی اس کو یہ کتابیں فراہم کرتے ہیں۔ آفس کا کام کرنے کے ساتھ ہی ساتھ فوٹو کاپی اور پرنٹ آوٹ کا کام بھی بہت ہی خوشی خوشی کرتے ہیں۔ انکے آفس کا وقت دوپہر ۱۲ بجے سے شام ۸ بجے تک کا ہے۔ اس وجہ سے بھی ان کو بہت سے کام ایسے کرنے پڑتے ہیں کہ کوئی کام کسی اور کو دیا گیا ہے مگر دیر تک رکنے کی وجہ سے بھی ان کو سارے کام کرنے پڑتے ہی۔

اس لائبریری میں انسپکشن ہوتا رہتا ہے اس کی تیاری کرنے کے لیے ہمہ وقت تیار رہتے ہیں اور ملازمین سے مشورہ لیتے ہیں کہ کون سے کام کس کے سپرد کیا جائے جس سے اس لائبریری کا کام تیزی سے چلتا رہے۔ غفران سابو یہاں کے کارکنان سے ایک ٹیم ورک کی طرح کام واتے ہیں اور خود بھی کرتے ہیں جس کی وجہ اس لائبریری کا انسپکشن بہت ہی اچھا ہوتا ہے۔ ان کا ماننا ہے کہ رنگناتھن کے تیسرے قانون "یوزر کا وقت بچے" اسی لیے وہ یوزر کو کم وقت میں زیادہ سے زیادہ اور صحیح معلومات فراہم کراتے ہیں۔ اس نقطہ کو ذہن میں رکھ کر وہ اپنے کام کو کرتے ہیں اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس طرح سے اپنی خدمات یوزر کو دیتے رہیں گے تو اس میدان میں وہ کافی آگے جاسکتے ہیں جس کے لیے وہ ہر وقت کوشش کرتے رہتے ہیں۔

اس کتب خانہ میں اپنی ذمہ داریوں کو پوری طرح سمجھنے والی رفیعہ نظیر ہیں۔ جو محنتی بھی ہیں اور بہت ہی لگن کے ساتھ کام کرتی رہتی ہیں۔ یہ فیکلٹی ممبران کو کتابیں ایشو ریٹرن کرتی رہیں۔ اس لائبریری میں فیکلٹی کو ایک ماہ کے لیے کتابیں ایشو کی جاتی ہیں۔ کوئی فیکلٹی اگر چہ ایک ماہ کے اندر کتابیں ریٹرن نہیں کرتی ہے تو ان کو ریمائنڈر بھیجتی ہیں یا خود ان سے مل کر کتابوں کو واپس کرنے کے لیے کہتی ہیں۔ اس کام کو وہ بہت ہی ذمہ داری سے کرتی ہیں۔ نئی آئی ہوئی کتابوں کی ایکسشنگ اور کارڈ بنانے کی ذمہ داری بھی انکے ہی ذمہ ہے۔ طالب علموں سے ان کے کورس سے متعلق کتابوں کے بارے میں معلومات حاصل کرتی رہتی ہیں اور فیکلٹی ممبران سے بھی ان کے بارے میں مشورہ کرتی ہیں اس سے فائدہ یہ ہوتا ہے کہ طالب علم کے دلچسپی اور کورس سے متعلق کتابیں لائبریری کی ذخائر کو بڑھاتی رہتی ہیں اور کورس سے متعلق اپڈیٹ کتابیں اس لائبریری میں موجود رہتی ہیں۔ اس سے طالب علم فیض یاب ہوتے رہتے ہیں۔

انکے ذمہ ایک کام یہ بھی ہوتا ہے کہ نئے آئے ہوئے طالب علموں کا لائبریری کارڈ بنانا۔ یہ اپنی ساری کام کا بخوبی وقت پر سرانجام دیتی ہیں۔ ریڈنگ روم میں طالب علم بہت باتیں کرتے ہیں تو ان کو خاموش بھی اکثر و بیشتر کرواتی ہیں۔ رفیعہ نظیر جس ذمہ داری کے ساتھ اپنے کام کو کرتی رہتی ہیں اسی ذمہ داری کے ساتھ وقت پر اور پابندی سے لائبریری میں آئیں تو ان کے آگے بڑھنے سے کوئی روک نہیں سکتا ہے اور وہ کامیابیوں کی منزلوں کو چھو سکتی ہیں۔ اللہ ان کے حوصلے کو بلند کرے۔ آمین۔

یونیورسٹی لائبریری جو کام کیے جائے ہیں اور جو سروسز مہیا کی جاتی ہیں ان کو روز بہ روز بہتر بنانے کے لیے ہمیشہ کوشش کی جاتی ہے اور یہ بھی کوشش کی جاتی ہے کی طالب علموں کو ان کی مرضی کے مطابق انھیں کتابیں فراہم کی جائیں جس کے لائبریری کے کارکنان ہمیشہ یوزر سے مشورہ وہ لیتے رہتے ہیں۔ اس سے فائدہ یہ ہوتا ہے کہ کتب خانہ بہتر سے بہتر سہولیات فراہم کرنے کی کوشش کرتی رہتی ہے۔ اس لائبریری میں ایشو ریٹرن کا کام بہت زیادہ ہوتا ہے۔ فیکلٹی آف سائنس اور پیرا میڈیکل کورسز کے ایشو ریٹرن کی ذمہ داری گایتری مشرا کا ہے۔ نرسنگ کے ایشو ریٹرن کی ذمہ داری ناز فاطمہ کا ہے۔

(جاری)

ڈپٹی لائبریرین، ایرا یونیورسٹی، لکھنؤ

# 'ایک ہیں تو سیف ہیں' نعرے کا مطلب ہے ممبئی کی قسمت نشانے پر

## راہل گاندھی نے دو پوسٹر لہرائے جس میں ایک پوسٹر میں گوتم اڈانی اور پی ایم مودی کی تصویر تھی جبکہ دوسرے پوسٹر میں دھاراوی کا نقشہ بنا تھا

ممبئی/نئی دہلی۔ جہاں ایک طرف مہاراشٹر اسمبلی انتخاب کی تاریخ قریب آگئی ہے وہیں حزب اختلاف کے رہنما راہل گاندھی وزیر اعظم نریندر مودی کی غلط پالیسیوں اور بیان بازی پر انہیں لگاتار نشانہ بنا رہے ہیں۔ اس دوران راہل نے ایک بار پھر وزیر اعظم مودی پر سیدھا حملہ بولا ہے۔ انہوں نے مودی کے انتخابی نعرے ایک ہیں تو سیف ہیں کو لے کر بی جے پی کو گھیرتے ہوئے اس کا سیدھا تعلق دھاراوی پروجیکٹ میں صنعت کار گوتم اڈانی سے جوڑتے ہوئے لوگوں کو حقیقت سمجھانے کی کوشش کی ہے۔ راہل گاندھی نے پیر کو ایک پریس کانفرنس کے دوران تجوری کھولی اور اس میں سے پوسٹر نکال کر لہرانا شروع کر دیا۔ ان کا کہنا تھا کہ دھاراوی کا مستقبل محفوظ نہیں ہے اور سوال یہ ہے کہ محفوظ کون ہے؟ اس پروجیکٹ سے دھاراوی کے عوام کو نقصان ہوگا۔ راہل نے تجوری سے دو پوسٹر نکالے جس میں ایک پوسٹر میں گوتم اڈانی اور پی ایم مودی کی تصویر تھی جبکہ دوسرے پوسٹر میں دھاراوی کا نقشہ بنا تھا۔ انہوں نے مودی اور اڈانی کی تصویر دکھا کر دھاراوی پروجیکٹ پر سوال اٹھاتے ہوئے الزام لگایا کہ نعرے کا مطلب ہے ممبئی کی قسمت نشانے پر ہے۔

اس موقع پر راہل گاندھی نے کہا کہ مہاراشٹر انتخاب نظریات کا انتخاب ہے اور یہ 2-1 ارب پتیوں اور غریبوں کے بیچ کا انتخاب ہے۔ ارب پتی چاہتے ہیں کہ ممبئی کی زمین ان کے ہاتھ میں آ جائے۔ اندازہ ہے کہ 1 ارب پتی کو 1 لاکھ کروڑ روپے دیے جائیں گے۔ راہل گاندھی نے کہا کہ ہماری سوچ ہے کہ مہاراشٹر کو، مہاراشٹر کے کسانوں کو، غریبوں، کو بے روزگاروں کو، نوجوانوں کو مدد کی ضرورت ہے۔ ہم ہر خاتون کے بینک کھاتے میں 3000 روپے جمع کریں گے۔ خواتین اور کسانوں کے لیے بس کا سفر مفت ہوگا۔ 3 لاکھ روپے تک کا قرض معاف کیا جائے گا۔ سویابین کے لیے 7000 روپے فی کوئنٹل ایم ایس پی دی جائے گی۔ ابھی ہم تلنگانہ، کرناٹک میں ذات پر مبنی گنتی کروا رہے ہیں اور ہم مہاراشٹر میں بھی کرائیں گے۔

راہل گاندھی نے کہا کہ دھاراوی پروجیکٹ نامناسب ہے اور یہ صرف ایک شخص کو فائدہ پہنچانے کے لیے کیا جا رہا ہے۔ ٹینڈر عمل کیسے شروع کیا جا رہا ہے، صرف ایک شخص کو ہندوستان کے سبھی بندرگاہ، ایئرپورٹ اور پیسہ دیا جا رہا ہے۔ ہمیں اس پر اعتراض ہے۔ سبھی پروجیکٹ مہاراشٹر سے چھین کر دوسروں کو دے دیے گئے ہیں۔ کُل 7 لاکھ کروڑ کے پروجیکٹ اور 5 لاکھ نوکریاں آپ سے چھین لی جاتی ہیں۔ اس موقع پر راہل گاندھی نے ادھو ٹھاکرے کے اس اعلان کی بھی حمایت کی کہ اگر ہم اقتدار میں واپس آئے تو دھاراوی ری ڈیولپمنٹ پروجیکٹ کے ٹینڈر کو پہلی کابینہ میں منسوخ کر دیا جائے گا۔ واضح ہو کہ مہاراشٹر میں 288 اسمبلی سیٹوں کے لیے واحد مرحلے میں 20 نومبر کو ووٹنگ ہوگی اور نتائج کا اعلان 23 نومبر کو کیا جائے گا۔

## اقتدار میں آنے پر اڈانی گروپ کی حمایت میں کیے گئے فیصلوں کو واپس لے لیں گے: ادھو ٹھاکرے

ممبئی۔ مہاراشٹر اسمبلی انتخابات کے پیش نظر سیاسی سرگرمیاں اپنے عروج پر پہنچ چکی ہیں۔ پارٹی رہنماؤں کے ذریعہ ایک دوسرے کے خلاف ردعمل اور تکرار کا سلسلہ جاری ہے۔ اس دوران شیوسینا (یو بی ٹی) کے سربراہ ادھو ٹھاکرے نے کاروباری گوتم اڈانی کو لے کر ایک بڑا اعلان کر دیا ہے۔ اتوار کو ایک انتخابی جلسہ کے دوران انہوں نے کہا کہ ریاستی حکومت کی طرف سے اڈانی کی حمایت میں کیے گئے فیصلوں کو واپس لیا جائے گا۔ اُدھو نے اس دوران بی جے پر بالا صاحب ٹھاکرے کے نام پر ووٹ مانگنے کا الزام بھی لگایا۔ ادھو ٹھاکرے نے کہا کہ مہایوتی یعنی بی جے پی، شیوسینا (شندے) اور نیشنلسٹ کانگریس پارٹی (اجیت) مل کر اڈانی کی سلطانی لانا چاہتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ممبئی میں اڈانی گروپ کو جو بھی دیا گیا ہے وہ پہلی کابینہ میٹنگ میں واپس لے لیے جائیں گے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ اقتدار میں آنے کے بعد مہا وکاس اگھاڑی ڈبلیو ای ایف اور ایم ایم آر ڈی اے کے درمیان دستخط شدہ معاہدہ نامہ کو رد کر دے گا، کیونکہ اس کا مقصد بی ایم سی کی اہمیت کو کم کرنا ہے۔ ممبئی کے بی کے سی میدان میں ریلی سے خطاب کے دوران ادھو ٹھاکرے نے کہا کہ اگر ایم ایم آر ڈی اے کے ذریعہ بی ایم سی کے حلقہ اختیار پر تجاوزات کیا جاتا ہے تو وہ ایم ایم آر ڈی اے کو تحلیل کرنے سے گریز نہیں کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ ممبئی کو مہاراشٹر سے الگ کرنے کی سازش محض چرچا نہیں ہے بلکہ ایک سنگین معاملہ ہے۔ یہ سازش حقیقت میں ہو رہی ہے، لیکن ہم ایسا کبھی نہیں ہونے دیں گے۔ ادھو نے کہا کہ اگر 23 نومبر کو مہایوتی جیت گئی تو گجرات میں پٹاخے پھوڑے جائیں گے۔ قابل ذکر ہے کہ آئندہ 20 نومبر کو مہاراشٹر کی 288 اسمبلی سیٹوں کے لیے ووٹ ڈالے جائیں گے۔

### مہاراشٹر اسمبلی انتخاب

## 'اجیت گروپ کے امیدواروں کو بری طرح شکست دیں'

### شرد پوار نے عوام سے کی اپیل، بغاوت سے متعلق ایک پرانے واقعہ کا کیا ذکر

ممبئی۔ نیشنلسٹ کانگریس پارٹی (شرد چندر پوار) کے صدر شرد پوار نے اجیت پوار کی قیادت والی این سی پی کے امیدواروں کو اسمبلی انتخاب میں بری طرح شکست دینے کی اپیل ووٹرس سے کی ہے۔ انھوں نے کہا ہے کہ "بغاوت کرنے والوں کو نہ صرف ہرائیں، بلکہ بری طرح سے ہرائیں۔" شرد پوار نے سولاپور ضلع کے ماڈھا میں جلسۂ عام سے خطاب رکھتے ہوئے یہ بیان دیا۔ اپنی تقریر کے دوران انھوں نے پارٹی بدلنے یعنی بغاوت سے متعلق ایک پرانے واقعہ کو یاد کیا۔ واقعہ تقریباً 5 دہائی پہلے کا ہے جب انھیں اسمبلی میں حزب اختلاف کے قائد کا عہدہ گنوانا پڑا تھا اور ان کے عزائم کے سبب ان سبھی باغیوں کو آگے چل کر شکست ہوئی تھی جنھوں نے شرد پوار کے ساتھ دھوکہ کیا تھا۔ این سی پی۔ایس پی لیڈر نے کہا کہ "1980 کے انتخاب میں ہماری پارٹی سے 58 لوگ انتخاب جیتے اور میں اپوزیشن کا لیڈر بنا۔ میں بیرون ملک گیا تھا اور جب واپس آیا تو مجھے احساس ہوا کہ وزیر اعلیٰ اے آر انتولے نے کوئی چمتکار کر دیا ہے اور 58 میں سے 52 اراکین اسمبلی نے پارٹی بدل لی ہے۔ میں حزب مخالف لیڈر کے عہدہ سے محروم ہو گیا۔" وہ مزید کہتے ہیں کہ "میں نے (اس وقت) کچھ نہیں کیا۔ میں نے صرف ریاست بھر میں لوگوں سے رابطہ کرنا شروع کیا اور 3 سال تک سخت محنت کی۔ میں نے اگلے انتخاب میں ان سبھی 52 اراکین اسمبلی کے خلاف نوجوان امیدوار کھڑے کیے جنھوں نے مجھے چھوڑ دیا تھا۔ مجھے مہاراشٹر کے لوگوں پر فخر ہے کہ مجھے چھوڑنے والے سبھی 52 اراکین اسمبلی شکست کھا گئے۔"

شرد پوار نے اپنے خطاب کے دوران نشان زد کیا کہ 1967 میں 27 سال کی عمر میں رکن اسمبلی بننے کے بعد سے ایک ناقابل شکست لیڈر کی شکل میں اپنی پہچان بنائی ہے اور اب ان کے پاس کافی تجربہ ہے۔ انھوں نے عوام سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا کہ "جن لوگوں نے دھوکہ دیا ہے، انھیں ان کی جگہ دکھانی چاہیے۔ انھیں صرف شست نہیں دیں، بلکہ بری طرح شکست دیں۔" واضح رہے کہ گزشتہ سال جولائی میں اجیت پوار اور 8 اراکین اسمبلی مہاراشٹر کی ایکناتھ شندے حکومت میں شامل ہو گئے تھے۔ اس کے بعد این سی پی کی تقسیم ہو گئی تھی۔ الیکشن کمیشن نے بعد میں اجیت پوار گروپ کو پارٹی کا نام این سی پی اور انتخابی نشان گھڑی الاٹ کر دیا تھا۔ دوسری طرف شرد پوار کو پارٹی کا نیا نام این سی پی۔ ایس پی ملا تھا اور انتخابی نشان تُرہی بجاتا ہوا شخص الاٹ کیا گیا تھا۔

## چراغ پاسوان بوکارو میں احتجاج کے بعد روڈ شو کیے بغیر واپس آئے

بوکارو، 18 نومبر (یو این آئی) جھارکھنڈ میں دوسرے مرحلے کے انتخابات کے آخری دن چندر پورہ اور دگدھا میں لوک جن شکتی پارٹی (ایل جے پی) کے لیڈر اور مرکزی وزیر چراغ پاسوان کی روڈ شو ریلی چندر پورہ میں احتجاج کی وجہ سے نہیں ہو سکی۔ چراغ پاسوان آج ہیلی کاپٹر کے ذریعے جھارکھنڈ کے بوکارو ضلع کے دگدھا پہنچے اور دگدھا میں کچھ فاصلہ تک روڈ شو کرنے کے بعد چندر پورہ میں داخل ہونا چاہتے تھے لیکن جھارکھنڈ لوک تانترک کرانتیکاری مورچہ کے کارکنوں نے یہاں ڈی ٹائپ پل کے نزدیک سڑک جام کر دی۔ جیسے ہی چراغ پاسوان کو اس کی اطلاع ملی، وہ دوبارہ دگدھا واپس آئے اور ہیلی کاپٹر سے روانہ ہو گئے۔ اس سلسلے میں بتایا جا رہا ہے کہ جے رام مہتو کی پارٹی جھارکھنڈ ڈیموکریٹک ریوولیوشنری فرنٹ اس الیکشن کے دوران کئی بار سڑک جام کر کے ایسا کر چکا ہے اور لوگوں کو آنے جانے میں کافی دشواری کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔

## ابو عاصم اعظمی انتخابی ریلی کے دوران علیل، اسپتال داخل

ممبئی، 18 نومبر (یو این آئی) سماج وادی پارٹی کے سربراہ اور شیواجی نگر مانخورد سے پارٹی کے امیدوار ابو عاصم اعظمی کو ایک انتخابی ریلی میں علالت کے بعد علاج کے لیے ایک مقامی اسپتال میں داخل کیا گیا، جہاں ان کی طبی جانچ کی گئی۔ ذرائع کے مطابق انہیں نور اسپتال میں داخل کیا گیا، جہاں چند گھنٹے سخت نگہداشت میں رکھنے کے بعد انہیں رخصت کر دیا گیا ہے، انہیں سخت بے چینی ہوئی اور شاید تھکان کی وجہ سے طبیعت بگڑ گئی، کیونکہ گزشتہ چار پانچ دنوں سے مصروف رہے ہیں۔

### بہار کے کٹیہار اسٹیشن پر پیش آیا اندوہناک حادثہ

## ٹرین کی زد میں آنے سے ایک اور ریلوے ملازم کی موت

کٹیہار۔ بہار کے کٹیہار اسٹیشن پر ڈیوٹی پر مامور ایک ریلوے ملازم کی مشتبہ حالت میں ٹرین کے زد میں آنے سے موت ہو گئی۔ متوفی کی پہچان وپن سنگھ کے طور پر ہوئی ہے، جو کٹیہار کے رہنے والے تھے۔ حادثہ کے وقت وہ ڈیوٹی پر مامور تھے۔ وپن سنگھ کی موت کٹیہار میں پلیٹ فارم نمبر 3 پر جوگ بنی ایکسپریس کی زد میں آنے سے ہو گئی۔ ایسے میں یہ کہہ پانا مشکل ہے کہ یہ موت محض ایک حادثہ ہے یا خودکشی؟ اس بارے میں ریلوے پولیس اور ریلوے کے اعلیٰ حکام تحقیقات کر رہے ہیں۔ حادثے کے متعلق ملی جانکاری کے مطابق متوفی ریلوے ملازم وپن سنگھ کے ہاتھ میں واکی ٹاکی موجود تھا، لیکن وہ اپنی جان نہیں بچا سکے۔ وہ ایس ایس ای کے عہدہ پر مامور تھے۔ فی الحال لاش کو پوسٹ مارٹم کے لیے صدر اسپتال بھیج دیا گیا ہے اور اہل خانہ کو اس حادثہ کے متعلق اطلاع دے دی گئی ہے۔ ریلوے کے اعلیٰ حکام واقعہ کے تمام پہلوؤں پر نظر بنائے ہوئے ہیں۔ اس واقعہ کے بعد لوگوں کے درمیان کئی طرح کی باتیں ہو رہی ہیں۔ کوئی کہہ رہا ہے کہ یہ محض ایک حادثہ ہے، کوئی اس حادثے کو خودکشی کے نظریہ سے بھی دیکھ رہا ہے۔ قابل ذکر ہے کہ کچھ روز قبل بھی بہار کے بیگوسرائے میں ایک حادثہ ہوا تھا، جس میں ایک ریلوے ملازم کی شنٹنگ کے دوران ریل کوچ اور انجن کے درمیان دب جانے سے موت واقع ہو گئی تھی۔ اس حادثہ کی ملک بھر میں سخت مذمت کی گئی تھی۔ دراصل، برونی اسٹیشن پر ایک شنٹ مین لکھنؤ۔برونی ایکسپریس (15204) ٹرین کی شنٹنگ کا کام کر رہا تھا۔ ریل کوچ کی کپلنگ کھولنے کے دوران انجن کے اچانک پیچھے آ جانے کی وجہ سے شنٹ مین انجن اور کوچ کے درمیان دب گیا، جس کی وجہ سے ان کی دردناک موت ہو گئی۔ متوفی ریلوے ملازم کی شناخت دلسنگھ سرائے کے رہنے والے 35 سالہ امر کمار راوت کے طور پر ہوئی تھی۔ اس حادثہ کے بعد لاپرواہی کے لیے کئی ریلوے ملازمین پر کارروائی بھی کی گئی۔

## دوردرشن کے سابق ڈائرکٹر جنرل ایس ایم خان سپرد خاک

نئی دہلی، 18 نومبر (یو این آئی) صدر جمہوریہ ہند اے پی جے عبدالکلام کے او ایس ڈی، دوردرشن کے ڈائرکٹر جنرل اور انڈیا اسلامک کلچرل سینٹر کے نائب صدر جیسے عہدوں پر فائز رہنے والے معروف سماجی کارکن اور عظیم انسان ایس ایم خان کو خورجہ میں سپرد خاک کر دیا گیا اس موقع پر ہزاروں کی تعداد میں ان کے چاہنے والے موجود تھے ذرائع کے مطابق تدفین میں شرکت کرنے والوں میں سابق مرکزی وزیر سلمان خورشید، انڈیا اسلامک کلچرل سینٹر کے سینئر رکن آصف زیدی، تمام عہدے داران، مختلف وزارتوں کے افسران، صحافی قربان علی، انٹرنیشنل صوفی مشن کے بانی چیرمین اور معروف شاعر ڈاکٹر ماجد دیوبندی وغیرہ کے نام قابل ذکر ہیں۔ انڈین انفارمیشن سروس کے افسران نے مسٹر خان کو باقاعدہ ایک وفد کی شکل میں ارشاد علی کی قیادت میں خراج عقیدت پیش کیا۔ خیال رہے کہ وہ کل دہلی کے ایک پرائیویٹ اسپتال میں زیر علاج تھے جہاں وہ 67 سال کی عمر میں خالق حقیقی سے جا ملے۔ وہ کچھ دنوں سے نمونیا میں مبتلا تھے۔ مرحوم نہایت ملنسار، خوش اخلاق اور قوم و ملت کے لیے ہمیشہ تیار رہتے تھے۔ جہاں جہاں بھی رہے عوام خاص طور پر مسلمانوں کی خدمت کی۔ ان کا خواب تھا کہ مسلمانوں کو تعلیم کی طرف زیادہ دھیان دے کر اپنے بچوں کو خود کفیل بنانا چاہیے۔ مرحوم 1982 بیچ کے انڈین انفارمیشن سروس کے سینئر افسر تھے۔ سی بی آئی کے ڈائرکٹر کے علاوہ وہ جامعہ ہمدرد کوچنگ اکیڈمی کے بھی ڈائرکٹر رہے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹے ہیں۔

### اُردو صحافیوں کا اظہار تعزیت

ممبئی، 18 نومبر (یو این آئی) سابق صدر اے پی جے عبدالکلام کے پریس سکریٹری اور ایک ریٹائرڈ انڈین انفارمیشن سروسز آفیسر ایس ایم خان کے انتقال پر اُردو جرنلسٹ ایسوسی ایشن نے اظہار تعزیت کیا ہے، جو گزشتہ روز نئی دہلی میں 67 سال کی عمر انتقال کر گئے۔ ایسوسی ایشن کے ترجمان اور نائب صدر جاوید جمال الدین نے ایک اعلامیہ میں اُن کے انتقال پر رنج و غم کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا کہ دہلی قیام ہے دوران 2006-2005 میں ملاقات رہی جب مرحوم صدر جمہوریہ کے پریس سکریٹری تھے۔ ممبئی میں قرآن پاک مشہور خطاط مولانا و حافظ غیاث الدین سے بڑے گہرے تعلقات رہے اور راشٹرپتی بھون میں آنا جار ہا۔ انہوں نے کلام کو اپنی خطابت شدہ قرآن مجید ایس ایم خان کی ایماء پر پیش کیا۔

## کشمیر کے سیاسی پہلو کے حل کے لئے بات چیت لازمی ہے: میرواعظ عمر فاروق

سری نگر، 18 نومبر (یو این آئی) میرواعظ عمر فاروق کا کہنا ہے کہ کشمیر کے سیاسی پہلو کے حل کے لئے معنی خیز بات چیت کو آگے بڑھانا لازمی ہے۔ انہوں نے ساتھ ہی کہا: ہم چاہتے ہیں کہ اس مسئلے کو حل ہی طرف لے جایا جائے، ہم غیر یقینی صورتحال میں نہیں رہنا چاہتے ہیں میرواعظ نے ان باتوں کا اظہار پیر کو یہاں نامہ نگاروں کے ساتھ بات کرنے کے دوران کیا انہوں نے کہا: مسائل بات چیت سے حل ہوتے ہیں بندوق یا تشدد سے کوئی مسئلہ حل نہیں ہوتا ہے ہماری طرف سے بار بار یہ کوشش رہتی ہے کہ کشمیر کے سیاسی پہلو کو حل کرنے کے لئے بات چیت کا عمل آگے بڑھنا چاہئے۔ ان کا کہنا تھا: کشمیر میں نئی حکومت بنی ہے لوگوں کے روزمرہ کے مسائل کو حل کرنا اس حکومت کی ذمہ داری ہے لیکن جہاں تک کشمیر کے سیاسی پہلو کا تعلق ہے تو اس کے لئے نئی دلی کو اپنی سوچ بدلنی چاہئے۔

عمر فاروق نے کہا: ہم چاہتے ہیں کہ اس مسئلے کو حل کی طرف لے جایا جائے ہم غیر یقینی صورتحال میں نہیں رہنا چاہتے ہیں، ہم کشت و خون نہیں چاہتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جموں و کشمیر کے سرحدوں پر جنگ بندی سے دونوں طرف رہنے والے لوگوں کو راحت نصیب ہوئی ہے۔ ان کا کہنا تھا: یہ ایک اچھی بات ہے ہم چاہتے ہیں کہ دونوں ملک مزید آگے بڑھیں اور دونوں کے درمیان تجارت، بس سروس دوبارہ شروع ہو جائے۔ انہوں نے کہا: دو ہفتے قبل ہمارے خاندان کے ایک بزرگ سرحد پار انتقال کر گئے لیکن ہم موجودہ صورتحال کے باعث وہاں نہیں جا سکے۔ میرواعظ نے کہا کہ تجارت سے دونوں ممالک کے درمیان رابطہ بڑھ گیا تھا اور لوگوں کو بھی فائدہ ہوا تھا لہٰذا اس کو دوبارہ بحال کرنے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا: یہ مرکزی حکومت کے ہاتھوں میں ہے اگر وہ مثبت اشارہ دیتے ہیں تو جموں و کشمیر کی قیادت بھی اس کو آگے بڑھائے گی۔ ان کا کہنا تھا: مجھے یقین ہے کہ پاکستان کی قیادت بھی سمجھتی ہے کہ معاملات کو گفت و شنید سے حل کرنے کی ضرورت ہے۔

## چھتیس گڑھ وقف بورڈ نے مساجد کے متولیوں کو خطبہ جمعہ کیلئے منظوری لینے کا دیا حکم، کانگریس نے کی مخالفت

رائے پور: چھتیس گڑھ وقف بورڈ نے مساجد کے متولیوں کو ہدایت دی ہے کہ، وہ اپنے جمعہ کے خطبات کے لیے اس سے رضامندی حاصل کریں۔ پیر کے روز ایک عہدیدار نے کہا کہ مسجدوں کو سیاست کا اکھاڑہ بننے سے بچانے کی ایک کوشش ہے۔ تاہم، بی جے پی کے زیر اقتدار ریاست میں اس اقدام کو اپوزیشن کانگریس نے سخت تنقید کا نشانہ بنایا ہے۔ کانگریس کا کہنا ہے کہ، وقف بورڈ کی ہدایت اس کے دائرہ اختیار سے باہر، غیر آئینی اور مذہب کی آزادی اور متولیوں کے ساتھ ساتھ عبادت گزاروں کے اظہار خیال پر حملہ ہے۔ چھتیس گڑھ ریاستی وقف بورڈ کے چیئرمین ڈاکٹر سلیم راج کا کہنا ہے کہ، تین ہزار 842 متولیوں کا ایک واٹس ایپ گروپ بنایا گیا ہے تاکہ کسی بھی غلط بیان پر کارروائی کی جا سکے۔ وقف بورڈ کے چیئرمین نے مساجد کے اماموں پر زور دیتے ہوئے کہ، وہ قرآن کے مطابق تقریریں کریں اور سیاست کو سیاست دانوں پر چھوڑ دیں، انہوں نے مزید کہا، "اس جمعہ سے انہیں چھتیس گڑھ وقف بورڈ کو اپنی تقریروں کے موضوع کے بارے میں بتانا پڑے گا۔ ہم مساجد کو سیاسی نہیں بننے دیں گے۔ یہ مذہبی مقامات ہیں اور ایسے ہی رہنے چاہئیں۔" ڈاکٹر سلیم راج کے مطابق، یہ بدقسمتی کی بات ہے کہ کچھ متولی کسی کے لیے ووٹ کی اپیل کرتے ہیں یا ووٹ کے مسائل پر فتویٰ جاری کرتے ہیں۔ انھوں نے متولیوں کو مساجد سے اس طرح کے بیانات دینے پر سوال اٹھایا۔ ڈاکٹر سلیم راج نے مزید وضاحت پیش کرتے ہوئے دعویٰ کیا کہ جموں و کشمیر میں نماز جمعہ میں ہماری کمیونٹی کے ارکان کو گمراہ کرنے کی ایک تاریخ ہے جس کے بعد پتھراؤ کے واقعات ہوتے تھے۔ چھتیس گڑھ وقف بورڈ کے سربراہ نے مزید کہا کہ متولی بی جے پی حکومت کو ظالمانہ کہتے ہیں حالانکہ یہ سب کا ساتھ، سب کا وکاس، سب کا وشواس کے نعرے کے ساتھ کام کر رہی ہے۔ راج نے کانگریس پر ووٹ بینک کی خاطر مساجد کو سیاست کا مرکز بنانے کا الزام لگایا۔ کانگریس نے وقف بورڈ کے احکامات کی مخالفت کرتے ہوئے وقف بورڈ چیئرمین پر جوابی حملہ کیا۔ ریاستی کانگریس کے ترجمان سشیل آنند شکلا نے کہا کہ یہ ہدایت غیر آئینی ہے۔ شکلا نے مزید کہا کہ انہوں نے اپنے دائرہ اختیار سے باہر جا کر یہ ہدایت جاری کی ہے۔ وقف بورڈ کا کام وقف کی جائیدادوں کی دیکھ بھال کرنا ہے۔

## 'حکومت وقف جائداد پر قبضہ کر کے مسلمانوں کو تباہ و برباد کرنا چاہتی ہے'

تمام مسلمان وقف جائداد کے تحفظ کے لئے متحد ہوجائیں گے اور مسلم پرسنل لاء اور دیگر مسلم تنظیموں کا ساتھ دیں: مولانا عرفی قاسمی

نئی دہلی، 18 نومبر (پریس ریلیز) وقف ترمیمی بل کو مسلمانوں کے خلاف حکومت کی سازش اور وقف جائداد ہڑپنے کی ایک مکروہ کوشش قرار دیتے ہوئے آل انڈیا تنظیم علمائے حق کے قومی صدر مولانا محمد اعجاز عرفی قاسمی نے کہا کہ حکومت مسلمانوں کے خلاف وقف ترمیمی بل پاس کرانے کے لئے طرح طرح کے ہتھکنڈے اپنا رہی ہے۔

انہوں نے آج یہاں جاری ایک بیان میں کہا کہ میڈیا اور سوشل میڈیا کے ذریعہ یہ بات پھیلانے اور عوام کو گمراہ کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے کہ وقف بورڈ جس زمین پر ہاتھ رکھ دیتا ہے وہ زمین وقف بورڈ کی ہو جاتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ادنیٰ سا دماغ رکھنے والا بھی اس طرح کا تصور نہیں کر سکتا۔ زمین کے دستاویزات پیش کرنے ہوتے ہیں۔ کسی کے دعویٰ کرنے سے کسی کی زمین نہیں ہو جاتی ہے البتہ اس کے برعکس معاملات وقف بورڈ کی زمین کے ساتھ پیش آتے ہیں اور حکومتی ایجنسیوں کے کارندے آئے دن وقف املاک پر قبضہ کرتے رہتے ہیں۔ وہ بورڈ لگاتے ہیں اور اس پر قبضہ کر لیتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اس قبضے کی سازش میں کبھی کبھی وقف بورڈ کے ارکان کی لاپروائی یا خاموش رضامندی بھی شامل ہوتی ہے۔

انہوں نے دعوی کیا کہ ملک بھر پھیلے جائدادوں پر حکومت کی نظر ہے۔ وہ وقف جائداد پر قبضہ کر کے مسلمانوں کو تباہ و برباد کرنا چاہتی ہے۔ وہ نہیں چاہتی کہ مسلمان تعلیم ادارے قائم کریں، مسلمانوں کی فلاح و بہبود کے لئے کوئی ادارے چلائیں۔ انہوں نے مسلم پرسنل لاء بورڈ وقف ترمیمی بل کے سلسلے میں کوششوں کی تعریف کرتے ہوئے تمام مسلمانوں سے گزارش کی کہ وہ وقف جائداد کے تحفظ کے لئے متحد ہوجائیں گے اور مسلم پرسنل لاء اور دیگر مسلم تنظیموں کا ساتھ دیں۔ مولانا عرفی قاسمی نے مشترکہ پارلیمانی کمیٹی (جے پی سی) کے رویے اور طریقہ کار کی مذمت کرتے ہوئے کہ کے پی سی وقف ترمیمی بل کے بارے میں غیر متعلقہ افراد سے مشورے لے رہی ہے اور ان کو اپنی باتوں کو رکھنے کا موقع دے رہی ہے جو کہ سراسر غلط ہے۔ انہوں نے سوال کیا کہ کیا مندروں، مٹھوں اور دیگر معاملات کے سلسلے میں مسلم تنظیموں کو اپنی بات کہنے کے لئے موقع دے گی یا بلائے گی۔ انہوں نے کہا کہ یہ سب وقف ترمیمی بل کو غیر قانونی طریقہ سے پاس کرانے کی مذموم کوششوں کا ایک حصہ ہے۔ مسلمان اس طرح کی حرکتوں کو ہرگز قبول نہیں کریں گے اور قانون کے دائرے میں آخری حد تک اس کی مخالفت کریں گے۔

## زبان قدرت کی سب سے بڑی نعمتوں میں سے ایک ہے اسے معمولی سمجھنا بڑی غلطی ہوگی

### غالب انسٹی ٹیوٹ کے زیر اہتمام اردو، فارسی کلاسز کی اسناد تقسیم

لکھنؤ۔ غالب انسٹی ٹیوٹ کے زیر اہتمام اردو، فارسی کلاسز سیشن مئی تا جون 2024 کا پیچ 31/ اکتوبر کو مکمل ہوا۔ امتحان میں کامیابی حاصل کرنے والے طلبا کے لیے تقسیم اسناد کا پروگرام ایوان غالب میں 18/ نومبر کو 3 بجے سہ پہر منعقد کیا گیا۔ اس جلسے کی صدارت غالب انسٹی ٹیوٹ کے سکریٹری پروفیسر صدیق الرحمٰن قدوائی نے کی۔ اس موقع پر انھوں نے کہا کہ غالب انسٹی ٹیوٹ عالمی سمینار کا بھی اہتمام کرتا ہے جس سے وہ لوگ استفادہ کرتے ہیں جو اعلیٰ تعلیم سے وابستہ ہیں لیکن بنیادی تعلیم کے لیے بھی یہ ادارہ عملی اقدام کرتا ہے جس کے گواہ آپ سب حضرات ہیں۔ مجھے خوشی ہوتی ہے جب دیکھتا ہوں کہ اتنی بڑی تعداد میں لوگ یہاں کے آن لائن کلاسز سے وابستہ ہیں۔ ہمالیہ ڈرگس گروپ کے چیئرمین سید فاروق نے اس اجلاس میں بطور مہمان خصوصی شرکت کی۔ اس موقع پر انھوں نے کہا کہ زبان قدرت کی سب سے بڑی نعمتوں میں سے ایک ہے اسے معمولی سمجھنا بڑی غلطی ہوگی۔ ایک ہی لفظ کی ادگی سے آپ یہ سمجھ سکتے ہیں کہ بات کرنے والا کس قسم کے معاشرے سے تعلق رکھتا ہے۔ جن بچوں نے کامیابی حاصل کی انھیں میں مبارکباد دیتا ہوں اور جو اس بار کامیاب نہیں ہو سکے مجھے امید ہے کہ وہ آئندہ نمایاں کامیابی حاصل کریں گے۔ این۔آئی۔او۔ایس کے اسسٹنٹ ڈائرکٹر ڈاکٹر شعیب رضا خاں وارثی نے اس پروگرام میں بطور مہمان اعزازی شرکت کی۔ انھوں نے کہا کہ میں غالب انسٹی ٹیوٹ اپنی طالب علمی کے زمانے سے آتا رہا ہوں۔ اس ادارے نے تن تنہا اردو کی جو خدمت انجام دی ہے وہ قابل رشک ہے۔ بنیادی تعلیم کی خدمت بھی اس ادارے کے پیش نظر ہے یہ امر قابل مبارکباد ہے۔ بنیادی تعلیم کے بغیر اعلیٰ تعلیم کا کوئی تصور ممکن ہی نہیں ہے۔ غالب انسٹی ٹیوٹ کے ڈائرکٹر ڈاکٹر ادریس احمد نے کہا کہ آن لائن کلاسز کا سلسلہ کووڈ کے زمانے میں شروع ہوا تھا اور ہمیں یہ اندازہ نہیں تھا کہ بیماری کے خاتمے کے بعد بھی یہ سلسلہ اتنی کامیابی کے ساتھ جاری رہے گا۔ لیکن آج مجھے بہت خوشی ہوتی ہے کہ ساری دنیا سے طلبا اس آن لائن کلاس کا حصہ بنتے ہیں اور اپنے بہتر تاثرات سے ہمیں نوازتے ہیں۔ اردو فارسی کلاس کے استاد طاہر الحسن نے کہا کہ میں نے اپنی جانب سے پوری کوشش کی ہے کہ کوئی کوتاہی نہ رہنے پائے، لیکن اگر کوئی کمی میری جانب سے رہ گئی ہو تو طلبا مجھے اس جانب متوجہ کریں تاکہ آئندہ اس کمی کو دور کیا جا سکے۔ کامیابی حاصل کرنے والے طلبا کو سرٹیفکٹ تقسیم کیے گئے اور پہلی دوسری اور تیسری پوزیشن حاصل کرنے والے طلبا کو بالترتیب تین ہزار، دو ہزار اور ایک ہزار روپے، سرٹیفکٹ اور مومنٹو پیش کیا گیا۔ انعام حاصل کرنے والے طلبا کے نام اس طرح ہیں: ڈاکٹر انوراگ پرساد، وکاش دیش پانڈے (اردو پہلی پوزیشن)، سوہا بترا (اردو دوسری پوزیشن)، گرمیت سنگھ چانا (اردو تیسری پوزیشن)، دیپا بالاسبرامنیم (فارسی پہلی پوزیشن)، مریم (فارسی دوسری پوزیشن)، ملیحہ اشرف (فارسی تیسری پوزیشن)۔ اس موقع پر طاہر الحسن کی کتاب 'نورنگ اردو' اور گرمیت سنگھ چانا کی کتاب Tamarind کی رسم اجرا عمل میں آئی۔

# مہاکمبھ میں حیرت انگیز ہوگا پرندوں کا سنگم

## جنگلی حیاتیات کی ٹیم نگرانی میں مصروف

پریاگراج: 18 نومبر (پی این ایس) خطرے سے دوچار انڈین اسکمر ز کے 150 جوڑے حیرت انگیز مہاکمبھ کا مشاہدہ کرنے کے لیے یہاں آئے ہیں۔ سنگم کی ریت پر ان رنگین مہمانوں کی چہچہاہٹ ایک مافوق الفطرت دھن بجا رہی ہے، اس برڈ ساؤنڈ تھراپی کے لیے ملک اور بیرون ملک سے لوگ آنا شروع ہوگئے ہیں۔ اس وقت دنیا کے تیز ترین اڑنے والے پیریگرین فالکن کا بھی انتظار کیا جا رہا ہے۔ جاپان اور چین کی بلٹ ٹرینوں سے تیز رفتار یہ پرندہ 300 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے ہوا میں باتیں کرتا ہے۔ سنگم کے علاقے میں یہ مافوق الفطرت منظر ریاست میں ماحولیاتی سیاحت کو فروغ دینے کی کوششوں کو تقویت دے رہا ہے۔ محکمہ جنگلات بھی اس موقع پر مہاکمبھ سے پہلے برڈ فیسٹیول کا انعقاد کرنے جا رہا ہے۔

پریاگ راج میں محکمہ جنگلات کے آئی ٹی سربراہ آلوک کمار پانڈے نے کہا کہ مہاکمبھ سے پہلے ہی بڑی تعداد میں ہجرت کرنے والے پرندے پریاگ راج آرہے ہیں۔ ان کے ساتھ خطرے سے دوچار انڈین اسکمر اور سائبیرین سٹارک بھی بڑی تعداد میں موجود ہیں۔ اتنی بڑی تعداد میں آنے والے مقامی اور غیر ملکی پرندوں کی گنتی کے لیے وائلڈ لائف ٹیم کو تعینات کیا گیا ہے جو دن رات ان پرندوں پر خصوصی نظر رکھے ہوئے ہے۔ وائلڈ لائف کمیونٹی آفیسر کے پی اپادھیائے نے کہا کہ انڈین اسکمر ز، جو پوری دنیا میں خطرے سے دوچار ہیں، 150 سے زائد جوڑوں میں سنگم کے کنارے آئے ہیں۔ یہ آلودگی کو روکنے میں کافی حد تک مددگار ہے۔ یہی نہیں بلکہ یہ پانی کی پاکیزگی کو بڑھانے کا بھی کام کرتا ہے۔

مہاکمبھ کے آغاز سے پہلے ہی اتنی بڑی تعداد میں سنگم کے کنارے پہنچنے والے یہ پرندے ہندوستان اور بیرون ملک سے آنے والے لوگوں کی توجہ کا مرکز بن گئے ہیں۔ فی الحال، ہندوستانی سکیمر ز کو صبح اور شام ریت کے ٹیلوں پر ٹہلتے ہوئے آسانی سے دیکھا جا سکتا ہے۔ یہاں، مدر گنگا کے کنارے، شیڈول ون کے پرندوں کی 90 سے زیادہ اقسام جیسے انڈین اسکیمر، سائبیرین، بلیک کرین، سارس مہاکمبھ کے استقبال کے لیے آئے ہیں۔ صرف دو سال پہلے پریاگرین فالکن کو بھی پریاگ راج میں دیکھا گیا تھا جس کے مہاکمبھ کے دوران پہنچنے کی امید ہے۔

یہ دنیا کا تیز ترین اڑنے والا پرندہ ہے جس کی رفتار جاپان اور چین کی بلٹ ٹرینوں سے زیادہ سمجھی جاتی ہے۔ یہ 300 کلومیٹر فی گھنٹہ سے زیادہ کی رفتار سے پرواز کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ ان کے علاوہ مختلف قسم کے مقامی اور غیر ملکی پرندے بھی سنگم کو مبارک سمجھتے ہوئے مہاکمب کی رونق بڑھانے آئے ہیں۔ سائبیریا، منگولیا، افغانستان سمیت 10 سے زائد ممالک سے یہ غیر ملکی مہمان مہاکمبھ سے لطف اندوز ہونے آئے ہیں۔

# جھانسی آتشزدگی: ایک اور نومولود کی موت.

## تعداد بڑھ کر ہوئی 12، سرکاری ٹیم جانچ کے لیے پہنچی

جھانسی: 18 نومبر (پی این ایس) مہارانی لکشمی بائی میڈیکل کالج میں لگی آگ میں ایک اور نومولود کی موت ہوگئی۔ اب آگ سے ہلاک ہونے والے نومولود بچوں کی تعداد 12 تک پہنچ گئی ہے۔ دوسری جانب سرکاری ٹیم بھی واقعے کی جانچ کے لیے پہنچ گئی ہے۔

معلومات کے مطابق، جھانسی مہارانی لکشمی بائی میڈیکل کالج کے نوزائیدہ انتہائی نگہداشت کے مرکز (SNCU) میں جمعہ کی رات تقریباً 11 بجے آگ لگ گئی، جس میں 10 بچوں کی موقع پر ہی موت ہوگئی۔ جبکہ اتوار کو ایک بچہ دم توڑ گیا۔

اب پیر کو ایک اور بچے کی موت ہوگئی۔ یہ بچہ جالون ضلع کے رہائشی وشال کی بیوی مسکان کا ہے۔ پیدائش سے ہی شدید بیماری میں مبتلا ہونے کے بعد انہیں طبی مرکز میں داخل کرایا گیا تھا۔ آپ کو بتاتے چلیں کہ واقعے کے وقت وارڈ میں 49 بچے داخل تھے جن میں سے 39 بچوں کو ریسکیو کرکے باہر نکال لیا گیا۔

حکومت نے واقعے کی تحقیقات کے لیے ڈائریکٹر جنرل میڈیکل ایجوکیشن کی سربراہی میں ایک اعلیٰ سطحی کمیٹی تشکیل دی تھی۔ کمیٹی تحقیقات کے لیے پیر کو میڈیکل کالج پہنچی۔ ٹیم نے تفتیش شروع کردی ہے۔

دو کروڑ مالیت کا جان بچانے والا سامان جل گیا۔ جھانسی میڈیکل کالج کے ایس این سی یو میں لگنے والی آگ میں تقریباً 2 کروڑ روپے کا جان بچانے والا سامان جل گیا۔ میڈیکل کالج کے ڈاکٹروں کے مطابق نوزائیدہ بچوں کو ایس این سی یو میں اسی وقت داخل کیا جاتا ہے جب ان کی حالت خراب ہو جاتی ہے۔ پرنسپل ڈاکٹر این ایس سینگر نے بتایا کہ وارڈ میں بچوں کے علاج کے لیے آٹھ اعلیٰ معیار کے وینٹی لیٹر، ببل، سی پی اے پی، ایچ ایف این سی (ہائی فلو نیچرل کینڈولا) مشین، ایچ ایف او، 18 جھولے وغیرہ مشینیں ہیں جن کی قیمت 10 لاکھ روپے سے زیادہ ہے۔ 2 کروڑ۔ تمام مشینیں جل چکی ہیں۔ آگ لگنے کے بعد بچوں کو ایس این سی یو سے نکال لیا گیا لیکن مناسب علاج کا مسئلہ پیدا ہوگیا۔ اس پر کالج انتظامیہ نے وارڈ نمبر۔ ان میں سے پانچ کو وینٹی لیٹرز اور آکسیجن بیڈز کا بندوبست کرکے نگو وارڈ بنایا گیا تھا۔ اس کے بعد 16 شیر خوار بچوں کو فوری طور پر داخل کیا گیا۔ جھانسی میں لگی آگ میں تباہ ہونے والے آلات کے بعد اب میڈیکل کالج کے ہی پی آئی سی یو میں 10 بستروں کا نوزائیدہ انتہائی نگہداشت کا مرکز قائم کیا گیا ہے۔ پیدائش کے بعد نازک حالات والے نوزائیدہ بچوں کو یہاں داخل کیا جاسکتا ہے۔ اس کے علاوہ آگ لگنے کے بعد بچوں کو بھی یہاں منتقل کردیا گیا ہے۔ آگ لگنے کے بعد بچائے گئے نومولود بچوں کو پہلے ایمرجنسی میں داخل کرایا گیا۔ پھر وہاں سے SNCU تیار ہونے کے بعد اسے PICU منتقل کردیا گیا۔

---

## نبی اکرمؐ کی ہدایات کو ماننا اور آپ کے بتائے ہوئے راستے پر چلنا ضروری

ہے کانپور: جس طریقے سے خدا کو ایک ماننا ضروری ہے، اسی طرح نبی کریم ﷺ کو نبی اور رسول ماننے کے ساتھ ساتھ آخری نبی ماننا بھی ضروری ہے جس پر قرآن کی متعدد آیات شاہد ہیں اسی طریقے سے ذخیرہ احادیث میں بھی بے شمار حدیثیں ہیں جن سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ نبی اکرم نبیوں کے خاتم ہیں، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں فرمایا 'ما کان محمد ابا احد من الرجالکم ولا کن رسول اللہ وخاتم النبیین' (محمد ﷺ تم میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں لیکن وہ اللہ کے رسول اور نبیوں کے خاتم ہیں)۔ اسی طریقے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ 'انہ سیکون فی امتی ثلاثون کذابون کلھم یزعم انہ نبی وانا خاتم النبیین لا نبی بعدی' (میری امت میں تیس جھوٹے پیدا ہوں گے ان میں سے ہر ایک دعویٰ کرے گا کہ میں نبی ہوں، حالانکہ میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں) اور جس طریقے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایات کو ماننا اور آپ کے بتائے ہوئے راستے پر چلنا ضروری ہے اسی طریقے سے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے عمل کئے ہوئے طریقے کو بھی اپنی زندگی میں لانا ضروری ہے، جنہیں قرآن میں مختلف بشارتیں دی ہیں، فرمایا رضی اللہ عنہم ورضوعنہ کہیں فرمایا 'اولائک ھم المفلحون'، کہیں فرمایا 'اولائک ھم الفائزون'، اسی طریقے سے اللہ کے نبیؐ نے فرمایا میرے صحابہ کو برا بھلا مت کہو کیونکہ وہ تم میں بہترین ہیں (حدیث)۔ بے شمار ایسے لوگ ہیں۔

## شجرکاری کی اہمیت اور ذمہ داری پر غور و فکر کی ضرورت: پروفیسر ریاض محمود

علی گڑھ (اسٹاف رپورٹر) فرینڈز کالونی سول لائنز میں واقع فرینڈز کالونی پارک میں سید الساجدین، زین العابدین امام علی ابن الحسین علیہ السلام کی 1408 ویں یوم ولادت باسعادت کے پرنور موقع پر شجرکاری کی گئی۔ شجرکاری کی اہمیت، ضرورت اور ذمہ داری پر شرکاء کی توجہ مبذول کراتے ہوئے مہمان خصوصی پروفیسر ریاض محمود سابق ایم یو علی گڑھ نے کہا کہ جس طرح سے ہم اپنے گھروں کی حفاظت کرتے ہیں کہیں اس سے زیادہ اپنی کالونی کے پارک کے پیڑوں کی حفاظت ضروری ہے اور کالونی کے مکین اپنی ذمہ داری نبھائیں ورنہ تاریخ میں انہیں غیر ذمہ دار زمرہ میں دیکھا جائے گا۔ آج جو معزز شخصیات موجود ہیں وہ اپنی ذمہ داری کو شدت سے احساس کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے شجرکاری کی اہمیت اور ضرورت کا ذکر قرآن کریم میں چودہ سو سال قبل ہی کردیا تھا۔ قرآن مجید میں مختلف حوالے سے مختلف شجر کا ذکر آیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے درختوں کو اپنی رحمت قرار دیا ہے۔ معروف کاروباری جناب گوہر اسرار صاحب نے پودا لگاتے ہوئے آقا دوجہاں ﷺ کی حدیث پاک کو یاد دلاتے ہوئے کہا "جو شخص درخت لگائے اس کے بعد اس کی نگہداشت، حفاظت اور نگرانی کرکے مکمل درخت کی صورت میں بڑا کردے تو اس کے لیے اجر کثیر ہے اور یہ صدقہ جاریہ بن جاتا ہے۔" شعیب شارک صاحب نے شجرکاری کو عبادت سے تصور کرتے ہوئے بتایا کہ یہ نہ صرف سنت رسولؐ ہے بلکہ ماحول کو خوبصورت اور دلکش بنانے کے ساتھ ساتھ زمین کی زرخیزی میں معاون و مددگار جناب ندیم خان صاحب شجرکاری کی ضرورت اور اس کی ذمہ داریوں پر توجہ مبذول کراتے ہوئے کہا کہ درخت چرندوں، پرندوں اور متعدد حیوانات کا مسکن ہیں، درخت فضائی جراثیم کو اپنے اندر جذب کرلیتے ہیں اور درخت ماحول میں خوبصورتی پیدا کرتے ہیں لہٰذا کالونی کے ہر فرد کی ذمہ داری ہے کہ پیڑوں کی حفاظت کرے۔ اور پارک کے پیڑوں کو محض اس لئے نہ برباد کریں کہ ان کے گھر کی خوبصورتی کم ہو جائے گی۔ ندیم خان صاب نے شجرکاری کے پروگرام میں شامل لوگوں کو بتایا کہ شجر سے محبت انسانیت سے محبت ہے کیونکہ یہ درخت آکسیجن مہیا کرکے ہماری زیست کا سامان پیدا کرتے ہیں اس لیے اس امر کی اشد ضرورت ہے کہ فرینڈز کالونی کے مکینوں اور وابستہ علاقوں کے انسانوں میں درختوں کی ضرورت اور اہمیت سے متعلق شعور کو پیدا کیا جائے۔ اس کی اہمیت ذہن عالیہ کے حوالے کیا کہ ایک درخت 18 افراد اور 36 ننھے بچوں کو آکسیجن فراہم کرتا ہے لہٰذا پارک میں شجرکاری، اس کی نگہبانی اور تعاون کریں یہ ہر ایک ذی شعور ذی عقل کا فریضہ ہے۔ آج کے پرنور پر کشش موقع پر فرینڈز کالونی پارک میں شجرکاری کا انتظام و اہتمام ڈاکٹر شجاعت حسین کی جانب سے کیا گیا۔ ڈاکٹر شجاعت حسین نے ایک ماہر طب کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ موجودہ جدید دور میں ماحولیاتی معاملہ اتنا سنگین و تشویشناک ہے کہ جب مریض کا آپریشن کرتا ہوں تو دیکھتا ہوں کہ پھیپھڑے گلابی ہونے کے بجائے سیاہ ہو رہے ہیں۔ اب معاشرے اور کالونی کے ہر ایک فرد کی ذمہ داری ہے کہ شجرکاری کے ساتھ پودوں کی حفاظت کریں۔ یہ دین اور دنیا دونوں اعتبار سے ضرورت اور لازمی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ کالونی کے مکینوں سے گزارش کی کہ بغیر کسی تفریق، تضاد، تنفر، فرقہ، فرقہ بازی، درجہ بندی، گروہ بندی اور شر پسندوں کے بہکانے میں نہ آئیں اور انسانی شعور کا مظاہرہ کریں۔ ڈاکٹر شجاعت حسین نے سبھی مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔

## "تحفظ ناموس رسالت" جلسہ آج

گورکھپور۔ محمدی کمیٹی کے زیر اہتمام نواں سالانہ جلسہ "تحفظ ناموس رسالت" کا انعقاد 19 نومبر بروز منگل شام 8 بجے سے حضرت مبارک خاں شہید قبرستان گلی ترکمان پور میں کیا جائے گا، سرپرست اعلیٰ کانپور سے آرہے علامہ سید عبدالقادر میاں صاحب ہوں گے، خصوصی خطاب سنت کبیر نگر کے مفتی علاؤالدین مصباحی فرمائیں گے، جلسہ میں شہر و اطراف کے دیگر علمائے کرام بھی شرکت کریں گے، یہ اطلاع قاری شرافت حسین قادری نے دی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ منگل کو ہی شام 15:5 بجے سے تنظیم علمائے اہلسنت سے وابستہ علمائے کرام کی ایک اہم میٹنگ درگاہ حضرت مبارک خاں شہید نارمل میں ہوگی، جس میں علمائے کرام باہمی گفتگو و تبادلہ خیال کریں گے، انہوں نے تمام لوگوں سے جلسہ تحفظ ناموس رسالت میں شرکت کی اپیل کی ہے۔

## کسی بھی کام میں ترقی کیلئے محنت، تسلسل اور حوصلہ افزائی ضروری: منیر احمد ندوی

### مدرسہ عربیہ تعلیم القرآن سمریاواں میں اعزازی نشست کا انعقاد

سمریاواں، سنت کبیر نگر (پریس ریلیز)۔ ضلع سنت کبیر نگر کے معروف اقامتی ادارہ مدرسہ عربیہ تعلیم القرآن (ملحقہ دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ) میں ممبران مدرسہ کی ایک اہم میٹنگ ہوئی جس میں نمایاں کارکردگی دکھانے والے اساتذہ کو اعزاز و اکرام سے نوازا گیا، اس موقع پر تمام اساتذہ سمیت مدرسہ کے ممبران موجود تھے، مہتمم مدرسہ مولانا منیر احمد ندوی نے اساتذہ کو خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اساتذہ قوم کے معمار ہوتے ہیں، مدرسہ کی تعمیر و ترقی اور طلبہ کی تعلیم و تربیت آپ ہی ذریعہ ممکن ہے، یہ لائق اطمینان بات ہے کہ آپ خوب محنت کررہے ہیں، وقت کی پابندی، مسلسل محنت، اخلاص کے ساتھ ترتیب اور ہر چیز میں اللہ کی رضا کی تلاش اچھے اساتذہ کے اوصاف ہیں اور ان کی ذمہ داری میں شامل ہے کہ وہ اپنے فرائض میں بلا عذر کوتاہی نہ کریں، آپ نے لگن کے ساتھ مدرسہ اور طلبہ کی ترقی میں حصہ لیا اس پر میری طرف سے اور تمام ممبران کی طرف سے مبارک باد، بلا شبہ اچھے اساتذہ کی حوصلہ افزائی ہونی چاہئے، اس سے ایک نیا حوصلہ اور نئی توانائی حاصل ہوتی ہے۔ صدر مدرس مولانا غفران احمد ندوی نے کہا کہ مدارس اسلامیہ اور مکاتب دینیہ کی بنیاد ہمارے اسلاف نے مسلمان بچوں کی تعلیم و تربیت کیلئے رکھی تھی، تعلیم کے ساتھ ساتھ مسلمان بچوں اور بچیوں کو مدارس سے جوڑنے کی مزید فکر کی جائے کیونکہ ہمارے اور آپ کے بچے دینی تعلیم سے دور ہوتے جارہے ہیں یہ بڑا حساس مسئلہ ہے، سب کی توجہ کی ضرورت ہے، روز بروز مدارس کمزور ہوتے جارہے ہیں طلبہ اور گارجین کو مدارس سے جوڑنے اور ان کو بیدار کرنے کیلئے ہمیں حکمت عملی سے کام لینا ہوگا، گارجین کو یہ احساس دلانا ہوگا کہ دینی تعلیم ہی تمام علوم و فنون کا سرچشمہ ہے، عصری تعلیم نے اسی سمندر سے اپنی کھیتیاں سیراب کی ہیں اگر گارجین نے دینی تعلیم کی فکر نہ کی تو یہ بچے ان کیلئے دنیا و آخرت دونوں جگہ رسوائی کا ذریعہ بنیں گے، مدرسہ کے فعال متحرک ممبر جن کو تعلیمی میدان میں اچھا تجربہ ہے اور مستقل ماسٹر ٹرینر کی حیثیت سے علاقے میں تربیتی کیمپوں کو رہنمائی دیتے رہتے ہیں نے اس موقع پر اساتذہ کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے کہا کہ ہم آپ کا حد درجہ احترام کرتے ہیں آپ کی محنت کی قدر کرتے ہیں، مدرسہ کے تئیں عوام کا جو اعتماد ہے وہ آپ کی محنتوں اور کوششوں کا نتیجہ ہے اساتذہ بچوں کی تعلیم و تربیت کے ذمہ دار ہوتے ہیں ان کے نگراں محافظ ہوتے ہیں اراکین مدرسہ انتظامی امور میں جس چیز کی کمی ہو ہر وقت پورا کرنے کیلئے تیار ہیں اور ہمیشہ الحمدللہ اساتذہ کے کسی مطالبہ کو رد نہیں کیا گیا ہے آپ کی ہر وہ درخواست قابل قبول ہے جو مدرسہ، اساتذہ اور طلبہ کے لئے مفید ثابت ہو بس اساتذہ سے مزید درخواست ہے کہ تعلیمی معیار بہتر سے بہتر بنائیں، تعلیم و تربیت کے میدان میں آپ نے اپنے آپ کو وقف کردیا ہے آپ کی نمایاں خدمات پر اور مسلسل مدرسہ سے منسلک رہنے پر اور طلبہ کی ایک منظم ٹیم تیار کرنے پر ہم آپ کا اعزاز کرتے ہیں مدرسہ میں اچھا کھانا اچھی رہائش اچھا نظم و نسق میں ہم آپ کے معاون بنیں گے ان شاء اللہ تعالیٰ، مولانا محمود احمد قاسمی ندوی کی دعائیہ کلمات پر جلسہ کا اختتام ہوا، اس موقع پر اساتذہ کی قیمتی انعامات سے حوصلہ افزائی بھی کی گئی، اس خصوصی نشست میں مولانا مجیب الرحمن قاسمی، حاجی مسعود احمد، انوار عالم چودھری، حمید الدین چودھری، مولانا محمد اسلم قاسمی، حاجی سمیع اللہ، عبد المتین بڑھیا معافی، مفتی محمد عاصم ندوی، قاری محمد ارشد قاسمی، مولانا ذکی احمد ندوی، مولانا انیس الرحمن ندوی، مولانا حبیب الرحمن قاسمی، قاری عظمت اللہ، مولانا ولی الدین ندوی، حافظ علاؤالدین، حافظ وسیم اختر، مولانا محمد رضوان ندوی، ماسٹر جمیل احمد، مولانا قربان علی ندوی، مولانا عبدالوہاب مظاہری، حافظ عبدالباری قیومی، حافظ ظہیر احمد، ماسٹر عبد المالک، مولانا سعید احمد مظاہری وغیرہ خاص طور پر موجود رہے۔

---

## انجمن تعمیرِ ادب ردولی کے زیر اہتمام عظیم الشان مشاعرے کا انعقاد

بارہ بنکی۔ انجمن تعمیر ادب ردولی کے زیرِ اہتمام شکیل ردولوی کے رہائش گاہ پر ایک عظیم الشان طرحی مشاعرے کا اہتمام کیا گیا۔ مشاعرے کی صدارت استاد شاعر مجیب صدیقی کرنیل گنجوی نے فرمائی۔ نظامت کے فرائض شکیل ردولوی نے انجام دئے۔ مشاعرہ میں مہمانانِ خصوصی کے طور پر چئرمین جبار علی اور ڈاکٹر ریحان علوی موجود رہے۔ مہمانانِ ذی وقار عزم گونڈوی جبکہ مہمانانِ اعزازی کے طور پر قاری عقیل ضیا اور مسترا ایٹھوی نے شرکت فرمائی۔ صدر مشاعرہ مجیب صدیقی نے ردولی کے ادبی منظر نامے پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ ردولی دورِ قدیم سے علم و ادب کا گہوارہ رہا ہے۔ یہاں شاعروں ادیبوں نے وہ کارہا٭ نمایاں انجام دیا جسکو فراموش نہیں کیا جاسکتا۔ مشاعرہ کی طرح تھی خون جگر سے اپنے نہانا پڑا مجھے" مشاعرہ کامیابی کے ساتھ دیر رات تک چلا۔ مشاعرہ میں پڑھے گئے پسندیدہ اشعار مندرجہ ذیل ہیں۔

دنیا میں آکے رونے سے ہوتا ہے جو شروع
وہ نغمۂ حیات بھی گانا پڑا مجھے
مجیب صدیقی گونڈا

بزم ادب سجا کے جو شہر مجاز میں
جب آپ نے بلایا تو آنا پڑا مجھے
عزم گونڈوی

سچ بول کر کسی کو بچانا پڑا مجھے
بدلے میں اپنی جان گنوانا پڑا مجھے
ڈاکٹر ریحان علوی بارہ بنکوی

بلوائیوں سے خود کو بچانے کے واسطے
مجبور ہو کے ہاتھ اٹھانا پڑا مجھے
قاری عقیل ضیا

پوچھا شہید آپ وطن پر کبھی ہوئے
پھر تو ہزاروں نام گنانا پڑا مجھے
اُس مالک وجود سے کیا منحرف ہوئے، سر کو کہاں
کہاں نہ جھکانا پڑا مجھے
مسترا ایٹھوی

ہونے لگا جو سرد مری قوم کا لہو
تب کربلا کا ذکر سنانا پڑا مجھے
شکیل ردولوی

اک در کو چھوڑنے کی سزا مجھ کو یہ ملی
ہر در پہ اپنے سر کو جھکانا پڑا مجھے
مجیب ردولوی

لگنے لگا جو اپنے ہی پرچھائیوں سے ڈر
گھر کا ہر اک چراغ بجھانا پڑا مجھے
عظیم ردولوی

خونِ مجاہدین بھی میرے لہو میں ہے
اہلِ جہاں کو یہ بھی بتانا پڑا مجھے
علیم کشش

عامر نہ پوچھو کیسے گزرتی ہے زندگی
ہر آرزو کو دل میں دبانا پڑا مجھے
عامر متین

زخمِ جگر کو اپنے چھپانا پڑا مجھے
غم ضبط کر کے سب کو ہنسانا پڑا مُجھے
ظفر اقبال

ان کے علاوہ شعیب کوثر، ڈاکٹر اشوک کوشل، محمد عمران ندوی اور جون خادم سمیت تمام دیگر شعراء نے بھی اپنا طرحی کلام پیش کیا۔ مشاعرہ کامیابی کے ساتھ دیر رات تک چلا۔ مشاعرہ میں خاص طور سے سرفراز نصر اللہ خاں قومی سکریٹری اقلیتی سیل سماجوادی پارٹی، ڈاکٹر فہیم خاں، صغیر خاں، شبیہ الحسن سجاسد یوسف اصغر، جمال قریشی، نسیم پرنس، اشتیاق احمد خان ماسٹر نثار، ماسٹر صادق، حاجی مشکور، محمد یونس، حافظ جلیس، مسیح الدین اور محمد مبین عثمانی وغیرہ نے شرکت فرمائی۔ آخر میں بزم کے جنرل سکریٹری شعیب کوثر نے شعراء و سامعین کا شکریہ ادا کیا۔

## تیز رفتار گاڑی نے موٹر سائیکل کو ماری ٹکر مار

سیتاپور: 18 نومبر (پی این ایس) یوپی کے سیتاپور میں اتوار کی دیر رات ایک بائک سوار کو تیز رفتار گاڑی نے ٹکر ماردی۔ بائک سوار کی لکھنؤ میں علاج کے دوران موت ہوگئی۔ پولیس نے لاش کو پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا ہے۔ موٹر سائیکل سوار نے ہیلمٹ نہیں پہنا ہوا تھا۔ یہ حادثہ مسرکھ کوتوالی علاقے میں کالی چوراہے پر پیش آیا۔ دیش راج (25)، جو نیمی شرنیا تھانہ علاقہ کے کوہنا گاؤں کا رہنے والا ہے، اپنی بائک پر مچھرہٹا تلک تقریب کے لیے اپنی موسی کے گھر گیا تھا۔ اتوار کی رات دیر گئے واپسی کے دوران، وہ مچھرہٹا۔ کلی چوراہے سڑک پر کلی چوراہے کے قریب ایک تیز رفتار گاڑی سے ٹکرا گیا۔ اس حادثہ میں دیش راج شدید زخمی ہوگیا۔ پولیس نے اسے کمیونٹی ہیلتھ سینٹر، مچھرہٹا میں داخل کرایا۔ حالت نازک ہونے پر ڈاکٹروں نے اسے لکھنؤ ریفر کردیا۔ لکھنؤ میں علاج کے دوران دیش راج کی موت ہوگئی۔ اہل خانہ کے مطابق دیش راج کے دو چھوٹے بچے تن اور آیوش ہیں۔ دیش راج کی موت کے بعد بیوی ساوتری بے ہوش ہے۔ گھر والوں نے کوئی شکایت درج نہیں کرائی ہے۔

## متھرا میں 24 گھنٹے کے اندر 2 فائرنگ واقعہ

متھرا: 18 نومبر (پی این ایس) ضلع میں ایس ایس پی کے احکامات پر بدمعاشوں پر لگاتار کارروائی کی جارہی ہے، لیکن ان کے حوصلے پست ہوتے دکھائی نہیں دے رہے ہیں۔ ضلع میں گزشتہ 24 گھنٹے کے اندر فائرنگ کے دو واقعات پیش آئے ہیں اور دونوں ہی واقعہ کو لے کر پولیس نے مقدمہ تو درج کرلیا ہے لیکن ابھی تک کوئی ٹھوس کارروائی سامنے نہیں آئی ہے۔ فائرنگ کے دونوں واقعات شادی کی تقریب سے جڑے ہوئے ہیں۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق 24 گھنٹے کے اندر ہوئے فائرنگ کے دونوں واقعات سے ضلع میں افراتفری کا ماحول پیدا ہوگیا ہے۔ فائرنگ کا پہلا واقعہ شیر گڑھ تھانہ حلقہ میں پیش آیا، جبکہ دوسرا واقعہ گووند نگر تھانہ حلقہ کا ہے۔ ان دونوں واقعات میں ایک شخص کی موقع پر ہی موت ہوگئی اور ایک دیگر سنگین طور پر زخمی ہوا ہے۔ متھرا کے گووند نگر تھانہ حلقہ کے مسانی بائی پاس لنک روڈ کے لاٹس گارڈن پر شادی کی تقریب منعقد ہوئی تھی جہاں یہ واقعہ پیش آیا۔ بتایا جاتا ہے کہ شادی تقریب کے دوران رقت کے وقت گارڈن میں دولہا۔ دلن کی جئے مالا کا پروگرام ہو رہا تھا جب باہر پارکنگ سے گولی چلنے کی آواز آئی۔ سبھی باراتی بھاگ کر فوراً پارکنگ میں پہنچے جہاں ایک نوجوان کو گولی لگی ہوئی تھی اور وہ زمین پر گر چکا تھا۔ پارکنگ میں ہوئے اس فائرنگ کو دیکھ کر سبھی حیران رہ گئے۔ با

## سنجے سنگھ کو ڈپٹی سپرینٹنڈینٹ بنائے جانے پر ان کے اعزاز میں تقریب

امروہہ (ڈاکٹر مہتاب امروہوی) مسلم کمیٹی امروہہ کے زیر اہتمام محلہ قریشی میں واقع مسلم کمیٹی کے کیمپ آفس میں ایل آئی یو انسپکٹر سنجے سنگھ کو ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ آف پولیس کے عہدے پر ترقی دینے پر ایک استقبالیہ تقریب کا انعقاد کیا گیا۔ جس کی صدارت مسلم کمیٹی کے چیئرمین حاجی خورشید انور نے کی اور نظامت منصور احمد ایڈوکیٹ نے کی۔ پروگرام کے آغاز میں معروف شاعر حافظ شمیم امروہہ نے مہمان خصوصی کے اعزاز میں اپنا کلام پیش کیا اور انکی کارگزاری کی تعریف کی پروگرام سے خطاب کرتے ہوئے حاجی خورشید انور نے کہا یہ اہل امروہہ کے لیے خوشی کا مقام ہے کہ یہاں رہتے ہوئے آپ کو ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ ایل آئی یو کے عہدے پر ترقی ملی نئی ترقی پر بے پناہ خوشی ہے آپ کی کوششوں نے آپ کو آج اس مقام پر پہنچا دیا ہے۔ آپ تقریباً ۱۴ سال امروہہ میں اپنی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ ترقی کے ساتھ محکمے کے تئیں آپ ذمہ داریاں اور جوابدہی بڑھ جاتی ہے۔ ایسے میں اپنے تجربے سے فائدہ اٹھائیں اور حسب سابقہ کی طرح پوری لگن، ایمانداری، محنت اور لگن سے کام کریں۔ عوام کے ساتھ حسن سلوک کریں۔ مہمان خصوصی سنجے سنگھ ایڈیشنل ایس پی ایل آئی یو نے اپنے خطاب میں کہا کہ میں ۲۰۱۰ میں سب انسپکٹر بن کر امروہہ آیا تھا لیکن اہل امروہہ کے تعاون سے مجھے مسلسل پروموشن ملا ہے آپ نے مجھے محبت دی ہے اسکو سلام پیش کرتا ہوں اہل امروہہ کا شکریہ ادا کرتا ہوں انہوں نے مزید کہا کہ امروہہ میں طویل مدت سے اپنی خدمات غیر جانب داری سے دے رہا ہوں اہل امروہہ کا تعاون اور اخلاص میری کامیابی کی بنیاد ہے امروہہ کا ہر ایک شہری مجھ سے محبت کرتا ہے یہ میرے لیے بیحد فخر کی بات ہے۔

اس موقع پر سابق صدر سرتاج عالم منصوری، جنرل سکریٹری عبدالقیوم رائنی، سید اویس مصطفیٰ رضوی، محمد حسین ایڈوکیٹ، سید قمر نقوی، علی امام رضوی، فہیم شاہنواز، مرغوب صدیقی، فیض اللہ، عالم رائنی، یاسر انصاری ایڈوکیٹ، ڈاکٹر ظفر محمود عباسی، خالد صدیقی، ڈاکٹر چندن نقوی، ہری سنگھ موریا، مرغوب صدیقی، اکرام حسین زیدی، عدنان مسرور، علی عرش، شاہ رخ خان، ظفر شاہ خان، صوفی نشاط، انس صدیقی، سرکار عالم، محمد عالم، منتظر عباسی، حاجی واجد علی، ذیشان پاشا ایڈوکیٹ، ہمایوں پرویز، ڈاکٹر طارق عظیم، سید جمشید، ندیم ایڈوکیٹ، اسرار احمد ایڈوکیٹ، فضل چوہدری، نواز خان، سید وارث علی، ظفر انصاری، ماسٹر اسلم حسین عثمانی، محمد حسین ایڈوکیٹ سمیت کثیر تعداد میں مسلم کمیٹی کے اراکین موجود تھے آخر میں محمد حسین ایڈوکیٹ نے سبھی کا شکریہ ادا کیا۔

# شارب ردولوی پر نظری تنقید کے حوالے سے قابل ذکر کام نہیں کیا گیا: ڈاکٹر تقی عابدی

### شارب ردولوی کے دیرینہ دوست عارف نقوی کے نام سے بھی ایوارڈ شروع کیا جائے: ڈاکٹر عمار رضوی ▢ اول زیادہ لکھے جا رہے ہیں اور افسانہ پر توجہ کم ہوتی جا رہی ہے: پروفیسر عباس رضا نیر

### شعاع فاطمہ چیریٹیبل ٹرسٹ کی جانب سے ڈاکٹر شمیم نکہت فکشن ایوارڈ 2024 کا انعقاد ▢ ڈاکٹر شمیم نکہت فکشن ایوارڈ نورالحسنین اور وقار مہدی رضوی ایوارڈ پردیپ کپور کو دیا گیا

ڈاکٹر ہارون رشید

لکھنؤ۔ 17-نومبر۔شعاع فاطمہ ایجوکیشنل اینڈ چیریٹیبل ٹرسٹ کی جانب سے آل انڈیا کیفی اعظمی اکادمی نشاط گنج میں دسواں ڈاکٹر شمیم نکہت فکشن ایوارڈ 2024 تقریب کا انعقاد کیا گیا۔جس کی صدارت انٹگرل یونیورسٹی کے چانسلر پروفیسر سید وسیم اختر نے کی جبکہ مہمان خصوصی کے طور پر ڈاکٹر عمار رضوی سابق کارگزار وزیر اعلی اتر پردیش اور مہمان اعزازی کے طور پر ڈاکٹر تقی عابدی (کینیڈا) شریک ہوئے۔نظامت کا فریضہ پروفیسر عباس رضا نیر نے انجام دیے۔

مہمانوں کو گل پیشی اور شال پوشی کے بعد پروفیسر ریشماں پروین (صدر شعبہ اردو کھن کھن جی گرلس پی جی کالج لکھنؤ) نے خطبہ استقبالیہ پیش کیا جس میں خاص طور سے انھوں نے پروفیسر شارب ر دولوی اور ڈاکٹر شمیم نکہت کو بھی یاد کیا۔انھوں نے کہا کہ پروفیسر شارب ردولوی اور شمیم آپا ہماری نظروں سے ضرور پوشیدہ ہو گئے مگر اپنی زندگی میں ہی زبان و ادب کے شیدائیوں کی ایسی تربیت کر گئے کہ ان کا مقصد آج بھی اسی طرح زندہ و تابندہ ہے،ان کے عزیز شاگردان ان کے نقش قدم پر چلتے ہوئے نئی نسلوں کی اسی طرح تربیت کر رہے ہیں۔پروفیسر ریشماں نے کہا کہ اس بات کا بھی اطمینان ہے کہ پروفیسر شارب ردولوی اور پروفیسر شمیم نکہت کے خوابوں کی تعبیر "ڈاکٹر شمیم نکہت فکشن ایوارڈ" امسال بھی اسی طرح منعقد کیا جا رہا ہے۔ انھوں نے یاد دہانی کرائی کہ یہ دسواں شمیم نکہت ایوارڈ ہے اور آٹھواں شمیم نکہت میموریل توسیعی خطبہ ہے۔انھوں نے شمیم نکہت میموریل کمیٹی کے اراکین کا شکریہ بھی ادا کیا جنھوں نے انھیں اپنی بات کہنے کا موقع دیا۔پروفیسر ریشماں نے آخیر میں پروفیسر شارب ردولوی کی خواہش کے مطابق ان توسیعی خطبات کو کتابی شکل میں شائع کرنے کے لئے کمیٹی سے درخواست کی تا کہ یہ قیمتی خزینہ ہمیشہ کے لے محفوظ ہو جائے۔

پروفیسر انور پاشا (پروفیسر شعبہ اردو، جواہر لال نہرو یونیورسٹی، نئی دہلی) نے شمیم نکہت توسیعی خطبہ بہ عنوان "اردو افسانہ فکری تعبیرات کے چند پہلو" پیش کیا۔انھوں نے موضوع کے تعلق سے کہا کہ ترقی پسند تصورات کے تناظر میں ڈاکٹر شمیم نکہت ترقی پسندی اور اردو افسانہ کے حوالے سے جو مثلیث تشکیل پاتی ہے وہی میرے خطبے کے موضوع کا محرک ہے۔انھوں نے اردو افسانہ کا عہد بہ عہد جائزہ لیتے ہوئے کہا کہ انگارے کی اشاعت نے جو پیش روی کی تھی اس میں فکر کی وہ جہتیں پوشیدہ تھیں، جو اس سے پہلے کے افسانوں میں مفقود تھیں۔اس میں وہ دھارتھی جس نے پریم چند کی اصلاحی و مثالیت پسندانہ حقیقت نگاری اور سجاد حیدر یلدرم اور نیاز فتحپوری کی رومانیت کی ماورائی و تخیلی فضا سے انحراف کرتے ہوئے معاشرتی و اخلاقی اقدار و روایات پر کاری ضرب لگائی، جن کے پس پشت ایک مخصوص نظام کے جبر کا دخل تھا۔انھوں نے کہا کہ افسانہ کا فن تمام افسانوی اصناف میں اس لحاظ سے امتیازی مقام رکھتا ہے کہ یہ زندگی اور معاشرے کے گونا گوں پہلوؤں کی عکاسی کے لئے نہایت موزوں فن ہے اور ترقی پسند تحریک نے بالخصوص افسانے کے فروغ میں نمایاں کردار ادا کیا۔

مہمان خصوصی ڈاکٹر عمار رضوی (سابق کار گذار وزیر اعلی اتر پردیش) نے اپنے مختصر خطاب میں پروفیسر شارب ردولوی کو یاد کرتے ہوئے کہا کہ وں تو ایک دن موت ے لئے مقرر ہے لیکن شارب ردلووی کی موت تین اسٹیج پر ہوئی پہلی موت ان کی اس وقت ہوئی جب ان کی بیٹی اس دنیا سے رخصت ہو گئی۔دوسری موت اس وقت ہوئی جب انی رفیق حیات ڈاکٹر شمیم نکہت دار فانی سے رخصت ہو گئیں۔اور پھر ان کی موت واقع ہو گئی۔انھوں نے کہا کہ (عارف نقوی جرمنی) سے اس پروگرام میں شرکت کے لئے خاص طور سے آتے تھے شارب کے بعد ان کی بھی موت واقع ہو گئی۔انھوں نے تجویز پیش کی کہ آئندہ ہونے والے پروگرام میں شارب ردولوی کے قریبی دوست عارف نقوی کے نام سے ایوارڈ شروع کرنے کی تجویز رکھی۔اپنے خطاب کے دوران انھوں نے خواجہ معین الدین چشتی عربی فارسی یونیورسٹی کا نام بدل کر لنگویج یونیورسٹی کرنے کے حکومتی قدم کی مخالفت کی اور مطالبہ کیا کہ اس کا پرانا نام واپس رکھا جائے۔انھوں نے کہا کہ اس کے لیے اگر اجتماعی کوششیں کی جائیں تو کامیابی ملنے کے امکانات روشن ہیں۔کیونکہ سب سے بڑا مسئلہ یہ ہے کہ ہم کچھ کہتے ہی نہیں ہیں۔انھوں نے اس بات کا اعتراف بھی کیا کہ وہ خود بھی برسر اقتدار جماعت سے تعلق رکھتے ہیں اور انھوں نے بھی اپنی سطح سے حکومت کو اس سلسلہ میں لکھا ہے۔

پروفیسر وسیم اختر نے اپنے مختصر خطاب میں شراب ردولوی اور شمیم نکہت کو یاد کرتے ہو ٔے حالات حاضرہ ک تناظر میں قلمکاروں کی ذمہداریوں پر گفتگو کی اور اعزاز یافتگان نورالحسنین۔ پردیپ کپور سمیت ان طلبہ کو بھی مبارکباد اور نیک خواہشات پیش کیں جن کے افسانوں کو انعامات کے لیے منتخب کیا گیا۔

ڈاکٹر تقی علی عابدی (کینیڈا) نے کہا کہ شارب ردولوی نے نظری تنقید کے حوالے سے جو کام کئے ہیں وہ کوئی دوسرا اب تک نہیں کر سکا ہے۔اس حوالے سے شارب ردولوی پر بھی کوئی قابل ذکر یا قابل اطمینان کام نہیں ہوا ہے۔انھوں نے مزید کہا کہ شارب ردولوی کی شاعری پر بھی کام نہیں کیا گیا۔پروفیسر عباس رضا نیر نے دوران نظامت برمحل اشعار اور اپنے شگفتہ تبصروں کے درمیان کہا کہ آج کے دور میں ناول زیادہ لکھے جا رہے ہیں اور افسانہ گم ہوتا جا رہا ہے اس جانب فکشن نگاروں کو توجہ دینے کی ضرورت ہے۔جسٹس آفتاب حسین رضوی اور ڈاکٹر صبیحہ انور نے وقت کی تنگی کے سبب ایوارڈ یافتگان کو مبارکباد اور منتظمین کے شکریہ پر ہی اکتفا کیا۔

پروگرام میں دسواں شمیم نکہت ایوارڈ اردو کے معروف فکشن نگار نورالحسنین کو جبکہ چوتھا وقار مہدی رضوی صحافت ایوارڈ سینئر صحافی پردیپ کپور کو دیا گیا۔نورالحسنین کا سپاس نامہ پروفیسر محمد کاظم (دہلی) نے پیش کیا اور ایوارڈ جسٹس آفتاب حسین رضوی کے دست مبارک سے ایوارڈ پیش کیا گیا جبکہ پردیپ کپور کے سپاس نامے کی قرات پروفیسر خان فاروق (کانپور) نے کی اور ایوارڈ ڈاکٹر تقی عابدی کے دست مبارک سے پیش کیا گیا۔اس موقع پر افسانہ نویسی کے مقابلہ میں منتخب ہونے والے طلبہ و طالبات میں محمد سہیل، سعودہ ،اسد جمال، منتشا، سیدہ اقرا عارف، اور زینب رخسار (کنولیشن پرائز) کو انعامات سے نوازا گیا۔

خصوصی شرکاء میں پروفیسر انشو کیڈیا (پرنسپل کھن کھن جی گلرس پی جی کالج) پروفیسر شبنم رضوی، ڈاکٹر منوج پانڈے (صدر لوآکنا) ڈاکٹر انیس انصاری، ڈاکٹر سلطان شاکر ہاشمی، ڈاکٹر تبسم قدوائی، ڈاکٹر عشرت ناہید، ڈاکٹر منتظر قائمی، تقدیس فاطمہ رضوی، امیر مہدی، ڈاکٹر ثروت تقی، ڈاکٹر یاسر جمال، ڈاکٹر نزہت ، ڈاکٹر موسی رضا، سلمی حجاب، عائشہ صدیقی، میرا ترپاٹھی، محسن خان، ڈاکٹر قدوس ہاشمی، عتیق احمد فاروقی، محمد یامین، غلام حسنین، شاہانہ عباسی، حسن کاظمی، انور علی، راجیو پرکاش ساحر کے علاوہ یونیورسٹی اور کالج کے طلبہ و طالبات کی بڑی تعداد جلسہ گاہ میں آخر تک موجود رہی۔پروگرام کے اختتام سے پہلے ڈاکٹر شمیم نکہت کی ہمشیرہ یاسمین انجم کی نمائندگی کرتے ہوئے کینیڈا سے تشریف لائیں مہمان صفیہ قدوائی نے کلمات تشکر ادا کیے۔

# یوپی کی 9 اسمبلی سیٹ کے ضمنی الیکشن کی پرچار مہم پر لگا بریک

## اب 20 نومبر کو 90 امیدواروں کی قسمت ای وی ایم میں ہو گی بند

لکھنؤ:18 نومبر (پی این ایس) اترپردیش کی 9 اسمبلی سیٹوں پر ہونے والے ضمنی انتخابات کے لیے پرچار مہم کا شور شام 6 بجے تھم گیا۔پیر کو آخری روز تمام سیاسی جماعتوں نے اپنی پوری طاقت جھونک دی۔مہم ختم ہونے کے بعد اب ووٹنگ 20 نومبر کو صبح 7 بجے سے شام 6 بجے تک ہوگی اور 23 نومبر کو نتائج کا اعلان کیا جائے گا۔یوپی کی 9 سیٹوں پر ہونے والے ضمنی انتخابات بی جے پی، سماج وادی پارٹی (ایس پی) اور بہوجن سماج پارٹی (بی ایس پی) کے لیے وقار کی جنگ بن گئے ہیں۔جہاں بی جے پی نے ترقی اور ہندوتوا کے ایجنڈے پر اعتماد کا اظہار کیا ہے، وہیں ایس پی نے پی ڈی اے (پسماندہ، دلت، اقلیت) فارمولے پر زور دیا ہے۔بی جے پی ترقی اور ہندوتوا پر بھروسہ کرتی ہے:بی جے پی نے اپنی تمام طاقت مہم میں لگائی اور چیف منسٹر یوگی آدتیہ ناتھ اور تنظیم کے سینئر لیڈروں کو میدان میں اتارا۔سی ایم یوگی نے تمام سیٹوں

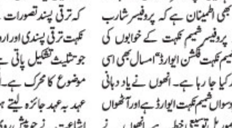

پر عوامی میٹنگیں کیں اور "ترقی، غریبوں کی فلاحی اسکیموں اور اتحاد" کا پیغام دیا۔انہوں نے اپنے مشہور نعرے 'بٹیں گے تو کٹیں گے'،'ایک رہیں گے تو نیک رہیں گے' کے ساتھ ووٹروں کو راغب کرنے کی کوشش کی۔اس بار ضمنی انتخابات کے لیے ایس پی نے خاص حکمت عملی بنائی۔اکھلیش یادو نے خود تمام 9 سیٹوں پر انتخابی مہم چلائی جو ان کے پہلے کے موقف سے مختلف ہے۔میرا پور میں آج روڈ شو کرتے ہوئے اکھلیش نے بی جے پی کو نشانہ بنایا اور پی ڈی اے کے فارمولے کو دہرایا۔یہ ضمنی انتخاب مغرب سے مشرق تک پھیلی ہوئی 9 نشستوں پر ہو رہا ہے، جس میں بی جے پی، ایس پی اور آر ایل ڈی کا غلبہ ہے۔بی جے پی کے پاس غازی آباد، کھیر اور پھول پور سیٹیں ہیں، جب کہ ایس پی کے پاس کرہل، سیسا مؤ اور کنڈرکی جیسی سیٹیں ہیں۔اپوزیشن ان انتخابات کو اپنی برتری برقرار رکھنے کے موقع کے طور پر دیکھ رہی ہے، جب کہ بی جے پی اسے اقتدار پر اپنی گرفت مضبوط کرنے کا موقع سمجھ رہی ہے۔وہیں الیکشن کمیشن نے پرامن ووٹنگ کے لیے سکیورٹی کے سخت انتظامات کیے ہیں۔تمام پولنگ سٹیشنوں پر سی سی ٹی وی کیمرے اور سکیورٹی فورسز کو تعینات کیا گیا ہے۔اب نظریں 20 نومبر کو ہونے والی ووٹنگ پر ہیں جو حکومت اور اپوزیشن کے درمیان نئی سیاست کے لیے میدان تیار کرے گی۔واضح رہے کہ اتر پردیش کی 9 اسمبلی سیٹوں پر ہونے والے ضمنی انتخابات کے لیے کل 149 نامزدگیاں موصول ہوئیں، جن میں سے جانچ پڑتال کے بعد 95 امیدوار اہل قرار پائے۔30 اکتوبر کاغذات نامزدگی واپس لینے کی آخری تاریخ تھی جس میں پانچ امیدواروں نے اپنے نام واپس لے لیے۔اب ان نشستوں پر 90 امیدواروں کے درمیان مقابلہ ہوگا۔غور طلب ہے کہ لوک سبھا انتخابات 2024 میں یوپی کے 9 ایم ایل اے ایم پی منتخب ہوئے تھے۔اس کے بعد انہوں نے اپنی اسمبلی کی رکنیت سے استعفیٰ دے دیا۔جس کی وجہ سے یہ نشستیں خالی ہوئیں۔وہیں، عرفان سولنکی، جو کانپور کی سیسا ماؤ سیٹ سے ایس پی ایم ایل اے تھے، کو گینگسٹر کیس میں سزا سنائی گئی ہے۔اس کی وجہ سے وہ اپنی ایم ایل اے شپ سے ہاتھ دھو بیٹھے اور یہ سیٹ خالی ہو گئی۔اب ان 9 نشستوں پر ضمنی انتخابات ہونے ہیں۔ایودھیا کی ملکی پور اسمبلی سیٹ پر ضمنی انتخاب ہونا تھا، لیکن عدالتی معاملے کی وجہ سے الیکشن کمیشن نے ملکی پور میں ضمنی انتخاب کا اعلان نہیں کیا ہے۔

# بہرائچ تشدد: ملزمان کے گھر پر بلڈوزر کارروائی پر ہائی کورٹ کی راحت

## حکومت نے داخل کرایا جواب

لکھنؤ:18 نومبر (پی این ایس) یوپی کے بہرائچ میں مورتی وسرجن کے دوران تشدد کے بعد جاری کیے گئے انہدام کے نوٹس پر ہائی کورٹ نے راحت دی ہے۔پی آئی ایل کی سماعت کرتے ہوئے ہائی کورٹ کی لکھنؤ بنچ نے اگلی سماعت 27 نومبر کو مقرر کی ہے۔ریاستی حکومت نے اس معاملے میں عدالت سے مانگے گئے جواب کو داخل کر دیا ہے۔درخواست گزار نے اپنا جواب بھی پیش کر دیا ہے۔سماعت کے وقت درخواست گزار کا جوابی جواب ریکارڈ (فائل) پر نہیں تھا۔اس پر عدالت نے اپنے دفتر کو ریکارڈ پر رکھنے کا حکم دیا۔تاہم عدالت نے ابھی تک اس کیس میں کوئی عبوری حکم نہیں دیا ہے۔فی الحال 27 نومبر تک مسماری نوٹس کیس میں مبینہ تجاوزات کو راحت ملے گی۔اس سے قبل 6 نومبر کو عدالت نے سماعت کے دوران ریاستی حکومت کو زبانی ہدایات دی تھی۔فی الحال حکومت کو کوئی ایسا اقدام نہیں کرنا چاہیے جو قانونا نہ ہو۔دوسری جانب سرکاری وکلا نے بھی قانونی کارروائی کرنے کی یقین دہانی کرادی۔عدالت نے ریاستی حکومت کو کیس میں چار نکات پر اپنا جواب داخل کرنے اور درخواست گزار کو ان پر اعتراضات داخل کرنے کا وقت دیا تھا۔ایسوسی ایشن فار پروٹیکشن آف سول رائٹس کی طرف سے دائر پی آئی ایل پر چیف جسٹس ارون بھنسالی اور جسٹس جس پریت سنگھ کی ڈویژن بنچ کے سامنے سماعت کے لیے درج تھی۔درخواست میں مبینہ تجاوزات سے استدعا کی گئی ہے کہ وہ 17 اکتوبر کو جاری ہونے والے مسماری نوٹس کو چیلنج کریں اور انہیں منسوخ کرنے کی ہدایت کریں۔عدالت نے ریاستی حکومت سے پوچھا کہ کیا نوٹس جاری کرنے سے پہلے وہاں کوئی سروے کرایا گیا تھا یا نہیں؟ جن لوگوں کو نوٹس جاری کیے گئے کیا وہ تعمیر شدہ احاطے کے مالک ہیں یا نہیں؟ نوٹس جاری کرنے والی اتھارٹی ان کو جاری کرنے کی اہل تھی یا نہیں۔ان نکات کے علاوہ عدالت نے حکومت سے یہ بھی پوچھا تھا کہ کیا مہاراج گنج مارکیٹ کی سڑک پر پوری تعمیر یا اس کا کوئی حصہ غیر قانونی تعمیر ہے جس پر اسے گرانے کے لیے نوٹس جاری کیے گئے تھے؟ ریاستی حکومت کی جانب سے ایڈیشنل ایڈوکیٹ جنرل ونود شاہی چیف اسٹینڈنگ ایڈوکیٹ شیلیندر کمار سنگھ کے ساتھ پیش ہوئے اور عدالت کو مطلوبہ معلومات دیں۔آپ کو بتا دیں کہ رام گوپال مشرا کا 13 اکتوبر کو بہرائچ کے مہاراج گنج میں تشدد کے بعد قتل کر دیا گیا تھا۔اس کے بعد مہاراج گنج کے مبینہ تجاوزات کرنے والوں کو ان کی عمارتیں گرانے کے نوٹس جاری کیے گئے۔